UNIVERSAL LIBRARY
OU_226161
UNIVERSAL LIBRARY

یا دستگیر
ہو

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

مجموعۂ ارشادات اولیاء کرام

موسوم بہ

تحفۂ تجلیات

۱۳۳۷ھ

مؤلفہ مولوی عبدالقادر صاحب المخاطب بہ قادر نواز جنگ

حیدرآباد دکن

مطبوعۂ اعجاز پریس چھتہ بازار

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائے تبارک و تعالیٰ و نعت رسولِ مقبول سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ واضح ہو کہ راقم نے چند مختلف مستند کتب تصوف سے گران بہا ارشاداتِ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم جن کے نام نامی و اسم گرامی کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں ایک عرصہ کی محنت سے مجتمع کر کے ہدیہ ناظرین تمکین کئے ہیں اور جابجا جو آیات قرآنی و احادیث شریف اور اساتذہ کے اشعار موقع و محل کے لحاظ سے اور بلحاظ مطابقت مضامین ارشادات اس میں لکھے گئے ہیں وہ مولف نے اپنی طرف سے بڑھائے ہیں ان ارشادات کی تالیف و اشاعت سے مقصد دلی راقم کا یہ ہے کہ عموماً ابنائے جنس اور خصوصاً اصحاب صوفی مشرب ان کو پڑھ کر مستفید ہوں اور اس مولف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

مولف احقر العباد

عبد القادر المخاطب بہ قادر نواز جنگ

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجلّی (۱)

ارشادِ حضرت امام ابوعبیدہ عامر رضی اللہ عنہ

اگر تم میں سے کسی نے اس قدر گناہ کیے ہوں کہ زمین و آسماں کی درمیانی فضا اُس سے بھر جائے اُس کے بعد کسی انسان کے ساتھ ایک نیکی بھی کرے تو اُس کی وہ نیکی اُسکے گناہوں پر غالب آجائیگی اور اللہ جل شانہٗ اُس کے گناہوں کو اُس نیکی کے صلہ میں معاف فرمادیگا۔ حدیثِ شریف ہے۔ الخلق عیال اللہ واحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہٖ۔

تجلّی (۲)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ

حضرتِ ممدوح نے بیماریوں کو تین قسم پر تقسیم فرمایا ہے ایک عذاب دوسرا کفارہ اور تیسرا مراتب بڑھانے والی عذاب وہ بیماری ہے جس کے ساتھ ناراضی

ہو۔ کفارہ وہ بیماری ہے جس پر صبر ہو۔ اور مراتب بڑھانیوالی وہ بیماری ہے جس کے ساتھ خوشی اور دل شگفتگی ہو۔

تجلّی (۳)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ جس نے سخاوت کی سیادت کی جس نے بخالت کی ذلت اٹھائی اور یاد رہے کہ لوگون کی ضرورت کا تم سے وابستہ ہونا تم پر خدائے پاک کی عنایت ہے تم اپنے نیک اعمال پر فخر و ناز نہ کرو بلکہ خدائے پاک کا شکریہ ادا کرو جس نے تم کو نیک اعمال کے کرنے کی توفیق دی۔ لئن شکرتم لازیدنکم

تجلّی (۴)

ارشادِ حضرت ابوسعید حسن بصری رضی اللہ عنہ اسلام یہ ہے کہ تم اپنے جملہ کاروبار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور ہمیشہ راضی بہ رضاء آلٰہی رہو۔

ہر آنچہ آیدت از غیب نیک و بد منگر ہمین بس است کہ از سوے دوست می آید

ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

تجلّی (۵)

ارشادِ حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضؓ جب تمہیں کسی شخص کے نسبت یہ معلوم ہو کہ تمہاری برائیاں اور شکایتیں کرتا ہے تو تم اس کے گھر جاؤ اور اس سے

مہربانی کے ساتھ پیش آؤ اور اس سے کہو کہ سنو کہ جو کچھ تم نے میری نسبت کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ مجھے بخش دے اور اگر جھوٹ ہے تو خدا تم کو بخش دے۔

تجلّی (۶)

ارشادِ حضرت محمّد بن واسع رضی اللہ عنہ

یاد رکھو کہ چار وقتوں میں رحمت الٰہی بشدت نازل ہوتی ہے۔ ایک ذکر الٰہی کے وقت۔ دوسرے ذکر انبیاء و اولیاء اللہ کے وقت۔ تیسرے سماع کے وقت۔ چوتھے کسی بندۂ خدا کے ساتھ نیک سلوک کرتے وقت۔

تجلّی (۷)

ارشادِ حضرت امام ابوجعفر محمّد باقر ابن حضرت امام زین العابدین رضؓ

بجلیاں مومن اور غیر مومن سب پر گرتی ہیں اور نہیں گرتی ہیں اون لوگوں پر جو ہمیشہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا سرتاج ہے۔

تجلّی (۸)

ارشادِ حضرت ابوعبداللہ وہب رضی اللہ عنہ

جس شخص نے اپنے کسی فعل کو اپنی طرف منسوب کر کے اس کا غرّہ کیا تو اس نے شرک کیا کیونکہ ہر ایک

فعل خدا کی توفیق سے سرزد ہوتا ہے وماتوفیقی الاباللہ قرآن مجید میں آیا ہے اور یفعلون مایومرون ـ بھی وارد ہوا ہے اور فاعل حقیقی خدائے پاک ہے ۔

ہرچہ آید در دلت بیجا بجا　　خوش بگو واللہ اُمِرْ نا ھٰکذا

تجلّی (۹)

ارشادِ حضرت عبداللہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ تم کسی عورت پر ہرگز اعتبار نہ کرو اور مال و دولت پر فریفتہ نہ ہو اور اپنے معدہ پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو اور وہی علم سیکھو جو بعد انتقال کے تمہارے ساتھ رہے اور وہ علم علم اللہ و علم معاملاتِ آخرت ہے اور وہی علم تم کو دار البقا میں بہت بڑا نفع دینے والا ہے ۔

تجلّی (۱۰)

ارشاد حضرت ممدوح رض مال دنیا کا اس لئے روک رکھنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنی آبرو کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچاؤ گے تو تم کو زہد سے خارج نہیں کرتا ہے اور آج کل کے زمانہ میں مال مومن کا سپر ہے ۔ مال ہر موقع و ہر محل خرچ کرنے سے دین کی ترقی ہے ۔

تجلّی (۱۱)

ارشاد حضرت ابو علی فضیل رضی اللہ عنہ جب کوئی دشمن تمہاری غیبت کرے تو وہ تمہارے حق میں دوست سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ جب تمہاری غیبت کریگا تو اوس کی نیکیاں تمہاری ہوجاینگی اور تمہاری بدیاں اُسکی ہوجاینگی

تجلی (۱۴)

ارشاد حضرت ممدوح رض خدا کے مولوی خلیق منکسر اور رفیق القلب ہوتے ہیں اور دنیا کے مولوی غرور اور تکبر کرنے والے اور عام لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنے والے ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے مولوی کا مقصود غرور ہے دنیا کے مولویوں سے دور ہی رہو۔ کیونکہ یہ اگر تم کو دوست رکھینگے تو تمہاری ایسی تعریف کرینگے جس کے تم سزاوار نہیں ہو اور اگر تم سے خفا ہونگے تو تمہارے خلاف میں جھوٹی شکایتیں کرینگے اور تمہاری وہ برائیاں بیان کرینگے جو تم میں موجود نہیں ہیں اور تم پر جھوٹی تہمت لگائینگے اور تمہارے خلاف میں جھوٹی گواہی دینے میں تامل نہ کریں گے دنیا کے مولوی تم کو دنیا کے فریب اور چمک دمک میں پھنسا دینگے یہ دنیا کے مولوی اپنا علم دنیا داروں کو اس وجہ سے سکھاتے ہیں کہ ان سے مال اینٹھیں اور خدا کے مولوی بغیر لینے مال کے علم سکھاتے ہیں اور وہ کسی کی غیبت نہیں کرتے اگر کسی سے ناراض بھی ہوجائیں تو اوس کے درپے خرابی نہیں ہوتے اور اوس کی برائی و شکایت نہیں کرتے اس لئے اے سالک تم خدا کے مولویوں کی صحبت میں رہا کرو اور ان کی پیروی

کیا کرو اور ان کا علم سکھکر عمل کیا کرو۔ جس نے علم پر عمل کیا اس کو پورا اجر ملا اور جس نے عمل نہیں کیا وہ دنیا سے آخرت کی طرف خالی ہاتھ گیا

تجلی (۱۳)

ارشاد حضرت ابوالحسن سیدی رض جن چار باتوں سے خدا سخت ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں ایک شرک کرنا دوسرے کسی کا دل دکھانا تیسرے کسی کی غیبت کرنی چوتھے لہو ولعب میں مبتلا رہنا۔

تجلی (۱۴)

ارشاد حضرت ممدوح دنیا کی محبت علماء کے دلوں کے لئے زہریلے سانپ کی طرح ہے اور عابدوں اور زاہدوں کے دلوں کے لئے لٹو کی طرح ہے جن کو دنیا کی محبت اسی طرح مشغول رکھتی ہے جسطرح لٹو لڑکوں کو بس تم دنیا سے محبت نہ رکھو اور جتنے تمہارے دوست اور آشنا دنیا سے محبت رکھتے ہوں ان سب کو ایکدم سے چھوڑ دو۔ نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھو ؎

با کسے صحبت مدارا ے دیدہ ور
تو خدا خواہی وا و چیزے دگر

تجلی (۱۵)

ارشاد حضرت ابویزید طیفور رضؓ

ایک بزرگ نے رب العزت کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے پروردگار میں تجھے کیونکر پاؤں ارشاد ہوا کہ تو اپنے خودی کو چھوڑ اور میری طرف چلا آ۔ خودی یہہ ہی کہ اپنے فعل کو اپنے طرف منسوب کرے اور خودی کو چھوڑنا یہہ ہی کہ اگر تم نماز پڑہو تو یہہ یقین کرو کہ رب العزت نے نماز پڑہنے کی توفیق دی اور اگر روزہ رکھو تو یہہ سمجھو کہ رب العزت نے تم سے روزہ رکھوایا اگر تم نے اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کیا تو یہہ یقین کرو کہ اسی نے تم کو شکر کرنے کی توفیق دی اور اگر تم کسی عالی مرتبہ کو پہونچو تو یہہ سمجھو کہ اللہ ہی نے تم کو اس رتبہ کو پہونچایا۔ اگر تم نے نیکی کی تو یہہ سمجھو کہ اللہ ہی نے تم سے نیکی کروائی اللہ خلقکم وما تعملون آیۂ کریمہ سے یہی سبق حاصل ہوتا ہے۔

تجلّی (۱۶)

ارشاد حضرت ابو محمد سہل رضؓ

صدیقوں کے اخلاق میں سے ہی کہ وہ اللہ کی قسم نہیں کھاتے نہ جھوٹ نہ سچ اور غیبت نہیں کرتے اور نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے ہیں اور سیر ہو کر نہیں کھاتے اور جب وعدہ کرتے ہیں تو خلاف نہیں کرتے اللہ کی کتاب پر مضبوط رہتے ہیں اور رسول اللہ کی سنت کی پیروی کرتے ہیں اور دل آزاری سے باز رہتے ہیں لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں گناہوں سے بچتے ہیں مخلوق کی خدمت کرتے ہیں اور مخلوق کی خدمت کو جسمانی عبادت پر ترجیح دیتے ہیں۔

تجلّی (۱۷)

ارشاد حضرت ممدوح

زہے نصیب اس شخص کے جس نے اولیاء اللہ سے شناسائی حاصل کی اور انکی خدمت کی کیونکہ اس کے صلہ میں اولیاء اللہ بارگاہ قدسی میں اس شخص کے سب گناہوں کے بخشایش کی سفارش کرینگے۔

تجلّی (۱۸)

ارشاد حضرت ممدوح

دنیا اپنے تلاش کرنے والوں سے بھاگتی ہے اور اپنے سے بھاگنے والوں کو تلاش کرتی ہے

تجلّی (۱۹)

ارشاد حضرت ابو سلیمان عبدالرحمٰن رضہ

جو لوگ توحید افعالی سے ناواقف ہیں وہ اپنے عمل پر غرور اور فخر کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اپنے عمل کے کرنے والے خود وہ ہیں مگر جنکا یقین یہ ہے کہ وہ بتوفیق الٰہی کام کرتے ہیں اور ان سے کام لیا جاتا ہے تو وہ کسی اپنے فعل پر غرور اور فخر نہیں کرتے

تجلّی (۲۰)

ارشاد حضرت ابو عبدالرحمٰن اصم رضی اللہ عنہ

جو شخص تین چیزوں کے بغیر تین چیزوں کا دعوےٰ

کرے وہ جھوٹا ہے (۱) جو شخص اللہ تعالےٰ کے محرمات سے پرہیز کیے بغیر اُس سے ڈرنے کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (۲) اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے (۳) اور جو شخص فقر کی محبت کیے بغیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

تجلّی (۲۱)

ارشاد حضرت ابوزکریا یحیٰ رضی اللہ عنہ

صوف پہنا دوکانداری ہے ولی اللہ نہ دکھاوا کرتا ہے اور نہ منافقت کرتا ہے۔

تجلّی (۲۲)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ

اولیاء اللہ بندگانِ خدا پر ان کے باپ اور ماں سے بھی زیادہ تر مہربان اور شفیق ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بندگانِ خدا کے باپ اور ماں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ ان کو آخرت کی آگ اور اس کی مصیبتوں اور دشتوں سے بچاتے ہیں اور جس نے خلوص کے ساتھ اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کی تو یہ صحبت اس کے تصفیۂ قلب و تزکیۂ روح کی باعث ہوتی ہے اور ان کی صحبت میں جب اس کی یہ حالت ہوجائے گی تو وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ مشغول رہنے کے مقام تک ترقی کرجائیگا۔

تجلی (۲۳)

ارشاد حضرت ابو حفص عمر رضی اللہ عنہ درویشی کے آداب یہ ہیں کہ بندگانِ خدا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چھوٹوں کو نصیحت کرنا دنیوی فوائد میں جھگڑوں سے دست بردار ہونا اور ایثار کا پابند رہنا اور روپیہ جمع کرنے سے سروکار نہ رکھنا اور سخی اور کشادہ دل رہنا کسی کو رنجیدہ نکرنا اور کسی سے رنجیدہ نہ ہونا اور بندگانِ خدا کے دینی اور دنیوی امور میں مدد کرنا۔

تجلی (۲۴)

ارشاد حضرت سید الطایفہ ابو القاسم جنید رض جب تم کو کسی علم میں کوئی مشکل پیش آئے تو اسکو صوفیوں سے پوچھا کرو انہی کہ دوری ظاہر کرکے اور اپنے جہل کا اقرار کرکے۔ وہ تمہاری ساری مشکلیں آسان کر دینگے پس تم صوفیوں کی صحبت اختیار کرو اور اپنے مشکلات کو انہی سے حل کیا کرو۔ سچے مرید کو دنیوی مولویوں کے علم کی حاجت نہیں ہے اور جب اللہ تعالےٰ مرید کی بھلائی چاہتا ہے۔ تو اسکو صوفیوں کے طرف پہونچاتا ہے اور دنیوی مولویوں کی صحبت سے روک دیتا ہے۔

تجلی (۲۵)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ تصوف کی بنا دس اخلاق پر ہے

(۱) سخاوت (۲) رضا (۳) صبر (۴) نیک و بد دونوں پر مہربانی کرنا (۵) گھر بار کی محبت چھٹنا (۶) کسی سے رنجیدہ نہونا (۷) فقر (۸) کسی کو رنجیدہ نکرنا (۹) سیاحت (۱۰) ایثار۔

تجلی (۲۶)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ دل کا تصفیہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ دنیا کی محبت سے خالی ہوتا ہے اس لئے تم کو اپنی ابتدائی حالت میں دنیا کی محبت کو اپنے دل کے اندر سے نکالنے پر نگاہ رکھنی چاہئے اور ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس محبت دنیا میں سے کچھ حصہ چھپا چھپایا اور دبا دبایا دل میں نہ رہ جائے ورنہ تم کو یہ آگے بڑھنے اور ترقی کرنے سے روکیگا۔ اور جب تم اس حالت میں رہو گے تمہارا پیر تم کو ایک قدم بھی آگے بڑھا نہ سکیگا۔

تجلی (۲۷)

ارشاد حضرت ممدوح رض جو شخص اپنے اوپر نیک نیتی کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر دروازے توفیق کے کھولدیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر بدنیتی کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر دروازے رسوائی کے ایسے مقام سے جس کی اسکو خبر بھی نہیں ہوتی کھولدیتا ہے

تجلی (۲۸)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ عاشقانِ خدا لوگوں کے مال سے بدین وجہ محروم رکھے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے لیئے لوگوں کے قبضہ کی چیزوں کو پسند نہیں فرماتا مبادا یہ خلق کی طرف مائل اور باعث حق تعالیٰ سے منقطع ہو جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو چونکہ انکی نگہداشت منظور ہے لھذا اس نے اُن کے ارادہ کو یکسو کر کے اپنے طرف کر لیا ہے۔

تجلی (۲۹)

ارشادِ حضرت ابو عثمان خیری نیشاپوری رضؓ دشمنی کی اصل تین چیزوں سے ہے ایک مال کی طمع دوسرے لوگوں کی تعظیم کی طمع تیسرے لوگوں کی مقبولیت کی طمع۔

تجلی (۳۰)

ارشادِ حضرت ابو الحسین الحمد رضی اللہ عنہ اس زمانہ میں دو انسان عزیز الوجود ہیں ایک ایسا عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو دوسرے ایسا عارف جو خداشناسی اور حقیقت کی باتیں بیان کرتا ہو۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو دنیا میں نہ پہچانا وہ اسکو آخرت میں بھی نہ پہچانے گا۔

تجلی (۳۱)

ارشادِ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن تحیے رضی اللہ عنہ جس کے نزدیک

تعریف اور مذمت دونوں برابر ہوں وہ زاہد ہے اور جو ذکر الٰہی کا پابند ہے وہ عابد ہے اور جو کل امور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیکھتا ہو وہ موحّد ہے۔

تجلّی (۳۲)

ارشاد حضرت ابو محمد رویم رضی اللہ عنہٗ جو شخص صوفیوں کے ساتھ بیٹھا اور اس نے کسی ایسی بات میں جو ان کے نزدیک متحقق ہے اور ان کی مخالفت کی اس کے دل سے اللہ تعالیٰ ایمان کا نور نکال لیتا ہے۔

تجلّی (۳۳)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ محمد بن فضل بلخی رضی اللہ عنہٗ اوس شخص سے حیرت ہوتی ہے جو راستوں کو کعبے تک پہونچنے کے لئے اسواسطے قطع کرتا ہے کہ وہاں انبیاء علیہ السلام کے آثار ہیں اور اپنے نفس کو اپنے دل تک پہونچنے کیلئے اسواسطے قطع نہیں کرتا کہ اسمیں پروردگار کے آثار ہیں۔

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

تجلّی (۳۴)

ارشادِ حضرت ابو الفارس شاہ رضی اللہ عنہٗ کسی عبادت کرنیوالے کی عبادت کو وہ بعد سالہ

فعل خدا کی توفیق سے سرزد ہوتا ہے وماتوفیقی الا باللہ قرآن مجید میں
آیا ہے اور یفعلون مایومرون ۔ بھی وارد ہوا ہے اور
فاعلِ حقیقی خدائے پاک ہے ۔ ؎
ہرچہ آید در دلت بیجا بجا خوش بگو اللہ امرا ھکذا

تجلّی (۹)

ارشادِ حضرت عبداللہ ابن المبارک رضی اللہ عنہ | تم کسی عورت پر ہرگز اعتبار نہ کرو

اور مال و دولت پر فریفتہ نہ ہو اور اپنے معدہ پر اس کی طاقت سے
زیادہ بوجھ نہ ڈالو اور وہی علم سیکھو جو بعد انتقال کے تمہارے ساتھ
رہے اور وہ علم علم اللہ و علم معاملاتِ آخرت ہے اور وہی علم تم کو
دارالبقا میں بہت بڑا نفع دینے والا ہے ۔

تجلّی (۱۰)

ارشاد حضرت ممدوح رض | مال دنیا کا اس لئے روک رکھنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنی آبرو کو لوگوں سے سوال

کرنے سے بچاؤ گے تو تم کو زہد سے خارج نہیں کرتا ہے اور آج کل کے
زمانہ میں مال مومن کا سپر ہے ۔ مال برموقع و برمحل خرچ کرنے سے دین
کی ترقی ہے ۔

تجلّی (۱۱)

تجلّی (۳۷)

ارشادِ حضرت ابوبکر محمدؐ رضی اللہ عنہ اگر طمع سے پوچھا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو کہیگی کہ مقدر کا شک اگر اس کا پیشہ دریافت کیا جائے تو کہیگی ذلت حاصل کرنی اور اگر غایت پوچھی جائے تو کہے گی محرومی۔

تجلّی (۳۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ آدمی کے تین قسمین ہیں (۱) علمار (۲) فقرار (۳) امرار جب عالموں میں خرابی آئی طاعتین بگڑین۔ اور جب فقیروں میں خرابی آئی تو اخلاق فاسد ہوئے اور جب امیروں میں خرابی آئی تو امور معاش خراب ہوئے۔

تجلّی (۳۹)

ارشادِ حضرت ابوسعید احمد رضی اللہ عنہ اے سالک جب اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو اپنا دوست بنائے تو اس کے لئے اپنے ذکر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب ذکر میں اس کو لذت حاصل ہوتی ہے تو اس کے لئے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور پھر اس کو مجلس انس میں اٹھا لیتا ہے اور اس کے بعد انس کو

توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے بعدہٗ اس سے پردہ اٹھا لیتا ہے اور فردانیت کے گھر میں لیجاتا ہے اور اپنی عظمت اسپر کھولدیتا ہے پس جب اس کی نگاہ عظمت الٰہی پر پڑتی ہے تو اسوقت وہ بندہ فانی ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور اپنی خودی سے رہائی پاتا ہے جس نے توحید کا علم پایا اور اس پر عمل کیا تو اس کا پہلا مقام یہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالےٰ کے ساتھ منفرد رہجائے۔

تجلی (۴۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ — فقیروں کی باہمی عداوت اور ایک کی دوسرے کے ساتھ دشمنی کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نسبت اپنی اس غیرت سے کہ ان میں کا ایک دوسرے سے تسکین نہ پائے یہ مقرر کردیتا ہے لیکن جب انکو کمال حاصل ہوجاتا ہے تو دشمنی اور عداوت چلی جاتی ہے کیونکہ کامل انسان مخلوقات میں کسی شخص کے ساتھ دشمنی اور عداوت نہیں رکھتا ہے

تجلی (۴۱)

ارشادِ حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل مغربی رضی اللہ عنہ — دنیا سے مجرد فقیر اعمال فضائل میں سے کچھ بھی نہ کرتا ہوا ان عبادت کرنیوالوں سے افضل ہے جن کو دنیا کے ساتھ رغبت ہے بلکہ فقیر مجرد کا ذرہ بھر عمل اہل دنیا کے پہاڑ برابر عمل سے بہتر ہے۔

تجلی (۴۲)

ارشاد حضرت ابوالعباس احمد رضی اللہ عنہ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت بپا ہے اور دسترخوان بچھایا گیا ہے میں نے اس پر بیٹھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ یہ دسترخوان صوفیوں کے لئے ہے میں نے کہا کہ میں بھی انہیں میں سے ہوں مجھے جواب ملا کہ تو پہلے ان میں تھا لیکن اب حدیث کی کثرت اور ہمسروں سے متمیز ہونے کی محبت نے تجھے صوفیوں کے ساتھ ملنے سے باز رکھا میں نے یہ سنکر اللہ تعالےٰ کی بارگاہِ قدسی میں توبہ کی اور بیدار ہوگیا۔

تجلی (۴۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جس نے دنیا میں اللہ تعالےٰ کے ذکر کی نعمت نہ پائی وہ آخرت میں اس کے رویت کی نعمت نہ پائے گا۔

تجلی (۴۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ کسی انسان کا مرتبہ نماز روزے کی کثرت اور ریاضت و مجاہدہ کی زیادتی سے اسقدر بلند نہیں ہوتا ہے جسقدر خدمت خلق اور خوش اخلاق سے بلند ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تم میں سے اس شخص کو مجھ سے قریب تر جگہ ملے گی جو سب سے زیادہ خوش خلق اور مخلوق کا خدمت گزار ہوگا ہے

عبادت بجز خدمت خلق نیست | بہ تسبیح و سجّادہ و دلق نیست

تجلّی (۴۵)

ارشاد حضرت ابو اسحٰق ابراہیم رضی اللہ عنہ

درویش کی تعریف یہ ہے کہ اوس کے اوقات انقباض ابنساط میں یکساں ہوں اپنی درویشی پر صابر ہو اس پر فاقہ نہ ظاہر ہو اور نہ اس سے حاجت کا اظہار ہو۔ اس کا کمتر اخلاق قناعت ہو۔ خوش حالی سے گریز کرنے والا ہو۔ نہ کسی سے سوال کرے اور نہ رد کرے اور نہ جمع کرے جب اس کو دیکھو تو اپنی درویشی پر خوش اور اپنی بدحالی پر مسرور پاؤ۔ اس کے روزمرہ کا خرچ خود اس پر بھاری اور غیروں پر ہلکا ہو۔ درویشی کو عزیز رکھتا اور اسکو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا اور جان توڑ کر اسکو مخفی رکھتا اور اسقدر چھپاتا ہو کہ اپنے ہمجنسوں سے بھی ظاہر نہ کرتا ہو۔ اور اسبارہ میں اللہ تعالےٰ کا احسان اسکو اسقدر عظیم الشان معلوم ہوتا ہو کہ دنیا سے خالی ہاتھ ہونے سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کا کوئی احسان اسکو نظر نہ آتا ہو۔

تجلّی (۴۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض

مرید کی تین آفتین ہیں (۱) روپیہ کی محبت (۲) عورت کی محبت (۳) سرداری کی محبت۔ مرید کو چاہیئے کہ روپیہ کی محبت کو پرہیزگاری کے استعمال سے دفع کرے اور عورت کی محبت کو شہوت اور سیری کے ترک سے مٹائے اور سرداری کی محبت کو گمنامی میں ثابت قدم رہکر دور کرے مرید کا اللہ تعالیٰ مطلوب ہوتا ہے خلوت اس کا گھر تنہائی انس کا مونس

دن اس کا غم۔ رات اس کی خوشی دل اس کا رہنما۔ گریہ اس کا لباس بھوک اسکا سالن۔ عبادت اسکی رونق معرفت اس کا سپہ سالار حیات اس کا سفر۔ زمانہ اس کی منزلیں پرہیزگاری اسکا راستہ۔ صبر اس کا اوڑھنا۔ سکون اسکا بچھونا۔ اور مخلوق کی خدمتگزاری اوسکی طاعت اور اس کی غذا ذکر الٰہی ہوتا ہے۔

تجلّی (۴۷)

ارشاد حضرت محمدؐ احمد پسران ابوالورد رضی اللہ عنہ | جو انسان اللہ تعالےٰ کے ولیوں کو دوست رکھے اور اس کے دشمنوں کو دشمن سمجھے وہ ولی ہے اور ولی میں جب تین چیزیں زیادہ ہوتی ہیں تو ان کے ساتھ تین باتیں اور بھی بڑھ جاتی ہیں جب اس کا خلق بڑھ جاتا ہے تو اسکی فروتنی زیادہ ہو جاتی ہے جب اس کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے اور جب اسکی عمر زیادہ ہوتی ہے تو اسکی محبت الٰہی میں ترقی ہو جاتی ہے۔

تجلّی (۴۸)

ارشاد حضرت ابوبکر محمد رضی اللہ عنہ | جب اللہ تعالےٰ تم کو نیکی کے راستہ پر لگائے تو اس کو چھوڑ دو نہیں مگر خبردار اس پر غرور و ناز نکرنا۔ بلکہ جس نے تم کو اس کی توفیق دی اُسکے شکر میں مشغول رہنا۔ کیونکہ تمہارا غرور اور ناز کرنا تم کو اپنے مقام سے گرا دیگا اور شکر میں مشغول رہنا تمہارے لئے زیادتی کا

ذریعہ ہوگا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لئن شکرتم لازیدنکم اگر شکر کرو گے تو ہم تمکو زیادہ دیں گے۔

تجلّی (۴۹)

ارشاد حضرت ابوعبداللہ سنجری رضی اللہ عنہ بتندی کیلئے سب سے زیادہ مفید نیکو کاروں کی صحبت اور افعال۔ اقوال۔ اخلاق اور شمائل میں ان کی پیروی اور اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارتیں اور مخلوق کی خدمت کے لئے کمربستہ رہنا ہے۔

تجلّی (۵۰)

ارشاد حضرت ابوبکر محمد حامد ترمذی رضی اللہ عنہ ولی ہمیشہ اپنے حال کو چھپاتا ہے اور کل کائنات اس کی ولایت کو بیان کرتی ہے اور مدعی اپنی ولایت بیان کرتا ہے اور ساری کائنات اسکا انکار کرتی ہے۔ اولیاء اللہ کی اہانت کرنا تباہ و برباد ہونے کا باعث ہوتا ہے جو انسان اولیاء اللہ کی عزت و حرمت نہیں کرتا اس سے اللہ تعالےٰ رنجیدہ ہوجاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم رہتا ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ~~~ میلش اندر طعنہ پاکان دہد

تجلّی (۵۱)

ارشاد حضرت ابوالحسن محمد رضی اللہ عنہ عفو میں شریفانہ برتاؤ ہے کہ معاف کردینے کے

بعد تم اپنے بھائی کے گناہ کو مطلق یاد نہ رکھو۔ جو تمہارے ساتھ برائی سے پیش آئے اس سے انتقام نہ لو بلکہ اس کے ساتھ احسان کرو اور اس سے انکساری و عاجزی کے ساتھ پیش آؤ۔ اور جب تمہارے دل میں کسی کی حقارت کا خیال آئے تو تم اس کی خدمت بجا لاؤ یہاں تک کہ وہ خیال مٹ جائے۔

تجلی (۵۲)

ارشاد حضرت ممشاد دینوری رضی اللہ عنہ جب تک تمہارا باطن اللہ تعالیٰ سے تسکین نہ پائے اور جو کچھ اس نے تمہارے قسمت میں لکھدیا ہے اسکی نسبت اعتبار اور یقین نہ کرلو اس وقت تک عارفون کے درجہ تک تم نہیں پہنچ سکتے ہو۔ وہ کل جسمیں تم اعلیٰ درجہ کو پہنچ سکتے ہو۔ وہ اپنی بے بسی مجبوری و کمزوری کا دیکھنا ہے

تجلی (۵۳)

ارشاد حضرت ابو جعفر احمد بن حمدان رض فرمان برداروں کا اپنی طاعت کی وجہ سے نافرمانوں پر بڑائی جتانا ان کے گناہون سے بدتر اور ان کے لئے گناہوں سے زیادہ ترمضر ہے۔ تم گناہ گار آدمی سے جس کا تم کو گمان ہے دشمنی رکھتے ہو اور اس سے نفرت کرتے ہو اور اپنے آپ سے بہتیرے گناہ پر بھی جن کا تم کو یقین ہے دشمنی نہیں رکھتے اور نفرت نہیں کرتے اور یاد رکھو جنکے دلمیں اللہ تعالیٰ کی عظمت نے گھر کیا وہ ہر ایسے شخص کی تعظیم کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کی نسبت رکھتا ہے اور جو شخص سب سے الگ

ہو کر اللہ تعالیٰ کا ہو رہا ہے اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ دنیا کے مصائب یا اور کوئی شئے اسکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنے سے نہ روکے۔

تجلی (۵۴)

ارشاد حضرت ابو بکر بن محمد شبلی رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں ابراہیم علیہ السلام کے آثار ہیں اور دل میں اللہ تعالیٰ کے آثار ہیں اور خانہ کعبہ کے بھی ستون ہیں اور دل کے بھی مگر اس کے ستون چٹانوں کے ہیں اور دل کے ستون انوار معرفت الٰہی کے کانوں کے ہیں۔

تجلی (۵۵)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ جس نے مجاہدہ کے ذریعہ سے حق کو تلاش کیا وہ اپنے مطلوب سے دور جا پڑا۔ اور جس نے حق تعالیٰ کو اسی کے ذریعہ سے ڈھونڈا وہ اس تک جا پہونچا۔

تجلی (۵۶)

ارشاد حضرت ابو محمد عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو شخص اپنی طاعت وعبادت کو بڑی چیز سمجھے اور اپنی طاعت وعبادت پر بھروسہ کرے وہ کچھ بھی ترقی نہیں کرسکتا بلکہ اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔

تجلی (۵۷)

ارشاد حضرت ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ یہ امر بھی بندے سے اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی ایک علامت ہے کہ سماع کی مجلس جب طول پکڑے تو وہ گھبرانے لگے کیونکہ اگر وہ اسکو دوست رکھتا تو اس کے حضوری کے ہزار برس بھی آنکھ جھپکنے کے برابر نظر آتے۔

تجلی (۵۸)

ارشاد حضرت ابو علی محمد بن عبد الوہاب رضی اللہ عنہ اگر کوئی شخص ساری علوم کا جامع ہو جائے اور بہت سے علماء کی صحبت میں رہے تو بھی مردان خدا کے رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا جب تک کسی پیر کامل کے دست مبارک پر بیعت کرکے اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل نہ کرے

تجلی (۵۹)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ محمد بن منازل نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اگر کسی انسان کی عمر بھر میں ایک سانس بھی بغیر شرک اور دل آزاری کے درست ہو جائے تو اسکی برکتیں آخر زمانہ تک اس پر اثر کرینگی اور جب انسان مقام معرفت تک پہونچتا ہے تو اس کے دل کے ذریعہ سے اسکو الہام ہوتا ہے اور اس کے باطن میں پھرا بٹھا دیا جاتا ہے کہ حق کے سوا کسی کا خیال اس میں آنے پائے اور عارف کی علامت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں سے فارغ ہو۔

تجلی (۶۰)

ارشاد حضرت ابو مغیث حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ حضرت ممدوح کے چند شعر قابل یادداشت ہیں اور وہ یہ ہیں۔

دوئی مجھ میں اور حق میں باقی نہیں ۔۔۔ دلیل اسکی گو مجھکو آتی نہیں
وہ خود مستدل اور مدلول ہے ۔۔۔ یہی قول معقول منقول ہے
یہی ہے عقیدہ یہی ہے یقین ۔۔۔ یہی میری توحید ایمان و دین
یہ ہے نور حق کی تجلی عیاں ۔۔۔ جو ہے جلوہ گر باطن و ظاہر عیان
صنایع نہیں ذات باری پہ دال ۔۔۔ حدوث انہیں اور ہی قدم اسکا حال

تجلی (۶۱)

ارشاد حضرت ابو بکر بن محمد بن علی بن جعفر رضی اللہ عنہ اللہ تعالے نے اپنے بندوں کے ایک گروہ کی طرف دیکھا اور اس کو اپنی معرفت کا اہل نہ پایا اس لئے اس کو اپنی عبادت میں لگا دیا

تجلی (۶۲)

ارشاد حضرت ممدوح رض

ایک بزرگ نے خواب میں ایک نہایت خوبصورت عورت دیکھی اور اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا کہ جنت کی حوروں میں سے ہوں بزرگ نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے نکاح کرلے اس نے کہا کہ میرے مالک سے پیغام کرو بزرگ نے پوچھا کہ تیرا مہر کیا ہے اس نے کہا کہ میرا مہر خودی کو مٹانا ہے۔

تجلی (۶۳)

ارشاد حضرت علی بن محمد مزین رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کی طرف اتنی ہی راہیں ہیں جتنے آسمان پر تارے ہیں مگر ان میں سے صرف ایک ہی راہ سب راہوں سے سیدھی ہے اور وہ توحید کی راہ ہے۔

تجلی (۶۴)

ارشاد حضرت ممدوح رض

اگر تمہارے پاس ایسی جگہ سے کھانا آئے جس کا تم کو گمان بھی نہ ہو تو اسکو لیکر کھالینا چاہیے اگر رد کروگے تو تم پر بھوک کی مار پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہوگا خدا اس سے محفوظ رکھے۔

تجلی (۶۵)

ارشاد حضرت ابو علی حسین بن احمد رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ جب تم کو اپنے ذکر کی حلاوت عطا فرمائے تو تم پر لازم ہے کہ اس کا شکر بجا لاؤ۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تم کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب سے مانوس فرماویگا اور اگر تم نے شکر کے ادا کرنے میں کوتاہی کی تو ذکر کی حلاوت تم سے اللہ تعالےٰ چھین لے گا۔

تجلی (۶۶)

ارشاد حضرت ابو الحسین بن حبان حمال رضؓ

جس صوفی کے قلب میں رزق کی فکر جاگزین ہو اس کے لئے کسب وپیشہ اور دستکاری وغیرہ کرنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ تر قرب کا باعث ہوگا۔

تجلی (۶۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

اولیا اللہ کی بڑی قدر صرف وہی لوگ کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر ہے زہے نصیب ان لوگوں کے جو اولیاء اللہ کی قدر و منزلت و تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔

تجلی (۶۸)

ارشاد حضرت ابوبکر حسین بن علی بن یزدان یار رضؓ

مخلوق کی رضا مندی اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے اوس سے وہ راضی رہیں اور اور اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی رہنا یہ ہے کہ ان کو اپنے آپ سے راضی

ہونے کی توفیق عطا فرمائے

تجلّی (۶۹)

ارشاد حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سالم بصری رضؓ — اولیاء اللہ ان باتوں سے

پہچانے جاتے ہیں (۱) سخاوت سے (۲) اپنی نرم زبانی سے (۳) جو کوئی معذرت کرے اس کے عذر کو قبول کر لینے سے (۴) کل مخلوق نیکوکار و بدکار کے ساتھ بکمال مہربانی پیش آنے سے (۵) تقدیری امور سے خوش ہونے سے۔

تجلّی (۷۰)

ارشاد حضرت ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ — وعدہ و وعید دونوں اللہ تعالیٰ

سے ثابت ہیں وعدہ کو وعید پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ وعدہ بندے کا حق ہے اور وعید اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور فیاض اپنے حق سے احساناً دست بردار ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کا پابند اور وعید سے درگزر کرنے والا ہے

تجلّی (۷۱)

ارشاد حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ — جوانمردی یہ ہے کہ اپنی ذات کے

نفع پر اپنے عزیزوں اور دوستوں اور دوسرے بندگان خدا کے نفع کو مقدم رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجتوں کو بر لائے اور مشکلوں کو آسان کرے۔

تجلی (۷۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ

خداشناسی کے علم سے افضل کوئی چیز نہیں اور اعمال علم ہی سے پاک صاف ہوتے ہیں جسکو علم نہیں ہی اسکا عمل بیکار ہے

علم ہی سے اللہ تعالی کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور علم کے متعلق جو چیز پسندیدہ ہے وہ اس کا ضایع کرنا اور اس پر عمل نکرنا اور اسکو پس پشت ڈال دینا ہے۔ البتہ علم عمل سے مقدم ہے ع کہ بعلم نتوان خدا را شناخت

یہاں علم سے مراد علم اللہ یعنے خداشناسی کا علم ہے۔

تجلی (۷۳)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ

۔ اولیاء اللہ کی صحبت کو لازمی سمجھو کیونکہ یہہ دنیا کے خزانے اور آخرت کی کنجیاں ہیں۔

تجلی (۷۴)

ارشاد حضرت ابوعمرو اسمٰعیل رضی اللہ عنہ

جب اللہ تعالی اپنے بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو اولیاء اللہ کی خدمت اس کو نصیب کرتا ہے اور ان کے اشارون کو قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ نیکو کارون کی راہین اُس پر آسان کر دیتا ہے۔ اور خودی کو مٹا دیتا ہے پھر اُس بندہ کا کوئی دعوی نہیں ہوتا کیوں کہ وہ کسی چیز کو اپنی جانتا ہی نہین جبکا وہ دعوی کرے اپنے افعال وصفات کو خدا کے افعال وصفات سمجھتا ہے

تجلی (۷۵)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ محمد رضی اللہ عنہ۔ تصوف دلون کا صاف کرنا اخلاق رذیلہ کا چھوڑنا صفات ذمیمہ کا بجھانا اور خودی سے کنارہ کرنا روحانی صفتونکا آنا۔ اور حقیقت کے علوم سے لگاؤ ہونا اور جملہ بندگان خدا کا خیرخواہ بننا اور شریعت میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا ہی

تجلی (۷۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض۔ تم اس شخص کا پیچھا نہ چھوڑو جو تم کو اپنے فعل کی زبان سے نصیحت کرے اور اپنے قول کی زبان سے نصیحت نہ کرے۔

تجلی (۷۷)

ارشاد حضرت ابوالحسین بندار بن حسین شیرازی رض۔ تم اپنے نفس امارہ سے مخاصمہ نکرو کیونکہ وہ تمہارے بس کا نہیں ہے اسکو اس کے مالک اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو وہ جسطرح چاہے اس کے ساتھ پیش آئے۔

تجلی (۷۸)

ارشاد حضرت ابوبکر طمستانی رض۔ اگر تم میں ادب کیساتھ اللہ تعالیٰ کی

صحبت میں رہنے کی قدرت ہو تو اس کی صحبت میں رہنے والے کی صحبت میں رہو تاکہ اسکی صحبت میں رہنے کی برکتیں تم کو اللہ تعالیٰ کی صحبت میں پہونچائیں۔

تجلی (۷۹)

ارشاد حضرت ابو عثمان سعید رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے خواہی نخواہی یہی چاہا کہ اپنے دوستوں کو اس طور سے آزمائے کہ اون کے دشمنوں کو اُن پر مسلط کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے کہ اس کے دوست کسطرح اُس پر صبر کرتے ہیں پس اگر انہوں نے اپنے دشمنوں کو ایذا رسانی پر صبر کیا تو اون کو اپنا علم دیکر معزز بناتا ہے اور اپنے وصل کا مژدہ سناتا ہے اور اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے اور اپنے مشاہدہ کی نعمت عطا فرماتا ہے اور اپنے ذکر سے محظوظ کرتا ہے اور اپنی معرفت تک پہونچاتا ہے اور اپنے بندوں کی نجات کا ذریعہ اور اپنی زمین میں رحمت کا وسیلہ بناتا ہے۔

تجلی (۸۰)

ارشاد حضرت ابو القاسم ابراہیم رضی اللہ عنہ

بندہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا فانی ہو جانا چاہیے کہ کل چیزوں کو اسی کے ذریعہ سے اور اسی کے طرف سے دیکھے اور جانے چنانچہ کلام اللہ میں یہ ارشاد ہے کہ قل کل من عند اللہ

تجلی (۸۱)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ محمد بن محمد بن حسن رضی اللہ عنہ | جہر دار خدمت

کرنے میں تمیز اور تفریق نہ کرنا سب کی خدمت کرو تاکہ تمہاری مراد حاصل ہو اور مقصود ہاتھ سے نہ جانے پائے اور قسمت سے ان میں کوئی اولیاء اللہ ہو۔ جس نے اولیاء اللہ کی خدمت کی تو اونکی برکتیں اُس کو حاصل ہونگی ع خاکپائے ہمہ شو تاکہ بیابی مقصود۔ دوہا

تمسی جگ میں آئے کے سب سے ملئے دہائے کا جانے کہ بھیس میں نارائن ملجائے

تجلی (۸۲)

ارشاد حضرت ابوبکر بن محمد احمد بن جعفر نیشاپوری رضہ | جوانمردی خوش خلق ہونا اور ہر

نیکوکار و بدکار کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔

تجلی (۸۳)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ محمد بن احمد بن حمدون رضہ | معرفت کا نور کسی قلب میں ہرگز

داخل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ صاحب قلب حق تعالیٰ کو ہر چیز پر ترجیح نہ دے

تجلی (۸۴)

ارشاد حضرت ابو عبداللہ وابو القاسم پسران احمد بن محمد رضہ | سچا درویش

وھی ہے جو ہر چیز کا وہ مالک ہو اور کوئی چیز اوسکی مالک نہو اُس لئے وہ مخلوق کی طرف مایل نہوا درویش کے اخلاق ہیں کہ جو اُس سے دشمنی رکھے اس سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آوے جو اسکو برا کہے اسکو مال بخشے۔

تجلی (۸۵)

ارشاد حضرت سیدی عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ کسی نے حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خودی سے کیونکر رہائی ملسکتی ہے حضرت موصوف نے فرمایا کہ جو شخص تقین کرے کہ سب کچھ اللہ ہی کے طرف سے ہے اور جملہ امور میں اسکو اللہ ھی کے طرف سے توفیق ہوتی ہے وہ خودی سے رہائی پائے گا۔

تجلی (۸۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض

صابر درویش اللہ تعالے کے نزدیک شاکر مالدار سے افضل ہے اور شاکر درویش دونو سے افضل ہے اور صابر و شاکر درویش ان تینوں سے افضل ہے۔

تجلی (۸۷)

ارشاد حضرت ممدوح رض

ایک مرتبہ مدرسہ نظامیہ میں ایک بڑی جماعت کے سامنے حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قضاء و قدر پر تقریر کرنی شروع کی اثناء تقریر میں چھت سے ایک سانپ گرا جس سے سب حاضرین بھاگ نکلے اور صرف حضرت

محبوب سبحانی وہاں رہگئے اور وہ سانپ ان کے کپڑوں میں گھس گیا اور آپکے جسم پر سے گذر کر گردن کے نزدیک سے سر باہر نکالا اور گلے میں لپٹ گیا اور حضرت محبوب سبحانی نے باوجود اس کے نہ سلسلۂ تقریر کو توڑا اور نہ نشست بدلی اس کے بعد وہ سانپ اتر کر زمین پر آیا اور اپنی دم کے بل آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کچھ بولا جسکو حاضرین میں سے کوئی بھی نہ سمجھا اور وہ سانپ چلا گیا تب سب لوگ واپس آئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ وہ سانپ کیا بولا تھا حضرت محبوب سبحانی نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہتیرے ولیوں کو آزمایا مگر آپ کا سا استقلال دیکھنے میں نہ آیا اس پر اوس سے میں نے کہا کہ تو تو ایک ذلیل کیڑا ہے تجھے وہی قضاء و قدر حرکت دیتا ہے جس کے بارہ میں میں تقریر کر رہا تھا۔ اُس کے دوسرے دن میں ایک کھنڈر میں گیا تو وہاں ایک شخص مجھے نظر آیا جسکی آنکھیں طول میں شگافتہ تھیں اوس سے میں نے کہا کہ یہ جن ہے پھر اوس نے مجھ سے کہا کہ میں وہی سانپ ہوں جس کو آپ نے کل دیکھا تھا اس جن نے مجھ سے درخواست کی کہ وہ میرے ہاتھ پر توبہ کرے چنانچہ میں نے اوسکو توبہ کرائی۔

تجلی (۱۸)

ارشاد حضرت غوث رضی اللہ عنہ

مُوحد وہ شخص ہے جو یقین کرے کہ اللہ کے سوائے حقیقت میں کوئی فاعل حقیقی نہیں ہے اور جب یہ یقین موحد کو حاصل ہو جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کا متکفل ہو جائے گا اور وہ موحد مزے کی زندگی بسر کریگا جو دنیا کے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہے۔

تجلی (۸۹)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ نعمتوں کا حاصل کرنا اور مصیبت کا دفع کرنا اختیار نکرو کیونکہ نعمتیں تو تم کو ضرور ہی پہونچینگی۔ اور مصیبت تم میں گھسی ہوئی ہے۔ اسلئے سب چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرو جو وہ چاہے کرے پس اگر تم کو نعمتیں ملیں تو شکر میں لگ جاؤ اور اگر تم پر مصیبت آئے تو صبر کئے جاؤ مصیبت سے نہ گھبراؤ مصیبت بندہ پر اسے ہلاک کرنے نہیں آتی وہ تو اسے آزمانے کو آتی ہے

تجلی (۹۰)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ جس حال میں تم ہو اس سے کسی شخص کو آگاہ نکرو تمہارے پروردگار کے سوائے کوئی فاعل حقیقی نہیں اور ہر شئے اس کے پاس جچی تلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اگر تم کو کسی مصیبت میں مبتلا فرمائے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اس مصیبت کا دور کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے اور جب کہ تمہارے پاس کسی قسم کی نعمت ہو تو زیادہ طلبی کیلئے خواہش نکرو اور جو نعمت اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھی ہے اس کو حقیر جانکر اللہ تعالیٰ کی شکایت نکرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے تم پر غصہ ہوگا اور جو نعمت تم کو دے رکھی ہے اس کو بھی تم سے لے لیگا اور تمہاری شکایت کو سچی کر دکھائے گا اور تمہاری مصیبت کو دونی کر دیگا۔ انسان پر اکثر بلائیں اور مصیبتیں اللہ تعالیٰ کی

شکایت کرنے سے آتی ہیں ایک دن کی تپ ایک سال کا کفارہ گناہ ہے
اللہ تعالیٰ نے بیماریوں سختیوں اور مصیبتوں کو صرف اسی لئے بنایا ہے کہ
تم اس کی نزدیکی اور ہم نشینی کے قابل ہو جاؤ اور جب بندہ پر ہمیشہ مصیبت
رہتی ہے تو اس کا قلب قوی اور اس کی نفسانی خواہش کمزور ہو جاتی ہے

تجلّی (۹۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ
حق تعالیٰ کا اپنے بندہ کے سوال کو قبول
نہ کرنا صرف بندہ پر شفقت کی وجہ سے ہے تاکہ
اس پر غرور غالب نہ آجائے اور اپنے رب کے سوا کسی اور کے طرف مائل نہ ہو

تجلّی (۹۲)

ارشاد حضرت شیخ اعزاز رضی اللہ عنہ
جو شخص اللہ تعالیٰ سے
مانوس ہوا اس سے ہر چیز
مانوس ہوئی اور جو اللہ تعالیٰ تک پہونچا ہر چیز اسکی جلالت کے باعث اس سے
مرعوب رہی اور جس نے اللہ کو پہچانا اس نے ان علوم کی عظمت کے سبب جو
اللہ نے اس کے سپرد فرمائی ہر چیز کو واقف رہی۔

تجلّی (۹۳)

ارشاد حضرت شیخ منصور بطائحی رضؓ
تین خصلتیں اولیاء کی صفتیں
ہیں (۱) ہر چیز میں اللہ تعالیٰ
پر بھروسہ کرنا (۲) اللہ تعالیٰ پر تکیہ کر کے ہر شئے سے خالی ہو جانا۔ (۳) ہر

حال میں اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

تجلی (۹۴)

ارشاد حضرت تاج العارفین ابوالوفا رضی اللہ عنہ

اگر اپنے پیر کے پاس آنے والا پہنچا ہوا اور پیر خواب میں ہو تو پیر کا ہر ذرّہ اوس کے سوال کا جواب دیگا اور اسکو پیر کے بیدار کرنے کی ضرورت نہو گی۔

تجلی (۹۵)

ارشاد حضرت شیخ حمّاد رضی اللہ عنہ

دل تین قسم کے ہیں ایک تو وہ دل ہے جو دنیا میں پھرتا رہتا ہے۔ دوسرا وہ دل ہے جو آخرت میں گھومتا ہے اور تیسرا وہ دل جو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے پھرا کرتا ہے۔ اپنے دل کو یقین کے ذریعہ سے پاک و صاف کرو تاکہ اس میں احکام خداوندی جاری ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کا نزدیک راستہ اس کا عشق دل میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا عشق دل میں خالص نہیں ہوتا جب تک کہ عاشق کی روح خودی سے پاک و صاف نہو جائے اور جب تک عاشق کے دل میں خودی رہے کبھی اللہ تعالیٰ کے عشق کا مزہ چکھ نہیں سکتا قضاء و قدر سے خودی کو دور کرو تو معرفت حاصل ہو جب تم میں خودی نہ پائی گئی تو تم موحد ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنا حکم تم پر جاری کرے تو تم تسلیم کرو۔

تجلی (۹۶)

ارشادِ حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رضہ

سماع حق کی طرف سفر اور حق کی طرف کا سفر ہے روحوں کی خوراک جسموں کی غذا دلوں کی حیات ہے سماع پردوں کا پھاڑ دینا اور اسرار کا کھول دینا ہے اور ایک کوندتی ہوئی بجلی اور نکلا ہوا آفتاب ہے سماع کی حالت میں لوگ شیفتہ حیرت زدہ ٹکٹکی باندھے ہوئے قیدی اور مست و مدہوش نظر آئیں گے اور سُن لو کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نور سے ستر ہزار مقرب فرشتے پیدا کئے ہیں اور اُنکو بارگاہِ اُنس میں عرش و کرسی کے درمیان جگہ دی ہے اور اُن کے چہرے چودھوین رات کے چاند جیسے ہیں اور جب سے پیدا ہوئے ہیں حالت وجد میں شیفتہ حیرت زدہ مست و مدہوش ہیں۔ عرش سے کرسی تک اللہ تعالیٰ کی محبت میں تھرکتے رہتے ہیں پس یہ فرشتے آسمان والوں کے صوفی ہیں اسرافیل ان کے مرشد ہیں۔ اور جبرئیل ان کے سپہ سالار و رئیس ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا مونس و مالک ہے۔

تجلی (۹۷)

ارشاد حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رضہ

تمہارا کسی چیز کو لینا یا ترک کرنا وہ حال سے خالی ہو یا اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے ہو یا اس کے لئے ہو پس اگر یہ دونوں فعل اس کے ذریعہ سے ہوں تو اسی کے طرف سے تم کو عطا کرنے کی ہدایت ہوگی اور اگر اس کے لئے ہوں تو اس کے حکم سے اس سے رزق طلب کر و جب تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہاری حفاظت کریگا اور جب تم اللہ تعالیٰ کے

فضل کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہاری کفالت کرے گا۔

تجلی (۹۸)

ارشادِ حضرت ممدوح رض تم اپنے پیر سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک تمہارا اعتقاد اس کے نسبت ہر اعتقاد سے بڑھا ہوا نہ ہو جب ایسا ہوگا تب وہ اپنے حضور میں رکھیگا اپنی غیبت میں تمہاری حفاظت کریگا۔ اپنے اخلاق سے تم کو آراستہ کرے گا اپنی ادب سے تم کو مودب بنائیگا اور تمہارے باطن کو منور کریگا۔ اور اگر تمہارا اعتقاد اس کے نسبت کمزور رہوگا تو تم اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہ کروگے۔

تجلی (۹۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رض خوش اخلاقی یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس طور پر پیش آئے کہ اُسکو اُنس پیدا ہو وحشت نہ ہو اور اہلِ معرفت کے ساتھ انکساری و عاجزی کے ساتھ پیش آئے اور اہل توحید کے ساتھ تسلیم کے ساتھ پیش آئے۔

تجلی (۱۰۰)

ارشادِ حضرت شیخ علی بن وہب سنجاری رض اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسی نازک ہے کہ عقل سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک گروہ نے اس کو وحدانیت کے ذریعہ سے پہچانا اس لئے صمدیت تک

ارشادِ حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی رضؓ

سماع حق کی طرف سفر اور

حق کی طرف کا سفر ہے روحوں کی خوراک جسموں کی غذا دلوں کی حیات ہے سماع پردوں کا پھاڑ دینا اور اسرار کا کھول دینا ہے اور ایک کوندتی ہوئی بجلی اور نکلا ہوا آفتاب ہے سماع کی حالت میں لوگ شیفتہ حیرت زدہ ٹکٹکی باندہے ہوئے قیدی اور مست و مدہوش نظر آئیں گے اور سُن لو کہ اللہ تعالٰے نے اپنے نور سے ستّر ہزار مقرب فرشتے پیدا کئے ہیں اور اُنکو بارگاہِ اُنس میں عرش وکرسی کے درمیان جگہ دی ہے اور اُن کے چہرے چودہویں رات کے چاند جیسے ہیں اور جب سے پیدا ہوئے ہیں حالت وجد میں شیفتہ حیرت زدہ مست و مدہوش ہیں۔ عرش سے کرسی تک اللہ تعالٰی کی محبت میں تھرکتے رہتے ہیں پس یہ فرشتے آسمان والوں کے صوفی ہیں اسرافیل ان کے مرشد ہیں۔ اور جبرئیل ان کے سپہ سالار ورئیس ہیں اور اللہ تعالٰی ان کا مونس و مالک ہے۔

تجلی (۹۷)

ارشادِ حضرت شیخ عدی بن مسافر اموی رضؓ

تمہارا کسی چیز کو لینا یا ترک کرنا وہ حال سے خالی ہو

یا اللہ تعالٰی کے ذریعہ سے ہو یا اس کے لیے ہو پس اگر یہ دونوں فعل اس کے ذریعہ سے ہوں تو اسی کے طرف سے تم کو عطا کرنے کی ہدایت ہوگی اور اگر اس کے لئے ہوں تو اس کے حکم سے اس سے رزق طلب کر وجب تم اللہ تعالٰی کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہاری حفاظت کریگا اور جب تم اللہ تعالٰی کے

فضل کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہاری کفالت کرے گا۔

تجلی (۹۸)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ تم اپنے پیر سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک تمہارا اعتقاد اس کی نسبت ہر اعتقاد سے بڑھا ہوا نہ ہو جب ایسا ہوگا تب وہ اپنے حضور میں رکھیگا اپنی غیبت میں تمہاری حفاظت کریگا۔ اپنے اخلاق سے تم کو آراستہ کرے گا اپنی ادب سے تم کو مؤدب بنائیگا اور تمہارے باطن کو منور کریگا۔ اور اگر تمہارا اعتقاد اس کی نسبت کمزور رہوگا تو تم اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نکروگے۔

تجلی (۹۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ خوش اخلاقی یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اس طور پر پیش آئے کہ اسکو انس پیدا ہو وحشت نہو اور اہل معرفت کے ساتھ انکساری و عاجزی کے ساتھ پیش آئے اور اہل توحید کے ساتھ تسلیم کے ساتھ پیش آئے۔

تجلی (۱۰۰)

ارشادِ حضرت شیخ علی بن وہب سنجاری رضؓ اللہ تعالےٰ کی معرفت ایسی نازک ہے کہ عقل سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ ایک گروہ نے اس کو وحدانیت کے ذریعہ سے پہچانا اس لئے ممدیت تک

پہونچکر اُس نے آرام لیا دوسرے گروہ نے اُس کو قدرت کے ذریعہ پہچانا
اِن حصہ سے وہ حیرت زدہ ہوگئی تیسرے گروہ نے اُسکو عظمت سے پہچانا اس سبب سے وہ یقینی طور پر سمجھ گیا کہ ہرگز کوئی
اسکی کُنہ ذات کو نہیں پاسکتا چوتھے گروہ نے اُسکو غضب سے پہچانا پس کیفیت ماہیت سے پاک ہو
پانچوین گروہ نے اس کو اُس کے مصنوعات کے ذریعہ سے پہچانا اور اُس کی
نادر صنعتوں سے اس کی طرف راہ پائی اس لئے اُس گروہ نے اس کو
اسکی ایجاد صنعت میں مشاہدہ کیا چھٹے گروہ نے اسکو بغیر اس کے غیر کے
پہچانا اس لیے اس نے ان کو اپنی وہ نشانیاں دکہائیں جن کو نہ کسی آنکھ
نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر گذریں۔

تجلی (۱۰۱)

ارشاد حضرت ممدوح رح

خلاص کی علامت یہ ہے کہ حق کے مشاہدہ میں خلق تم سے غائب رہے۔ ابدی
بقا اسمیں ہے کہ تم اپنے آپ سے فنا ہو جاؤ اور جس شخص کا باطن اللہ تعالیٰ
کے غیر کے ساتھ ہو اس پر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو رحم کرنے نہیں دیتا اور
اس کو مخلوق سے طمع رکہنے کا لباس پہناتا ہے۔

تجلی (۱۰۲)

ارشاد حضرت شیخ احمد بن ابی الحسین رفاعی

زہد احوال پسندیدہ و مرتبہ ہائے بلند کی
بنیاد ہے اور سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہو رہنے والوں اللہ سے راضی
رہنے والوں اور اللہ پر توکل کرنے والوں کا یہی پہلا قدم ہے اس لئے جس نے

زہد میں اپنے کو مضبوط نہ کیا اس کے لئے اس کے بعد کی کوئی چیز درست نہ ہوئی۔

تجلی (۱۰۳)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ توحید قلب میں ایسی تعظیم پائے جانے کا نام ہے جو خدا کو معطل سمجھنے اور خدا کو کسی چیز سے مشابہ سمجھنے سے باز رکھے۔

تجلی (۱۰۴)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جس نے سر اٹھایا وہ گرا اور جو سرنگوں ہوا وہ سربلند و سرفراز ہوا۔ سے اس گلشن جہاں میں مانند شاخ مثمر۔ جو سرنگوں رہیگا وہ سرفراز ہوگا۔ کھجور کے درخت کو دیکھو کہ چونکہ اس نے سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے اس کا بوجھ اسی پر لاد ا۔ اور کدو کی بیل کو دیکھو چونکہ اس نے فروتنی کی اور زمین پر سر رکھدیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا بار غیر پر ڈالا۔

تجلی (۱۰۵)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جسمانی عبادتوں سے صدقہ اور خدمت خلق افضل ہے۔

تجلی (۱۰۶)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جب کسی انسان کا قلب صاف ہوا تو الہام اور

اسرار انوار اور ملایکہ کی گذرگاہ ہوا۔ اور جب بگڑا تو غرور و تعلی و نخوت اور میں میں کا اڈا بنا۔ اور جب قلب درست اور صاف ہوگا تو تم کو آیندہ ہونیوالی چیزوں کی خبر دیگا اور تم کو ایسی باتیں بتائیگا جن کو تم اُس کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں جانتے تھے اور جب قلب بگڑیگا تو تم کو ایسی بیہودہ باتوں میں مبتلا کریگا جن سے عقل و فہم اور سعادت معدوم ہوجائیگی۔

تجلی (۱۰۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

اولیاء اللہ کے طریقہ کی بنا تین چیزوں پر ہے۔ (۱) سوال نکرو (۲) رد نکرو (۳) جمع نکرو۔ اور ان کے شرایط میں سے ہے کہ لوگوں کے عیوب پر نظر نہو۔

تجلی (۱۰۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم تم میری مخلوق کی خدمت کرو میں تمہاری خدمت کرونگا تم مجھے اور میرے دوستوں کو اختیار کرو میں تمہیں اختیار کرونگا تم مجھے اور میرے دوستوں سے راضی رہو میں تم سے راضی رہونگا۔ تم مجھے اور میرے دوستوں سے محبت رکھو میں تم سے محبت رکھونگا اور تم کو ایسا کردونگا کہ جس چیز کو تم کہو گے کہ ہوجا تو وہ ہوجائیگی جس کو میں اور میرے دوست طلب کریں اُس کو سب چیزیں ملنگیں اور جس کو میں اور میرے دوست نہ طلب کریں تو پھر کچھ بھی نہ ملا۔

تجلی (۱۰۹)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ مجذوبوں کے پاس جایا کرو ان کی خدمت کیا کرو اُن کے پیر دبایا کرو ان کے کپڑے دھویا کرو انکو نہلایا کرو اُنکے سراور داڑھیوں میں کنگھی کیا کرو ان کے لئے کھانے بھیجا کرو ان کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا کرو۔ ان سب باتوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیگا اور دنیا و عقبیٰ میں تم کو سرخرو اور سر بلند رکھیگا۔

تجلی (۱۱۰)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ قلب کی صفائی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب کسی کی برائی قلب میں باقی نہ رہے نہ دشمن کے لئے نہ دوست کے لئے اور نہ اللہ کی کسی مخلوق کے لئے اور جب ایسی حالت ہو جائے گی تو وحشی جانور جنگلوں میں اور پرندے اپنے بسیرے کی جگہوں میں تم سے مانوس ہو جائیں گے

تجلی (۱۱۱)

ارشادِ حضرت شیخ علی بن الھیتی رضی اللہ عنہ شریعت وہ ہے جسکی تکلیف وارد ہوئی ہے اور حقیقت وہ ہے جس سے عرفان یعنے شناخت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

تجلی (۱۱۲)

ارشادِ حضرت شیخ عبد الرحمن طفسونجی رضی اللہ عنہ

مراقبہ اوس بندہ کے لئے ہے جو حق کے ذریعہ سے حق کا مراقب ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اخلاق وعادات کا پیرو ہو۔ اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ اس مراقبہ میں اُس کی نگہداشت فرمائے اور مراقبہ حالتِ قرب کا مقتضی ہے اور حالتِ قرب حالت محبت کی مقتضی ہے پس خوشا حال اوس بندہ کا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کا جام پیا۔ اور اس کی سرگوشی کی لذت اٹھائی جس سے اس کا دل محبت سے بھر گیا پھر وہ بندہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے مانوس نہیں ہوتا ہے اور محبت ذکر الٰہی کی مقتضی ہے اس لئے عاشق ہمیشہ اپنے مالک کا ذکر کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس پر اپنے مالک کا ذکر غالب آجاتا ہے اور اپنے مالک کی یاد کے غلبہ سے سارے احساس کو بھول جاتا ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے مالک میں فنا ہوگیا یعنے ایسا ہوگیا کہ اُس کے غیر کو دیکھتا ہی نہیں۔

تجلی (۱۱۳)

ارشادِ حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ

جو شخص دنیا کی محبت و رغبت میں مشغول ہوا وہ دنیا کی ذلت میں مبتلا ہوا۔ اور جو اپنی خودی کے نقصانوں سے اندھا بنا وہ سرکش و مغرور ہوا اور زیادہ رستے کہ سب سے زیادہ فائدہ مند جو عبد محض بننے کے احکام ہیں ان سب سے اصلی توحید کا علم ہے۔

تجلی (۱۱۴)

ارشاد حضرت شیخ بقا بن بطور رضی اللہ عنہ

درویشی دل کا علایق کی محبت سے خالی ہونا ہے

اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشتغل ہونا ہے اور املاک سے رغبت نہ رکھنا ہے کیونکہ جو بندہ اپنے دل سے ان چیزوں کی محبت میں پھنسا رہے گا۔ اس کے لئے یہ ترقی سے روکنے اور قطع کرنیوالی ہیں۔ اور املاک سے مجرد ہونے کی صحت کی علامت یہ ہے کہ املاک کے وجود اور عدم سے اس کا خیال نہ بدلے اس وقت اس کو املاک کی غلامی مقید نکریگی اور ان کا وجود اس کو بشاش نکریگا اور ان کا عدم اس کو رنجیدہ نکریگا پس اگر وہ صاحب مال ہوا تو ایسا ہے کہ نہوا۔ اور اگر صاحب مال نہوا تو ایسا ہے کہ ہوا پس دنیا و آخرت میں وہ اپنا کوئی مقام اور اپنا کوئی قدر نہ سمجھے اور جسطرح نہ سمجھے اسی طرح طلب نکرے اور جسطرح طلب نکرے اسی طرح آرزو و تمنا نہ کرے تب وہ اس کے ساتھ مشغول بلا طمع کھڑا ہوا ہے یہ بلند مقام ہے جب تک بندہ اپنے املاک تک نہیں پہونچتا اس وصف کی حقیقت کو نہیں پہنچتا۔ درویش کی شرط یہ ہے کہ نہ وہ کسی چیز کا مالک ہو اور نہ کوئی چیز اسکی مالک ہو۔ اور اس کا دل تمام آلایش سے صاف ہو۔

تجلی (۱۱۵)

ارشاد حضرت شیخ ابو محمد ماجد کردی رض

مشتاقون کے دل اللہ تعالیٰ کے نور سے منور رہتے ہیں

اور جب ان میں اشتیاق کو تحریک ہوتی ہے اور جو کچھ درمیان آسمان و زمین کے ہے اللہ تعالیٰ کے نور سے چمک اٹھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے مشتاقون پر فخر کرتا اور فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ رکھتا ہون کہ مین

ان کا زیادہ تر مشتاق ہوں جو اپنے رب کا مشتاق ہوا وہ مانوس ہوا اور
جو مانوس ہوا خوش ہوا جو خوش ہوا وہ قریب ہوا۔ جو قریب ہوا وہ چلا جو چلا وہ متحیر ہوا
جو متحیر ہوا وہ اُڑا جو اُڑا اوسکی آنکھیں نزدیکی سے ٹھنڈی ہوئیں۔ زاہد صبر کی
مزاولت کرتا ہے مشتاق شکر کی اور واصل ولایت کی۔ شوق اللہ کی آگ ہے
جو مشتاقوں کے دلوں میں روشن رہتی ہے اور اُس کے لقاء اور اس کے
طرف نگاہ کرنے سے دہیمی ہوتی ہے۔

تجلی (۱۱۶)

ارشادِ حضرت ممدوح رض آدمی کیلئے یہی علم بس کرتا ہے کہ اللہ
تعالےٰ سے انس پیدا کرے اور یہی
جہل کافی ہے کہ خود پسند ہو اور خود پسندی حماقت کا نضا ہے۔

تجلی (۱۱۷)

ارشادِ حضرت شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق رض ساری مخلوقات
ذرہ سے لیکر عرش
تک اللہ تعالیٰ کی معرفت کی متصل راہیں ہیں اور اس کے ازلی ہونے پر
مستقل دلیلیں ہیں اور سارا عالم ایک کتاب ہے اس کے حرفوں کو مبصر
اپنی بصیرت کے اندازے سے پڑھتے ہیں۔

تجلی (۱۱۸)

ارشادِ حضرت ممدوح رض: جس بندہ کی امیدیں اپنے آقا کے سوا مخلوقات سے

منقطع ہوگئیں وہی حقیقی بندہ ہے۔

تجلی (۱۱۹)

ارشادِ حضرت شیخ سوید سنجاری رض آنکھیں تین قسم کی ہوا کرتی ہیں ایک چشم بصر دوسرے چشم بصیرت تیسرے چشم روح پس چشم بصر محسوسات کا ادراک کرتی ہے چشم بصیرت معنویات کا ادراک کرتی ہے اور چشم روح ملکوتیات کا ادراک کرتی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے جلوہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

تجلی (۱۲۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رض جو شخص اولیاء اللہ کے پیچھے پڑے گا اور ان کو ستائیگا اس کو اللہ تعالیٰ مصائب اور بلیات میں مبتلا کردے گا اور دنیا و عقبیٰ میں ذلیل و خوار رکھیگا

تجلی (۱۲۱)

ارشادِ حضرت شیخ حبیب ابن قیس رض جو لوگ وصول اور مشاہدۂ ملکوت سے محروم ہوئے وہ صرف دو ہی چیزوں سے ہوئے ایک خودی دوسری خلق اللہ کی دل آزاری۔

تجلی (۱۲۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ محبت الٰہی معرفت کی شمع اور طریقت کا

سرمایہ ہے جس کے ذریعہ سے لوگ لقاء محبوب تک پہنچے ہیں۔

تجلی (۱۲۳)

ارشاد حضرت شیخ رسلان دمشقی رض

عمدہ اخلاق دولت حاصل ہونے پر متواضع اور منکسر ہونا ہے یعنے جب دشمن پر قابو پاو تو اُس پر قابو پانے کے شکریہ میں اس کو معاف کرو اور جب دولت حاصل ہو تو محتاجوں کے ساتھ بخشش کرو۔ غصہ انسان کے باطن سے ظاہر کی طرف آتا ہے اور غم انسان کے ظاہر سے باطن کی طرف جاتا ہے اس لئے غصہ سے انتقام اور غم سے دکھ درد پیدا ہوتا ہے۔

تجلی (۱۲۴)

ارشادِ حضرت شیخ ابو مدین مغربی رضی اللہ عنہ

فقر فخر ہے۔ علم غنیمت ہے خموشی نجات ہے۔ رجاء راحت ہے زہد عافیت ہے۔ حق کی فراموشی خیانت ہے حق کے ساتھ حاضر رہنا جنت ہے۔ حق سے غائب رہنا جہنم ہے۔ حق سے نزدیک رہنا لذت ہے۔ اُس سے دور رہنا حسرت ہے حق سے مانوس ہونا حیات ہے اور اُس سے وحشت کرنا موت ہے۔

تجلی (۱۲۵)

ارشادِ حضرت العباس احمد رضی اللہ عنہ

غوث قطب۔ اوتاد

اولیا نہیں ہوے ہیں مگر اسی سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ اخلاق کی پابندی کی اور ان کی معرفت حاصل کی اور ان کی تعظیم و تکریم کی اور ان کی شریعت کی وقعت و عزت کی اور ان کے آداب و عادات کی پابندی کی۔ اولیاء کے قلب پر اللہ تعالیٰ چھا جاتا ہے اور اسکے بعد انکی حرکت اسی اللہ پاک کے طرف سے ہوتی ہے جو ان کو جنبش دیتا ہے اور جتنے پردہ ان کے اور اللہ پاک کے بیچ میں ہوتے ہیں سب اٹھ جاتے ہیں

تجلی (۱۲۶)

ارشادِ حضرت شیخ ابو الحجاج اقصری رح کسی اولیاء اللہ سے نہ ملنا اور ان کو آنکھ سے نہ دیکھنا ان کی محبت میں حارج نہیں ہے کیونکہ پیروی تو حقیقت میں ان کے اقوال و احوال کی کی جاتی ہے جو نقل کے ذریعہ سے ہم کو معلوم ہوے ہیں چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب اور تابعین کو دوست رکھتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے انکو دیکھا نہیں ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ معتقدات کی صورت جب ظاہر ہو گی تو اشخاص کی صورت کی احتیاج نہ رہی بخلاف اشخاص کی صورت کے کہ وہ جب ظاہر ہو تو معتقدات کے صورت کی احتیاج رہتی ہے۔

تجلی (۱۲۷)

ارشادِ حضرت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رح کبھی کسی شخص کو دیکھا نہ گیا کہ اوس نے اولیاء اللہ کا انکار کیا ہو اور ان پر بدگمانی کی ہو اور وہ بدترین حالت میں نہ مرا ہو۔

جو شخص اولیاء اللہ کو حقیر جانے اور ان کی توہین کرے تو اس کے قلب پر بڑی چوٹ پڑتی ہے اور جب تک اسکا اعتقاد فاسد نہیں ہو جاتا مرتا نہیں

تجلی (۱۲۸)

ارشادِ حضرت ابوالسعود رضی اللہ عنہ تم کو چاہئیے کہ اپنے قلب کو اپنی کتاب بناؤ اور اسی سے فتوے لیا کرو اور تمہارا قلب جو فتویٰ دے اس پر عمل کیا کرو قلب کی درستی وصفائی توحید میں ہے اور اسکا بگاڑ شرک میں ہے خلوص توحید کی نشانی ہے اور خلوص کل مخلوقات سے مجرّد ہو جانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہوئے کسی سے امید و بیم نہ رکھنا ہے۔

تجلی (۱۲۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رض عمدہ اخلاق قلب سے پیدا ہوتے ہیں اور بُرے اخلاق خودی سے پیدا ہوتے ہیں۔

پس تم کو چاہیے کہ اپنی خودی کے ترک کی ریاضت اپنے قلب کی طہارت سے آغاز کرو یہاں تک کہ شک تصدیق سے شرک توحید سے منازعت تسلیم سے۔ تفرقہ جمعیت سے۔ غصہ رضا سے سختی نرمی اور مہربانی سے عیب بینی چشم پوشی اور نیک بینی سے سنگ دلی رحمت سے بدل جائے اُس وقت تمہاری توحید بے خلش اور تمہاری زندگی بے غل و غش ہو جائیگی اور تم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسی زندگی بسر کروگے جیسے بہشت والے بہشت میں بسر کرتے ہیں۔ اور یہی نبیوں صدیقوں ولیوں۔ نیکوکاروں۔ اور

باعمل عالموں کے اخلاق ہیں۔ اولیاء اللہ جس درجہ تک پہونچے ہیں اس درجہ تک کثرتِ اعمال سے نہیں پہونچے وہ تو صرف عمدہ اخلاق و عادات و آداب ہی سے پہونچے ہیں۔ شرک توحید کو خالص نہیں ہونے دیتا اور خودی عبودیت کو صاف ہونے نہیں دیتی اور جب تک خودی نہ مٹائی جائے ایک قدم بھی درست نہ پڑیگا گو نیک اعمال اسقدر ہوں کہ آسمان و زمین بھر جائے۔

تجلی (۱۳۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رض

جس شخص کو بیماری توڑ دے اور اُس میں بال بھر بھی تغیر آئے تو وہ اپنے رب سے حجاب میں ہے اور جو شخص ذلت کی حالت میں متغیر ہوا اور ویسا نہ رہے جیسا عزت کی حالت میں تھا تو وہ دنیا کا دلدادہ اور اپنے رب سے دور ہے

تجلی (۱۳۱)

ارشادِ حضرتِ ممدوح

جو چیز اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو غافل کرے وہ دنیا ہے اور جو چیز دلوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روکے وہ دنیا ہے اور جو چیز دل میں غم پیدا کرے دنیا ہے

چیست دنیا از خدا غافل بُدن　　نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

تجلی (۱۳۲)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض

اللہ تعالیٰ اپنا ذکر تمہارے دلمیں ڈالدے اور اپنے شکر اور اپنے حکم قضا و قدر کی

رضامندی تم کو القاء کرادے اور اپنی توفیق اور اپنی مدد سے تم کو خالی نہ رکھے اور تم سے خودی کو مٹادے اور تم کو اُن لوگوں میں سے بنائے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کی اور خلوص و ادب کے ساتھ اسکی جستجو میں کوشش کی اور مطابعت و تصدیق قلب کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی اور تمکو اون لوگون میں سے بنائے جو اللہ کے ذکر کی مواظبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ سے خلوص برتنے والے اللہ تعالیٰ کی توحید کرنے والے اللہ تعالیٰ کو سچّا سمجھنے والے اپنی جانون پر اللہ تعالیٰ کو ترجیح دینے والے اور اپنے حقوق پر اس کے حق کو مقدم رکھنے والے ہیں اور تم کو اُن لوگون میں سے بنائے جن کے باطن کینہ و حسد و بغض سے صاف و پاک ہیں اور جنھوں نے اپنے آقا سے اسکی محبت کے سوا کچھ نہیں مانگا تم کو اون لوگون میں سے بنائے جو علی الخصوص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت پر اور علی العموم مخلوق خدا پر شفقت کرتے ہیں اور ان سے نرمی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں اور انکو بُرا نہیں کہتے ہیں نرمی برتتے اور اُن سے رکھائی نہیں کرتے ہیں۔ اور جن میں عیب ہے ان کے عیب سے چشم پوشی کرتے اور اس پر پردہ ڈالتے ہیں۔ اور کسی کی دل آزاری نہیں کرتے ہیں تمام حرکات و سکنات میں اللہ ہی کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور تم کو اُن لوگون میں سے بنائے جن کا غصہ بغیر کینہ اور بغیر بدخواہی کے اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اور خوشنودی بغیر ہوا و ہوس کے اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے اور جو لوگون کو ظالم کے ظلم سے بچاتے ہیں اور ظالم کو بُرا جانتے ہیں اور اس کی تعظیم نہیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ظالم کو نیک بنا کر دے تا کہ وہ ظلم نکرین اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو توفیق دے

تاکہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کریں اور ہم کو ان لوگوں میں سے بنائے جو ہمہ تن حق کی
طرف متوجہ اور اپنے مولیٰ کی ہر چیز و ہر بات سے راضی ہیں اور جو توحید کرنے
والوں میں سے ہیں جن میں کچھ بھی شرک نہیں ہے اور جو تصدیق بالآیات کرنے
والوں میں سے ہیں جنہیں مطلق شک نہیں ان ذکر کرنے والوں میں سے جن کو نسیان
ہرگز فراموشی نہیں ہے ان طالبوں میں سے ہیں جنہیں ہرگز سستی و غفلت نہیں ہے اور ان ایثار کرنے والوں میں سے
جو اپنی آرام و آسائش پر دوسروں کے آرام و آسائش کو مقدم سمجھتے ہیں اور جو نہ کسی سے
رنجیدہ ہوتے ہیں اور نہ کسی کو رنجیدہ کرتے ہیں اور اتنے راضی و شاکر ہیں کہ
ان میں غصہ ہی نہیں ہے ۔ خلق پر ایسے مہربان ہیں کہ ان میں سختی ہی نہیں ہے
اور جن کے دلوں میں عظمت رب العزت ہر دم پیش نظر رہتی ہے اور ہم کو اُن لوگوں
میں سے بنائے جن کو اپنے مولیٰ کے سوا کوئی چیز خوشنود نہیں کر سکتی اور جو شارع
علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ان کی سب آل و اصحاب پر رحمت
بھیجتے ہیں اور جو اولیاء اللہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے
ہیں اور اپنے قرابتداروں کو دوست اور اپنے بزرگوں کی بزرگی کا اقرار
کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے کتابوں اور اس کے رسولوں اور فرشتوں اور
روز قیامت پر ایمان لائے ہیں جن کے دلوں میں شفقت اور رحمت کے سوا کچھ
نہیں ہے اور دنیا کی محبت و رغبت بال برابر نہیں ہے ۔ جن کو دنیا کی آرائش
خودپسندی میں مبتلا نہیں کرتی ہے اور ہم کو اُن لوگوں میں سے بنائے جو مخلوق
اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلاتے ہیں اور اس کی اطاعت پر آمادہ کر کے اس کا
دوست بناتے ہیں جن کے ہاتھ لوگوں کے مال سے اور جن کے اعضاء مخلوق
کی ایذا دہی سے رُکے ہوئے ہیں اور جو برائی کا بدلہ معافی و درگذر سے کرتے
ہیں ۔ آمین! اللھم آمین ۔

تجلی (۱۴۳)

ارشاد حضرت شیخ عارف باللہ سید ابراہیم دسوقی قرشی رضی

مرید پر واجب ہے کہ اپنے پیر کا بہت ادب کرے اور اپنے پیر کی اجازت کے بغیر کبھی کلام نہ کرے جب پیر یہ دیکھیگا کہ مرید ان کے ساتھ یہ ادب و مراعات برتتا ہے تو لطف آمیز شراب معرفت سے اس کی تربیت کرے گا اور معرفت کی شراب سے اس کو سیراب کردیگا۔ اس مرید کی سعادت کا کیا کہنا ہے جو اپنے پیر کے ساتھ حسن ادب کے ساتھ پیش آئے۔ اور اس مرید کی شقاوت کا کیا پوچھنا ہے جو اپنے پیر سے بے ادب رہے مرید با ادب با نصیب اور مرید بے ادب بے نصیب ہوتا ہے۔

از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

تجلی (۱۴۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضی

جو شخص اپنے قلب کے ساتھ اپنے رب کی بارگاہ قدسی میں حاضر رہنے کے باعث غیب سے رہا ہو وہ قرب کے نہایت پہنچنے کے زمانہ میں منکشف نہیں ہے اور جو شخص شریعت طریقت حقیقت اور معرفت کا پابند ہو وہی ترقی کرتا ہے اور وہ وہی چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

تجلی (۱۴۵)

ارشادِ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ

درویش کامل وہی ہے جو سب لوگوں کا دوست رکھنے والا سب پر مہربانی کرنے والا

اور سب کے عیوب کا ڈھانکنے والا ہو اگر اس کے خلاف ہو اور درویشی کا دعویٰ کرتا ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ کسی درویش کے حال کو برا اور اس کے لباس کو اور کھانے کو چاہے وہ کسی حال اور کسی جامہ میں ہو برا نہ سمجھو کیونکہ برا سمجھنے سے وحشت ہوتی ہے اور وحشت بندہ کو پروردگار سے منقطع کر دینے کا سبب ہوتی ہے درویش کی حالت تلوار کی سی ہے اس لئے جب تم اس سے خوب ادب ہی سے ملو درویش کی توبہ اپنی خودی سے ہے اور وہ اپنے ہر قول و فعل اور خیال کو توفیق الٰہی جانتا ہے اور وہ "میں" کہنے سے ڈرتا ہے اور اس دعویٰ سے بچتا ہے کہ اس کا کوئی ذاتی قول و فعل و خیال ہے اور یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ اگر اس نے روزے رکھے تو اللہ ہی نے اس سے روزے رکھوائے اور اگر اس نے قیام کیا تو اللہ ہی نے اس سے قیام کرایا اور اگر اس نے کوئی کام کیا تو اللہ ہی نے اس کو کام میں لگایا اگر اس نے شراب معرفت پی تو اللہ ہی نے اس کو پلوائی اور اگر وہ گناہوں سے بچا تو اللہ ہی نے اس کو بچایا اور اگر اس نے کسی رتبہ پر ترقی کی تو اللہ ہی نے اس کو ترقی دلوائی اور منزل پر پہونچایا درویش اپنے آپ کو عبد محض اور مامور و مجبور ہونے کا اعتراف کرتا ہے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ ہی نے اس پر احسان کیا اور وہی حکمران و فاعل حقیقی ہے چاہے مقبول بنائے چاہے مردود ؎

چاہے جسے عزت دے چاہے جسے ذلت
ہے کون بھلا بیچ میں دم مارنے والا۔

تجلی (۱۳۶)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض اللہ تعالےٰ اپنے بندوں میں سے اسی کو زیادہ دوست رکھتا ہے جو قدرت حاصل ہونے پر درگذر کرنیوالا۔ مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنے والا۔ قضاء و قدر پر راضی ہونے والا۔ سخاوت کرنیوالا۔ زیادہ ذکر الٰہی کرنے والا۔ اپنے دل۔ شرم گاہ۔ زبان اور ہاتھ کو پاک رکھنے والا۔ اور بڑا فیاض و فراخ دل ہوتا ہے۔

تجلی (۱۳۷)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض تم اللہ کو دوست رکھو تو سب آسمان و زمین والے تم کو دوست رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو تو سب جن و انس تمہاری اطاعت کرینگے۔ اولیاء اللہ کے آداب و اخلاق اختیار کرو تاکہ تم کو سعادت حاصل ہو اور تم خلافت کی سند حاصل کرو اور جو شخص تم سے جھگڑے اس سے کہتے پھرو کہ دیکھو میرے پیر کی یہ سند خلافت ہے اور پیر کے اخلاق تم میں نہوں تو وہ سند خلافت کچھ بھی نہیں بیکار محض ہے۔

تجلی (۱۳۸)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض اولیاء اللہ میں سے کوئی عارف۔ کوئی عاشق کوئی معشوق۔ کوئی ذاکر۔ کوئی گویا۔ کوئی خاموش۔ کوئی مستغرق۔ کوئی صائم۔ کوئی قائم کوئی نائم۔ کوئی واصل ہے کوئی مدہوش۔ کوئی گریہ کنندہ۔ کوئی تبسم کنندہ۔ کوئی خندان۔ کوئی

خوف زدہ ۔ کوئی پریشان ۔ کوئی حیران ۔ کوئی سرگرداں کوئی چیخنے والا کوئی نوحہ کرنے والا ۔ کوئی صاحب جمعیت ہوتا ہے ۔ زہے نصیب اس کے جو اِن میں سے کسی ایک حال کو پہونچے ۔

تجلی (۱۲۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رض تم اولیاء اللہ کے ان باتون سے جو تمہاری سمجھ میں نہ آئیں انکار نکرو اور اس فرقہ کی دعا چاہو اور انکی برکتوں کی تلاش میں رہو جان لو کہ اس فرقہ کی زبانیں مختلف ہوا کرتی ہیں اور ان کے اشارات وکلمات اوق ہوتے ہیں کچھ تو سمجھ میں آتے ہیں کچھ مطلق سمجھ میں نہیں آتے اور یہی حال ان کے احوال کا بھی ہے کہ بعض عبارت میں آسکتے ہیں اور بعض نہیں آسکتے اور علی ہذا انکے بعض اسرار ایسے ہیں جو بالکل بیرونِ عقل وفہم ہیں جب لوگ اللہ تعالےٰ کے اُن اسرار کو سمجھنے سے عاجز ہیں جو خود ان میں ہیں تو کیونکر ان اسرار کو سمجھ سکتے ہیں جو اولیاء اللہ میں ہیں پس تم تو اس فرقہ کے معاملات میں تسلیم خم کرنا چاہیئے اور انکی نسبت حسن ظن رکھنا چاہیئے جب تم اولیاء اللہ کی توہین کروگے یا اونکے باتون سے انکار کروگے تو اللہ تعالےٰ تم سے خفا ہو جائیگا اور تم کو ذلیل وخوار رکھیگا اور اس کے بعد تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے گو تم ثقلین کی عبادت پرھی کیون نہون ۔

تجلی (۱۴۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رض بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسم اعظم کی تلاش

کرتے ہیں مگر اس سے واقف نہیں ہیں حالانکہ اولیاء اللہ جو درخت کو چھوڑ دیتے ہیں اور اسمیں پھل لگتے ہیں تو اسی اسم اعظم کے ذریعہ سے اور چٹان سے جو پانی بہنے لگتا ہے تو اسی اسم اعظم کے ذریعہ سے اور وحشی جانور جو کسی ولی کے مسخر ہو جاتے ہیں تو اسی اسم اعظم کے ذریعہ سے اور کوئی ولی جو پانی مانگتا ہے اور وہ برسنے لگتا ہے تو اسی اسم اعظم کے ذریعہ سے اور مردہ کو جو زندہ کرتے ہیں تو اسی اسم اعظم کے ذریعہ سے۔ درحقیقت اللہ اسم اعظم ہے جب تک اللہ کے ساتھ رابطہ محبت اور اتحاد پیدا ہو تو اسم اعظم کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ چونکہ اولیاء کو اپنے مالک کے ساتھ اتحاد و محبت ہے لہذا انکا اللہ کہنا یہ سب کچھ کرا دیتا ہے۔

اللہ اللہ کن کہ اللہ می شود ... است گویم تم باللہ می شود

تجلی (۱۴۱)

ارشادِ حضرت ممدوح رضـ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے رب کے ساتھ اتحاد و رابطہ پیدا کرو تو تم اپنے قلب اور باطن کو بدی اور نیت بد اور اللہ تعالی کی مخلوق میں سے کسی کے نسبت اپنے قلب میں برائی کو جگہ دینے سے پاک و صاف کرو۔

تجلی (۱۴۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رضـ میں کہنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالی میں کہنے والوں کو نیچا دکھاتا ہے ہماری نیکی اور طاعت اللہ ہی کے فضل وعنایت سے ہے اور نیچ میں ہمارا کچھ بھی دخل نہیں ہے۔

اس لئے ضرور ہے کہ تم خودی اور میں پن سے بچو جبھی خودی اور میں پن ہے گو وہ ثقلین کے عمل پر بھی کیوں نہو وہ نیچے اترے گا اور گر پڑے گا۔

تجلی (۱۴۳)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضہ آج کل قیل و قال تو زیادہ ہے مگر عمل ندارد جب تک علم کے ساتھ عمل نہو حال نصیب نہیں ہوتا

قال را بگذار مرد حال شو ؎ پیشِ مردِ کامل پامال شو

تجلی (۱۴۴)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کسی مصیبت میں اسلئے مبتلا فرماتا ہے کہ وہ اس کو مردانِ خدا کے منزلوں تک پہونچانا چاہتا ہے۔ پس اگر اس بندہ نے صبر کیا۔ غصہ کو دبایا۔ عزم باری کی رضا سے کام لیا۔ اور فیاضی برتی تو اس کے درجے بلند ہوئے ورنہ وہ روکا اور نکالدیا جاتا ہے۔

تجلی (۱۴۵)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضہ جب درویش اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرنے میں سچا ہوگا تو جو اس سے بغض رکھتا ہے اس کو دوست رکھیگا۔ اور جس نے اس کو الگ کردیا تھا۔ وہ اس کو ملائیگا اور جو اسکو پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ اسکو پسند کرنے لگیگا صرف بدبخت اور خبیث النفس اور منافق اور گنہگار اس کو برا سمجھے گا۔ اور درویش کا

مسلک تحقیق۔ تصدیق۔ جہد۔ عمل چشم پوشی۔ درگذر اور عفو اور زبان اور شرم گاہ اور ہاتھ اور قلب پاک وصاف رکھنا ہے پس جس شخص کا کوئی فعل امور مذکورۃ الصدر کے خلاف ہوگا وہ ہرگز درویشی کا منصب پا نہیں سکتا۔

تجلی (۱۴۶)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ علم حاصل کرنے پر مغرور نہ جاؤ جب تک کہ یہ نہ دیکھ لو کہ تم نے اُس پر عمل بھی کیا ہے یا نہیں اور جب تک تم علم پر عمل نہ کرو گے اس وقت تک تم گدھے ہونے سے خارج نہیں ہو سکتے بلکہ چار پائے بر وکتابے چند کی مصداق بنے رہو گے۔ ایسا عالم جس میں خود پرستی۔ لہو ولعب۔ ہوا پرستی۔ فریب اور دغا بازی۔ غرور وتکبر وبیہودہ زندگی۔ بیوفائی۔ حسد وبغض۔ غفلت اور لغزش۔ گناہ اور جھوٹ۔ نسیان اور سستی ہو تو وہ مثل مردہ کے ہے۔

تجلی (۱۴۷)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جب تم سے کوئی شخص تصوف کے نسبت سوال کرے یا معرفت وحقیقت کو پوچھے تو ہرگز اس کو اپنی زبانِ قال سے جواب نہ دو جب تک کہ وہ شخص تمہارے نزدیک اُس کا اہل ثابت نہ ہو۔

تجلی (۱۴۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جو شخص راستی وخلوص کا دعوی کرے اور ادب وتواضع کا ثمرہ اسمیں نہ پایا جاوے

وہ جھوٹا ہے اور اس کا عمل دکھانے اور سنانے کو ہے جسکا ثمرہ تکبر۔ خودپسندی۔ نفاق اور سوءِ اخلاق ہی ہوگا۔

تجلی (۱۴۹)

ارشاد حضرت ممدوحؓ تصوف صوف پہنا نہیں ہے کیونکہ تصوف کی باریکی کا بیان دقت طلب ہے اور اسکی ترقی کی رونق و ناز کی آہستہ آہستہ حاصل ہوتی ہے۔ پس جب صوفی تصوف کی حقیقت تک پہونچتا ہے تو صوف پہننے کو پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ رعونت کے مقامات سے نکل لطافت کے مقامات میں پہونچا ہے اور آتش محبت کی چنگاری اسمیں ڈالدی گئی ہے اور محبت کی آتش میں یہ اثر ہے کہ برشا اور ریاپی اس کی سوزش کو بڑھاتا ہے اور اسی وجہ سے باریک کرتہ کا تاب نہیں لاسکتا برخلاف مرید و مبتدی کے وہ اپنی بدایت میں صوف اور موٹے بالوں کا کپڑا پہنتا اور موٹا کھاتا ہے تاکہ اس کا نفس امارہ مودّب ہو اور اپنے مولی کے آگے سر جھکائے۔

تجلی (۱۵۰)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ اپنے آقا سے مجرد ہوکر اپنے قلب کے طرف آؤ اور جس چیز میں تمھیں کچھ فائدہ نہیں ہے یعنے بحث و تکرار اور بیہودہ گفتار میں مشغول رہنے کو ترک کرکے خموشی اختیار کرو اور ارادہ کو مضبوط کرکے اس طریق تصوف کے گھوڑے پر سوار ہوجاؤ اور شراب معرفت کے سوا جسمیں محو اور سکر ہوتا ہے کوئی اور شراب

پس یہ طریق تصوف نہایت شیریں اور روشن ہے اور ساتھ ہی نہایت تلخ اور قاتل ہے نہایت جان بخش اور دشوار گزار ہے نہایت تکلیف دہ ہے کثرت سے اس کے پھندے ہیں سخت اس کی گھاٹیاں ہیں اور تعجب انگیز ہیں آئینہ اے ہیں نہایت گہرا اسکا دریا ہے کثرت سے اسمیں شیر بور بچے سانپ اور بچھو ہیں اللہ تعالیٰ تم کو اپنے پیر کی برکت سے بچائے رکھے تم اپنے رب کو کیونکر جاننے کا دعویٰ کرتے ہو درانحالیکہ تم رات دن اس پر طعن کرتے ہو اور اس کی شکایتیں کرتے ہو اور اس کی بارگاہ کے حاضر باشوں کو برا سمجھتے ہو اور ان پر اعتراض کرتے ہو۔ رب تو اپنے ایسے بندے کے سامنے آئیگا جس نے اس کے لئے رسوائی اٹھائی اور اس پر طعن برداشت کیا اور اسکی شکایت نہیں کی اور اس کے اولیاء کو برا نہیں سمجھا رب تو اپنے اس بندہ سے محبت نہیں کرتا ہے جو اس کے سوا کسی اور سے دل لگائے۔ یا جس کے دل میں کسی اور کا خیال آئے رب تو اسی کو دوست رکھتا ہے جو اس کی شراب معرفت میں مگن ہے خود۔ غرق۔ بے ہوش اور بے شدہ ہو یہاں تک اگر جن وانس ملکر بھی چاہیں کہ اس کے قلب کو اس کی طرف سے پھیر دیں تو عاجز رہیں بیہودہ بکنے والوں اور زبان درازوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو اور ایسے شخص کی ہمنشینی اختیار کرو جو اپنے رب کا مقبول ہو۔

تجلی (۱۵۱)

ارشاد حضرت ممدوحؒ درویش کی شان یہ ہے کہ وہ حسد بغض کینہ۔ سرکشی۔ فریب دہی۔ چاپلوسی۔ دروغ گوئی۔ غرور خود پسندی۔ خودنمائی۔ شیخی۔ خود غرضی۔ خباثت۔ فساد اور

دل آزاری سے مبرا ہو۔ کسی اہلِ طریق کے آزمانے یا ناقص ثابت کرنے یا اسکی نسبت بدظنی رکھنے میں نہ پڑے کسی صاحب خرقہ پر اعتراض نہ کرے اور جب تک "میں" اور "تم" ہے اسوقت تک درویشی کہاں درویشی تو روحوں کا جھولنا کے ساتھ ملنا اور شیر و شکر ہو جاتا ہے۔

تجلی (۱۵۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ | فرقہ صوفیہ کے نسبت جس کے سب لوگ اللہ تعالیٰ کے طالب ہیں برا خیال کرنا نیست ہے حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ اس فرقہ صوفیہ کے لوگ وجد کرتے اور رقص کرتے ہیں حضرت ممدوح نے فرمایا ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رقص کرنے دو اور ان کے ساتھ خوش ہونے دو جو مزہ وہ چکھتے ہیں اگر تم حقیقت تو ان کو رقص کرنے ناچنے چیخنے چلانے اور کپڑے پھاڑنے میں معذور سمجھتے اس فرقہ صوفیہ کے اخلاق سے کم آشنائی بد فہمی سے انکے ساتھ بے ادبی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے اور یہ فرقہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ قدسی پر کھڑا ہوا ہے اور پردہ میں جو راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں ان سے واقف ہے اس لیئے اون کی باتوں کو تسلیم کر لو تو سلامت رہو گے جس فرقہ پر جب ربوبیت کا فیض پہونچتا ہے تو ریاضت و مجاہدہ سے زیر دام کر دیتا ہے جب یہ فرقہ اس کی معرفت تک پہونچ جاتا ہے تو بغیر محنت و مشقت کے ہر چیز کو جان جاتا ہے پھر جب اس فرقہ کو صحیح معرفت حاصل ہو گئی تو اس کے بعد کوئی پردہ نہ رہا۔

تجلی (۱۵۳)

ارشادِ حضرت ممدوح رض

جس میں خلق اللہ پر شفقت کرنے کی صفت نہو وہ اہل اللہ کے مرتبہ تک نہ پہونچیگا

اور روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب بکریاں چرائیں تو انہوں نے ایک کو بھی لکڑی سے نہ مارا اور نہ ان کو بھوکا رکھا نہ ان کو تکلیف دی اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب ان کی کمال شفقت بکریوں پر دیکھی تو ان کو نبی بنایا کلیم بنایا بنی اسرائیل کا چرواہا مقرر کیا اور راز ان سے سرگوشیاں فرمائیں پس جو شخص خلق پر شفقت کریگا تو وہ مردانِ خدا کے مراتب پر پہونچیگا

تجلی (۱۵۴)

ارشادِ حضرت ممدوح رض

دنیا کے مال و منال اور اس کی سواریوں پوشاکوں۔ سامانوں۔ راحتوں اور لذتوں کی طرف رغبت و محبت نہ رکھو اور اپنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کرو اگر یہ تم سے نہو سکے تو اپنے پیر کے اخلاق کی پیروی کرو اگر تم سے یہ بھی نہو سکا تم سمجھو کہ ہلاک ہوئے۔

تجلی (۱۵۵)

ارشادِ حضرت ممدوح رض

توبہ نہ تو کاغذ کے ورق پر لکھنے سے ہوتی ہے اور نہ صرف زبان کے کہنے سے ہوتی ہے بلکہ توبہ گناہوں کے نہ کرنے کا ایسا مضبوط ارادہ ہے کہ جان جائے تو جائے مگر اپنے ارادہ سے باز نہ آئے اور یہی عملی توبہ ہے۔

تجلی (١٥٦)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ پیر مرید کا طبیب روحانی ہوتا ہے اور جب بیمار طبیب کے کہنے پر عمل نہ کرے گا تو اس کو شفا نہ ہوگی۔

تجلی (١٥٧)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری دعا مستجاب ہو تو راست باز اور صاحبِ خلوص ہو۔ اور کسی شخص کی برائی اپنے سینہ میں نہ رکھو اگر تم اس پر عمل کرو مقبول الٰہی ہوگے

تجلی (١٥٨)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ فرقۂ صوفیہ کے علم سے زیادہ پاکیزہ نہ زیادہ منور اور زیادہ مفید کوئی علم نہیں کیونکہ اس مسلم کا ایک ذرہ بھی اوروں کے پہاڑ برابر عمل سے بھاری ہے کیونکہ یہ علتوں سے خالی ہے اور نیز یہ وجہ ہے کہ اِس فرقہ کے افراد کا عمل دلوں اور جسموں دونوں سے ہوتا ہے اور دوسروں کا صرف جسموں ہی سے ہوتا ہے۔

تجلی (١٥٩).

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ بک بک اور جھگڑے کرنیوالوں سے میل جول نہ رکھو اور اُن میں سے کسی کو اپنا ہمنشین نہ بناؤ اور ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھا کرو جو عارف ہو کیونکہ عارف سے تم کو اپنے

سلوک میں بڑی مدد ملے گی۔

تجلی (۱۶۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رضا

سچا پیر وہی ہے جو اپنے مریدوں کو کھلاتا ہے اور اُن کا کھاتا نہیں مریدوں کو دیتا ہے اُن سے لیتا نہیں اس لئے کہ راستہ میں رشوت یعنی حرام ہے جو پیر راہِ خدا بتلانے میں اپنے مرید سے ایک پیسہ بھی لے اور اس کو خرقہ پہنانے میں اس مال کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اُس پیر کی ہدایت و تعلیم میں اثر نہیں بخشتا۔ اور اس پیر کو دوست نہیں رکھتا جو اپنے راز کو بیچتا یا اس کے ذریعہ سے روپیہ کماتا پھرتا ہے۔

تجلی (۱۶۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضا

اگر تم صائم الدھر اور قائم اللیل ہو تب بھی غرور نہ کرو اور صرف یہی کہو کہ میں عبد محض۔ مامور مجبور و نادار ہوں اور یاد رکھو کہ غرور سے بہت سے فقیر برباد ہو گئے ہیں

تجلی (۱۶۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رضا

جو شخص اس فرقہ صوفیہ کا لباس اختیار کرے یا سندِ خلافت حاصل کرے یا خرقہ پہنے تو اسکو وہ لباس یا خرقہ یا سندِ خلافت کچھ فائدہ نہیں پہونچاتا ہے یہ تو ان صوفی پیروں کی پہچان ہے۔ فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اس فرقہ کے اخلاق کی پیروی کیجائے صرف جبہ پہن لینے یا خلافت نامہ حاصل کر لینے

صحبت کے کوئی شخص مردانِ خدا کے مرتبوں کو نہیں پہونچ سکتا۔

تجلّی (۱۶۳)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ نہ گھڑی ہوئی اور عمدہ درویشی کا کرتہ زیب تن کرو۔ یہاں نہ تو صوف پہننے سے کام نکلتا ہے نہ گلبدوں۔ خانقاہوں اور گوشوں نہیں۔ بہننے سے نہ جبا دقبا د نیلا جامہ اختیار کرنے سے اور نہ موسیقی پر اترانے سے نکلتا ہے درویشی تو یہ ہے کہ اپنے کل اعمال کو اپنے دل میں خالص کرلو اور صدقِ عزم کا لباس پہنو اپنے ایمان کی مستعدی سے کمر باندھو جب تمہارا کل عمل تمہارے دل میں ہوگا تو دل کی آگ کو سلگا دیگا اور دل میں جو کوڑا بھرا ہوا ہے اسکو جلا دیگا اور دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر دیگا۔ اور اُس وقت باریک موٹے کپڑے سب برابر ہوجائیں گے۔ اور جب کسی شخص کے دل میں انوار قوی ہوجاتے ہیں تو وہ شخص نہ باریک کپڑے کا متحمل ہوتا ہے اور نہ تہبند کا اور یہی وجہ ہے کہ بعض مجذوب کپڑا پہننا ترک کردیتے ہیں اور ایسے مجذوب کی عریانی قابل ملامت نہیں ہے کیونکہ اس سے ملامت دور ہوچکی ہے۔

تجلّی (۱۶۴)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ خاص الخاص نے اپنے قلوب کو اپنی خلوتیں اور اپنی محبت اور عشقِ الٰہی کو اپنا لباس بنایا کرامات کو چھوڑ بیٹھے وہ نہ ہوا میں اڑے نہ پانی پر چلے نہ وحشی جانور انکے غلام بنے نہ شیروں نے ان کے سامنے دُم ہلائی نہ انہوں نے زمین پر

پاؤں مار کر پانی نکالا۔ نہ جذام اور برص والے کو چھو کر اچھا کیا۔ پس ایسے افراد خاص الٰہی میں بھرپور راہ جو لیکر دار فانی سے دار البقا کی طرف گئے۔

تجلّی (۱۶۵)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ اس فرقہ صوفیہ کی شراب معرفت وہ شخص نہیں پیتا جسکے قلب میں میل کی تھیت نفسانی خواہشیں امارت کا غرور حسد بغض اور کینہ موجود ہو۔

تجلّی (۱۶۶)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ درویش کامل نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقت کی معنی نقل سے نہیں بلکہ ذوق سے۔ قول سے نہیں بلکہ فعل سے بیان نہ کرے اور اپنے باطن میں سیر اور رہنے کیساتھ برگزیدہ ہونیکے زیور سے آراستہ ہو۔ حجابات اپنے سینہ سے نکالے وہ سچی ہی ہو اور ایسے جو کلام کرے وہ حق ہی ہو جب اس حالت کو پہونچ جائے تو اس کے لئے درست کہ خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔

تجلّی (۱۶۷)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ تم دنیا کے لوگوں سے ہوشیار رہو جنمیں خیر خواہی اس قدر کم ہو گئی ہے شاید انمیں ایک خیرخواہ بھی بمشکل نظر آئیگا۔ دنیا کے لوگ عموماً ایسے ہوتے ہیں کہ تم ان کی خوشی کے درپے رہو تو وہ تمہارے رنج کے درپے رہتے ہیں تم ان کو بلند کرنے کی کوشش

کرو تو وہ تم کو پست کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تم ان کے ساتھ نیکی کرو تو وہ تمہارے ساتھ بدی کرتے ہیں۔ تم ان پر مہربانی کرو تو وہ تم کو بچھوں پر ڈالدینا اور کانٹوں میں گھسیٹنا چاہتے ہیں۔ تم ان کو فائدہ پہونچاؤ تو وہ تم کو ضرر پہونچاتے ہیں۔ تم ان کی بھلائی کے درپے ہو تو وہ تم پر جفا کرنے کو تلے رہتے ہیں۔ تم انسے جوڑو تو وہ تم سے توڑتے ہیں۔ تم انکو آگے بڑھاؤ تو وہ اگر قدرت پائیں تو تم کو پیچھے ہٹاتے ہیں۔ تم ان سے صاف رہو تو وہ تم سے خیانت کرتے ہیں۔ تم ان سے نرمی برتو تو وہ تم سے سختی برتتے ہیں۔ واے رے دنیا اور اہلِ دنیا!!!

تجلّی (۱۶۸)

حضرت مرحوم نے سیدی بابا ابراہیم سوتی قدس سرہ کے اشعار ذیل درج کئے جاتے ہیں جو قابلِ یادداشت ہیں۔

ہوا جلوہ فگن جب سے مئے شوقِ بے حجاب — کیا نظارہ اُسکا میں نے ہمہ معنئ و تمکین
اٹھا کر میرے دل کے پردے پوچھا کیوں ہے حجاب — کہا جاناں تجھی کو دیکھا یہ جانوں کیا جانشین
تو ہی ہے میرے دل کی آرزو بلکہ میری زندگی — کھلا یہ راز تو عین ہی حقیقت ہے حقیقت میں
کہا ہے انت تو والانت ہی مگر تم بین حائل ہے — مٹی یہ میرے دل کی نہ کہ ہم تو ہی کی آیات میں
ہوئی وصلت سو میری ذات اسی کی ذات میں لیکن — جدا ان میں نہیں کوئی یہ تحقیق نسبت میں
بقائے ذات میں میری ذرا بھی نشان نہ دیکھا — نشان باقی نہیں میرا وہ واحد ہے وحدت میں
مجھے غائب کیا تو ظاہر ہوا تو میری صورت میں آگیا — کہ اُسی نے ذات کو خود ہی دیکھا ہے تماشا حیرت میں
بنا ہوں اپنے ہی آئینہ میں نظارگی اپنا — یہی تھی مدعا سے آرزو میری حقیقت میں
مٹا دیے ہیں عالم اور ہم قائم رکھے اسی کا — میری ہو وہ اور اب اثر ہے عشقی اور محبت میں
گذر جس جا نہیں ممکن دکھا دیا عالم کا — نشیمن ہے جسکا ہما کو آکے جنت میں

میں ہی وہ قطب ہوں چلتا ہے جسکا حکم ہر جا پر ۔۔۔ مرے ہی گرد گردش کرتے ہیں سب اپنی نوبت میں

میں ہی وہ مہر ہوں جو نور افشاں ہے بصیرت پر ۔۔۔ نہیں نایاب ہوں اُن آنکھوں کو جو ناقص ہیں بصارت میں

ہے زنگ آلود آئینہ میں میری شکل کا جو یا ۔۔۔ نظر آئے بھلا کسطرح تجھکو نور ظلمت میں

نبوت میری ہی قایم ہوئی ہر اک زمانہ میں ۔۔۔ ہیں راہیں مختلف لیکن سبھی ہیں میری امت میں

کوئی مسجد نہیں ایسی نہو منبر مرا جس میں ۔۔۔ کیا مختار اس درجہ تک اس نے اپنی خلافت میں

میری آنکھوں نے عین ذات ہی کو نقطہ دیکھا ۔۔۔ سوا اسکے سماتا کب ہے اپنی چشم بصیرت میں

میری ہی ذات سے قایم ہیں ذاتیں ذرہ ذرہ کی ۔۔۔ تعین تو ایک ہی ہے مرتبے ہیں ہر عبارت میں

نہ لیلیٰ تھی نہ سلمیٰ تھی نہ علوے تھی نہ سعدی تھی ۔۔۔ یہ تصویریں تعین میری شکل صورت کی حقیقت میں

مرا نشو نما تھا عشق میں آدم سے بھی پہلے ۔۔۔ میں پیدائش سے اپنے ہی مقدم ہوں محبت میں

میں نور احمدی کیسا تھا تہا عرش معلیٰ پر ۔۔۔ مکین درۃ البیضاء تھا اپنی خاص خلوت میں

جو ابراہیم نے دیکھا تھا قصہ خواب میں اپنے ۔۔۔ میں ہی مقصود تھا بالذات ہر لطف عنایت میں

گئے جو حضرت ادریس باغ خلد کو یاں سے ۔۔۔ ملیں سب نعمتیں انکو میں تھا اُن کی معیت میں

میں تھا ہمراہ عیسیٰ کے جو گہوارہ میں باتیں کیں ۔۔۔ ہلادیں میں نے ہی اور کو بخشی تھی نعمت میں

خلایق نے بھی دیکھا تہا کہ تہا میں نوح کا ساتھی ۔۔۔ وہ سیلاب اور کشتی سب تھی ڈالا میری ہی قدرت میں

میں ہر حالت میں شیخ وقت اور قطب زمانہ ہوں
میں ابراہیم بندہ پیر ہوں راہ طریقت میں

تجلی (۱۶۹)

ارشاد حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ

ایک مرید اپنے پیر سید احمد رضی کی مزار شریف پر ایک سال بزمان عرس شریف حاضر نہیں ہوا تو سید احمد رضی اللہ عنہ نے اس مرید پر خواب میں

عتاب کیا اور کہا کہ میری مزار پر بزمانہ عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں اور ان کے ہمراہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و اصحاب و اولیا تشریف لاتے ہیں وہاں تو حاضر نہیں ہوتا چنانچہ اس کے بعد وہ مرید ہر سال عرس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔

تجلی (۱۷۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ ایک شخص نے سید احمد رضی اللہ عنہ کی مزار شریف جانے کو برا ٹھیرایا تو اس کا ایمان سلب ہو گیا بال برابر بھی اسمیں ایمان نہ رہا۔ آخر اس نے سید احمد رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر فریاد کی آپ نے اس شخص کو خواب میں کہا کہ دیکھو کہ پھر کبھی میرے مزار پر جانے کو برا نہ ٹھیرانا اس نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نکرونگا تب آپ نے اسکو خلعت ایمان واپس دیا اور اس سے پوچھا کہ ہمارے مزار پر کونسی بات تو بری سمجھتا ہے اس نے کہا کہ مردوں اور عورتوں کا ایک جا ہونا سید احمد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ یہ تو کعبے کے طواف میں بھی ہوتا ہے مگر اوس کو کسی نے بھی منع نہیں کیا۔

تجلی (۱۷۱)

ارشاد حضرت شیخ داؤد کبیر رضی اللہ عنہ جس نے اپنے قلب کو صاف کر کے منور کیا اس نے جانا کہ رب الارباب کے سامنے فروتنی بغیر کسی سبب کے ضروری اور عبد محض بنکر رہنا لازمی ہے۔ جو شخص فروتنی اختیار کر کے عبد محض بنکر رہے وہ ایک دن دائرۂ خلد اکبر تک پہونچ رہیگا

تجلی (۱۷۲)

ارشاد حضرت ممدوحؒ | جسکی ولایت کسی اولوالعزم اولیاء کے باعث درست ہوئی ہو ایسے اولیاء اللہ کا نور ظاہراً و باطناً صورتاً و معناً محیط رہیگا اور جہاں کہیں وہ جائیگا وہ اس کیساتھ رہیگا۔

تجلی (۱۷۳)

ارشاد حضرت ممدوحؒ | کسی شخص کے قلب کا اللہ تعالیٰ کے طرف رخ کرنا ایسی نیکی ہے کہ اسکے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہ کریگا اور قلب کا اللہ تعالیٰ سے منہ پھیر لینا وہ برائی ہے کہ جو اسکے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نکریگی۔

تجلی (۱۷۴)

ارشاد حضرت ممدوحؒ | بہت سے اشخاص مفید دوا کے پینے والے دوا کی صورت کے سبب سے اسکو پانی سمجھتے ہیں مگر اس دوا سے بیماریونمیں شفا ہوتی ہے یہی حال اولیاء اللہ کا بھی ہے جو اشخاص عوام کی صورتمیں دیکھتے ہیں مگر ان کے پاس پہونچ جاتے ہیں تو ان کو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پہونچا دیتے ہیں اگر وہ غافل رہتے ہیں اور اپنے مقام کو نہیں جانتے بعدہ جب انکے قلب منور ہو جاتے ہیں تب اوس مقام کو پہچانتے ہیں۔

تجلی (۱۷۵)

ارشاد حضرت ممدوحؒ | اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے بندہ جب تو مجھ سے ایسی حالتمیں ملیگا کہ تو میرا پہچاننے والا ہوگا تو جتنے موجودات میں اتنی ہی تیری نیکیاں لکھونگا۔

تجلی (۱۷۶)

ارشاد حضرت ممدوحؒ | مہربان باپ اپنے بچے کو اس طور پر طبیب کے پاس بھیجا کہ

اسے خبر نہیں ہوتی اور طبیب کو کہلا بھیجا ہے کہ اسکے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آنا اور اس کو نہ بیماری کی خبر کرنا نہ علاج کی اسی طرح عارف کو من جانب اللہ کہا جاتا ہے کہ میرے بیمار بندے جب تمہارے پاس آئیں تو ان کا اُن آسانیوں کے ساتھ جو ہم نے بتادیں ہیں اسطور پر علاج کرنا کہ ان کو خبر نہو اور انکو اپنی بیماری اور دوا سے واقف ہونیکی تکلیف نہ دینا کیونکہ بسا اوقات اُنپر شاق گزریگا اور تم بھی اُن سے اسی طرح پیش آنا جسطرح ہم پیش آتے ہیں کیونکہ تم تو ہماری طرف ان کو بلانیوالے ہو دیکھو ہم نے ان کو اپنی بارگاہ قدسی اور اپنی جنت کے طرف بلایا ہے اور وہ اس کو جانتے ہیں اور نہ عارفوں کے سوا حقایق کی کُنہ کو پہچانتے ہیں

تجلی (۱۷۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی وہ ہر موجود کو جو ذات الٰہی سے قایم ہے دوست رکھیگا جیسا کہ بنی عامر کے مجنون کا قول ہے۔

ترے سبب سے یہ کالے بھلے لگے مجھکو ؎ سگ سیاہ نظر آتے ہیں سگے مجھکو

تجلی (۱۷۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ تم سے ہو نہیں سکتا کہ تم شیطان سے بچ سکو جو تمہاری نفس امارہ سے ملا ہوا ہے اور تمہارے خون کی طرح تمہاری رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے مگر اسی کے طرف رجوع کرنے سے جو شیطان کا حاکم و آمر ہے اور جو باعتبار شیطان کے تم سے زیادہ تر قریب ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے تب تم بچ سکتے ہو۔

تجلی (۱۷۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسرار کھول دیے جن کا کھولنا عامۂ خلایق اور نااہل کے سامنے مناسب نہیں اور ایسے پوشیدہ علم حقایق کی کوئی بات افشا کردے جس کا

افشا نا اہل کے سامنے سزا وار نہیں اسکو یہ سزا دیجاتی ہے کہ لوگ اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور اس کو ملحد و زندیق اور کافر کہتے ہیں اس سے بھی بڑھکر اس کو آفات و بلیات میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

تجلی (۱۸۰)

ارشاد حضرت ممدوحؒ اولیاء اللہ کے دو قسمیں ہیں ایک کو تو رہنمائی و ہدایت کی اجازت ہوتی ہے اور دوسرے کو اسکی اجازت نہیں ہوتی ہے جیسے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو رہنمائی اور ہدایت کرنے کی اجازت ملی اور حضرت اویس قرنیؓ کو اس کی اجازت نہیں ملی۔

تجلی (۱۸۱)

ارشاد حضرت ممدوحؒ جتنی چیزیں کہ عقل کے ادراک سے بالاتر ہیں ان میں دو ہی ذریعوں سے چل سکتے ہیں اور وہ یا تو عمل ہے یا اعتقاد اور مخلوقات طرف سے جسقدر کم تدبیریں ہوں گی اسی قدر زیادہ خالق کی طرف سے توفیق ہو پہنچیگی اور بندہ جس قدر اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے گا اوسی قدر اس کو اطمینان ہوگا۔ اور جس قدر خلق کی طرف مائل کرے گا اسی قدر پریشان ہوگا۔

تجلی (۱۸۲)

ارشاد حضرت ممدوحؒ اللہ تعالیٰ کو اپنے ولی کے بارہ میں غیرت آتی ہے کہ

اس کو اور کوئی نہ پہچانے اولیائی تحت قبائی لایعرفھم غیری اور جب تک اللہ تعالیٰ نہ پہچنوائے ولی پہچانا نہیں جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اولیاء کے لئے الہام انبیاء کے لئے وحی۔

تجلی (۱۸۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جس قدر عارف کی معرفت بڑھتی جائے گی اسی قدر اسکی محتاجی و مجبوری زیادہ ہوتی جائے گی کیونکہ جس قدر معرفت بڑھیگی اسی قدر قرب بڑھیگا اور قرب سے نسب واسباب و اضافات زائل ہوجاتے ہیں کیونکہ بعد اور حجاب ہی کیساتھ نسب واسباب و اضافات پائے جاتے ہیں۔

تجلی (۱۸۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اگر کوئی عارف مشرق میں حقیقت پر گفتگو کرے اور اللہ کا کوئی عاشق مغرب میں ہو تو اس کو بقدر اپنی محبت کے اس سے ضرور حصہ ملے گا۔

تجلی (۱۸۵)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ تمہارا اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملنا کہ تمہارا قلب صاف اور نورانی ہو اس سے بہتر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملیں اور تمہارا عمل کثیر ہو۔

تجلی (۱۸۶)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

تم نے کیا خوب انصاف کیا کہ دنیا کی طرف بلانیوالے جانیوالی کیطرف اور مٹنے والی چیز کے لئے ایک بات ایک دن کہدیتا ہے تو تم ہزاروں اس کا کہا مانتے ہو۔ اور اللہ کے طرف بلانیوالا ہمیشہ رہنے والے اور بڑی قدرت و عظمت والے کیلئے ہزار دن تم سے کہتا ہے۔ مگر تم ایک دن بھی اوس کا کہا نہیں مانتے ہو اور تعجب کی بات ہے کہ آدمی دنیا کے آفتاب کو دیکھتا ہے اور اسکی روشنی سے منور ہوتا ہے مگر اپنے ذات کی تاریکی کے باعث اپنی حقیقت کے شہود سے غافل ہے

تجلی (۱۸۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

انسانوں میں سب سے زیادہ نعمت اور بخشش اس انسان کو ملتی ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روزی دیتا ہے۔

تجلی (۱۸۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید میں رات بسر کرنی رکوع و سجود میں رات گزارنے سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

تجلی (۱۸۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

باپ کی خدمت پر پیر کی خدمت مقدم ہے اس لئے کہ تمہارے باپ نے تم کو میلا کچیلا کر دیا اور

پیر نے تم کو صاف کیا تمہارا باپ تم کو نیچے لایا اور تمہارا پیر تم کو اوپر لے گیا اور تمہارے باپ نے تم کو پستی میں ڈالا اور تمہارے پیر نے تم کو اعلیٰ علیین تک پہونچا دیا اور جو شخص دنیا میں آیا اور اس نے ایسا کوئی پیر کامل نہ پایا جو اسکی تربیت کرتا وہ شخص دنیا سے آلودہ گیا گو اس نے ثقلین کے برابر عبادت کیوں نکی ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں بندہ کو وسوسہ لاحق ہوتا ہے اور جب پیر کامل عارف باللہ کے سامنے اس کے کلام کو سنتا ہے تو وسوسہ لاحق نہیں ہوتا نمازی اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اور پیر کامل عارف باللہ کے کلام سننے والے سے اس کا رب سرگوشی کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کا اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسکو پیر کامل عارف باللہ دلا دے کیونکہ پیر کامل اللہ تعالیٰ کو پہنچاتا ہے اور جب تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا تو کسی برائی کا گمان نکرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد کوئی برائی نہیں رہتی اور پیر کامل عارف باللہ سے ایک لحظہ ادب کا ایک کلمہ سننا باپ سے تیس برس تک سننے سے افضل ہے کیونکہ پیر کامل عارف باللہ روح کا ادب آموز ہے اور باپ تمہارے نفس امارہ کا ادب آموز ہے۔

تجلی (۱۹۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضی

جب عارف کی مجلس میں اغیار دنیا اہل آتے ہیں تو وہ امور حقایق کے خزانے کو ڈھانک دیتا ہے اور باطن کے علم کو ظاہر نہیں کرتا اور صرف ظاہر کے علم کے خزانہ کو کھولتا ہے اور جب اسکی مجلس میں خاص لوگ آتے ہیں تو باطن کے علم کو اور امور حقایق کو ظاہر کر دیتا ہے۔

تجلّی (۱۹۱)

ارشادِ حضرت ممدوح رضہ عارف رات اور دن میں سو مرتبہ رنگ بدلتا ہے اور عابد برسوں ایک ہی حالت میں رہتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عارف دائرہ تصریف کے طرف اور عابد دائرہ تکلیف کے طرف مائل ہے۔

تجلّی (۱۹۲)

ارشادِ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لو گو کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو کیونکہ استغفار گناہوں سے محفوظ رکھنے کا ایک قلعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار سے نصیحت حاصل کرو کہ اپنے پہلے اور پچھلے گناہوں کی بخشش کی نسبت یقین ہو جانے اور بشارت آجانے کے بعد بھی آپ استغفار فرمایا کرتے اور آمرزش چاہا کرتے تھے اور جب معصوم کا جو کبھی گناہ کے پاس بھی نہ پھٹکے یہ حال تھا جو لوگ کسی وقت بدی اور گناہ سے خالی نہیں رہیں۔ ان کا کیا پوچھنا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اتوب الیہ

تجلّی (۱۹۳)

ارشادِ حضرت ممدوح رضہ اگر تم خدا کے بندے ہو اور تمہارے پاس نہ علم کثیر ہے نہ عمل تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں ہے علم میں وحدانیت کا علم اور عمل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب کی محبت اور اولیاء اللہ کی محبت اور فرقہ

ہوفیقہ کے نسبت حق ہونیکا اعتقاد بس کرتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب آئیگی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کونسا سامان مہیا کیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ کچھ بھی نہیں مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور اس کے اولیاء سے محبت رکھتا ہوں اس پر آنحضرت نے ارشاد کیا کہ بس تمہارے لئے اسقدر کافی ہے اور آدمی اسی کے ساتھ رہیگا جس سے اس کو محبت ہے المرءُ مع من احبہ۔

تجلی (۱۹۴)

ارشادِ حضرت ممدوح رض جب تک تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اسکے اولیا کے سوا سب سے ناامید نہ ہو جاؤ اس وقت تک تم کو نہ روحانی راحت نصیب ہوگی اور نہ مدد پہونچیگی اور نہ مردانِ خدا کا مقام نصیب ہوگا۔

تجلی (۱۹۵)

ارشادِ حضرت ممدوح رض گناہوں کی بلائیں پڑنے سے بچنے کیلئے سب سے مضبوط قلعہ آمرزش کا چاہنا ہے اور اللہ تعالےٰ ایسا نہیں ہے کہ لوگ اس سے معافی مانگتے رہیں اور وہ ان کو گناہوں سے محفوظ نہ رکھے اور ان کو عذاب دے۔

تجلی (۱۹۶)

ارشادِ حضرت ممدوح رض جب تمہاری زبان پر کبھی ذکر الٰہی نہ گذرے اور تمہارے گفتگو میں لغو کی کثرت ہو اور اور تمہارے نفسانی خواہشوں میں۔ تمہارے اعضاء کو انبساط حاصل ہو تو

سمجھلو کہ یہ تمھارے نفاق اور ہماری گناہوں کے سبب سے ہے اور تمھارے لئے اس سے بچنے کی یہی تدبیر ہے کہ تم اللہ پاک کا ذکر کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کی توحید میں خلوص برتو اور اپنے پروردگار کی شکایت نہ کیا کرو۔

تجلی (۱۹۷)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کا کچھ بھی گناہ نہ رہے تو وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور عفو و رحمت ظاہر نہو اور نہ اُس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ظہور ہو۔

تجلی (۱۹۸)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض پیر کامل وہ ہے جو تم کو راحت کی راہ دکھائے نہ وہ جو مصیبت کی راہ دکھائے۔

تجلی (۱۹۹)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض جب تم کو اپنے احوال باطنہ یا ظاہرہ میں سے کوئی اچھے معلوم ہوں اور تم کو ان کے زوال ہو جانیکا اندیشہ ہو تو (ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ) پڑھا کرو۔

تجلی (۲۰۰)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض محقق کا ورد خواہش نفسانی کا دور کرنا اور اپنے مولیٰ کے ساتھ محبت رکھنا ہے اور محبت نہیں

چاہئے کہ عاشق کو معشوق کے سوا کسی کام پر لگا سکے۔

تجلّی (۲۰۱)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جو شخص دونوں جہان کی عزت چاہتا ہے اسکو چاہئیے کہ فرقۂ صوفیہ کے مذہب پر آجائے اور اولیاء اللہ کی صحبت میں رہے اور انکساری و فروتنی اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندہ پر عذاب نازل نہیں کرتا جو فروتنی کے ساتھ لنگوٹی سے آرام لینے کیلئے پاؤں پھیلائے اللہ تعالیٰ تو اسی کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے جس کے پاؤں پھیلانے میں تکبر و غرور ملا ہوا ہو۔ یہ راہ نہ رہبانیت کی ہے اور نہ گھونسا کھانے کی ہے یہ علم تصوف پر عمل کرنے سے طے ہوتی ہے۔ اور علم تصوف سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے اور علم تصوف سے خدا شناسی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا پہچان لینا نجات کیلئے کافی ہے۔

تجلّی (۲۰۲)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جو شخص کرامات کا طالب ہوتا اور اپنے دل میں انکا خیال لاتا ہے اس کو نہیں ملتی ہیں یہ تو اسی کو عطا ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مشغول اس کے فضل پر نگاہ رکھنے والا اور اپنے افعال وصفات وذات کو اللہ تعالیٰ کے افعال وصفات اور ذات سمجھتا ہے جس کرامت کیساتھ اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے جانب سے رضامندی نہ ہو اور اللہ کیلئے اللہ سے محبت نہ ہو ایسی کرامت والا ناقص اور ہلاک ہونیوالا ہے۔

تجلّی (۲۰۳)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ کسی علم یا کسی کی مدد کی طرف تم مایل نہو اور اللہ کے ساتھ رہو اور اس سے بچتے رہو کہ تم اپنے علم کو اس غرض سے پھیلاؤ کہ لوگ تمھاری عزت و تعریف کریں بلکہ اپنے علم کو اس غرض سے پھیلاؤ کہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

تجلّی (۲۰۴)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ جو شخص کمال کے درجوں پر پہونچنے سے پہلے خلق کی طرف جھکا وہ اللہ تعالےٰ کی نظر سے گرا کیونکہ بہت سے لوگ اس میں پھنسنے اور مشہور ہو جانے اور ہاتھ کو چومے جانے پر قانع ہو گئے۔

تجلّی (۲۰۵)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ نوح علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ان کی قوم سے آیندہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کرینگے تو وہ ان کے لئے بد دعا کرتے اور یہی کہتے کہ یا اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ ناواقف اور جاہل ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مگر ان میں سے دونوں نے اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مرضی کی تعمیل کی تھی۔

تجلّی (۲۰۶)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ اللہ تعالیٰ کے عارف کو خطوطِ نفس منقّض نہیں کرتے

کیونکہ وہ جو کچھ کرتا اور جو کچھ ترک کرتا ہے اسمیں وہ اللہ کیساتھ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے جانتا ہے

تجلّی (۲۰۷)

ارشاد حضرت ممدوحؒ بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں جنکو شرابِ محبت کے جام کے دیکھنے ہی سے نشہ ہو جاتا ہے شراب محبت کے چکھنے اور اس سے چھک جانے کے بعد کیا حال ہوا ہوگا۔ اے وہ کیسی عمدہ شراب ہے اور کیسی اس کی لذت و شیرینی ہے زہے نصیب اسکے جس نے اسکو نوش کیا۔ سقاھم ربھم شراباً طھورا ۔

تجلّی (۲۰۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ اللہ تعالیٰ کی طرف ایمان اور ایقان کی بصیرت دیکھو بلیل اور برہان سے بے نیاز رہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور چیز بھی وجود میں ہے جو اسکے وجودِ واحد سے کل کائنات موجود ہوئی ہے وہی قیوم ہے اور تمام مخلوق اسی سے قائم ہے پس اللہ تعالیٰ کے طرف نگاہ کرو وہی تمہارا ملجا و ماوا ہے اس لئے دیکھو تو اس کی طرف دیکھو اور سنو تو اس سے سنو اور باتیں کرو تو اس سے باتیں کرو کیونکہ اسکے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ۔

پناہِ بلندی و پستی توئی
ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی

تجلّی (۲۰۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ علمِ تصوف کی جان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اولیاء کی محبت و عشق اور مخلوق کے ساتھ ہمدردی ہے۔

تجلّی (۲۱۰)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ بندوں کے افعال کو اللہ تعالیٰ کے اثبات سے ثابت کرو ورنہ تم کو ضرر نہ کریگا اور ضرر تو وہ اثبات کریگا جو انہیں کے ذریعہ سے اور انہیں کی طرف سے ہو۔

تجلّی (۲۱۱)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ کسی امر میں تم کو کچھ اختیار نہیں ہے اللہ ہی مختار حقیقی ہے تم کو اسی نے پیدا کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو اسکو بھی اسی نے پیدا کیا۔ طریق ادب یہ ہے کہ افعال نیک کو اللہ کی طرف اور افعال بد کو اپنی طرف منسوب کرو۔

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ   تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من است

تجلّی (۲۱۲)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ بدبخت ترین وہ آدمی ہے جو اپنے مولیٰ پر اعتراض کرے اور اپنی دنیا کی تدبیر میں پھنسا رہے اور بھولا اور منتہی اس کے لئے عمل کرنے کو بھول گیا ہو اور جو چاہتا ہو کہ لوگ

اس کے ساتھ اپنے ارادہ کے ساتھ معاملہ کریں اور یہ اپنی ذات میں لوگوں کے ارادے کے موافق معاملہ کرنے کی صلاحیت نہ پائے۔

تجلی (۲۱۳)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا قلب زنگ آلود نہ ہو اور تم پر کچھ رنج و مصیبت نہ آئے اور تم گناہوں سے محفوظ رہو تو سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم ۔ لا الٰہ الا انت اللّٰھم ثبت علمھا فی قلبی واغفرلی ذنبی بکثرت پڑھا کرو۔

تجلی (۲۱۴)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ کوئی گناہ کبیرہ دو چیزوں سے بڑھکر نہیں ہے۔ ایک ترجیح کے ساتھ دنیا کی محبت دوسرے رضامندی کے ساتھ جہل پر ٹھہرا رہنا کیونکہ دنیا کی محبت سب گناہوں کی چوٹی ہے اور جہل پر ٹھہرا رہنا کل معصیتوں کی جڑ ہے۔

تجلی (۲۱۵)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رضؓ تم اپنے پروردگار سے اس کی طمع نہ رکھو جو تمہارے لئے پہلے مقدر ہو چکا ہے اس کے سوا وہ تم کو عطا کرے گا اس کے بعد جس چیز کو تم ہاتھ لگاؤ گے اور جو تم چاہو گے وہی ہو جائے گی اگر تم اپنے پروردگار سے ربط پیدا کرنا چاہتے ہو تو خودی کو چھوڑ دو اور اپنے حول و قوت سے باہر نکل آؤ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔

تجلیؔ (۲۱۶)

ارشاد حضرت ممدوحؓ

چار چیزیں ایسی ہیں ایمان کے رہتے ہوئے علم کچھ فائدہ نہیں دیتا (۱) دنیا کی محبت (۲) آخرت سے غفلت (۳) افلاس کی دہشت (۴) آدمی کی ہیبت۔ دنیا سے محبت رکھنے والے میں تقویٰ کہاں تقویٰ تو اسی میں ہوتا ہے جو دنیا سے محبت نہیں رکھتا ہے۔ جو انسان دنیا کی محبت اپنے دل میں نہیں رکھتا ہے اور اہل دنیا کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے تو وہ اپنے زمانے کے لوگوں کا پیشوا ہو جاتا ہے اور جو شخص قسمت پر ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کے بارے میں لوگوں سے جھگڑنے کو ترک کر دیتا ہے۔

تجلیؔ (۲۱۷)

ارشاد حضرت ممدوحؓ

تین نیکیاں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ گناہوں کی کثرت ضرر نہیں کرتی ایک تو قضاء الٰہی پر رضامندی اور دوسرے بندگانِ خدا سے درگذر اور تیسرے بندگانِ خدا سے ہمدردی

تجلیؔ (۲۱۸)

ارشاد حضرت ممدوحؓ

جس نے اپنی خوبی کو چھوڑا اور اپنے قلب سے دنیا کی محبت کو نکال پھینکا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اور یقین اور معرفت عطا ہوں گے اور اس پر ایک نگہبان مقرر کیا جائیگا جو اللہ کی طرف سے اس کی نگہبانی کرے گا اور اس کے جملہ امور کے نشیب و فراز میں اس کا ہاتھ پکڑے گا۔

تجلّی (۲۱۹)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ جس شخص نے اولیاء اللہ کی توہین کی یا گستاخی کیا یا ان پر اعتراض کیا اس کے لئے لابدی ہے کہ موت سے پہلے اس کو دنیا میں تین موتیں آئیں ایک ذلت کی موت دوسرے افلاس کی موت اور تیسرے لوگوں کے طرف احتیاج کی موت اور کوئی شخص ان بری حالتوں میں اُس پر رحم کرنے والا نہ ملے۔

تجلّی (۲۲۰)

ارشادِ حضرت سید امام احمد ابوالعباس مرسی رضؓ اللہ تعالیٰ کی اس صفت ہوالاول وہوالاخر وہوالظاہر وہوالباطن سے کل اشیا کو مٹا و اللہ تعالیٰ موجود تھا اور کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی اور اب بھی وہی موجود ہے اور کوئی چیز اس کے ساتھ موجود نہیں ہے اور آیندہ بھی وہی موجود رہیگا اور کوئی چیز اس کے ساتھ موجود نہ ہے گی۔ الآن کما کان۔

تجلّی (۲۲۱)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ جو کمال ہوتے ہیں وہ اوصاف حق کے بھی حال ہوتے ہیں اوصافِ خلق کے بھی پس اگر تم ان کو خلق کے اعتبار سے دیکھو گے تو تم کو ان میں بشر کے اوصاف نظر آئیں گے اور اگر حق کے اعتبار سے دیکھو گے تو ان میں حق کے

وہ اوصاف پاؤ گے جن سے حق تعالیٰ نے ان کو متصف اور آراستہ فرمایا ہے
ان کے ظاہر میں فقر اور ان کے باطن میں غنا دیکھو گے۔

تجلی (۲۲۲)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ ایک امیر نے کسی عارف سے کہا کہ آپ مجھ سے اپنی کچھ آرزو بیان کریں اس پر عارف نے اس امیر سے کہا کہ تم مجھ سے ایسی بات کہتے ہو درانحالیکہ میری ملکیت میں دو غلام ہیں جن کی ملکیت میں تم ہو اور میں ان پر غالب ہوں اور وہ تم پر غالب ہیں اور وہ دونوں غلام خواہش نفسانی اور حرص ہیں پس تم میرے غلام کے غلام ہو میں تم سے کیا اپنی آرزو بیان کروں۔

تجلی (۲۲۳)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ ولی کو پہچاننا اللہ تعالیٰ کے پہچاننے سے بھی زیادہ دشوار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے کمالِ قدرت کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے مگر ولی جو تم جیسا آدمی ہے کیونکر پہچانا جائے جو تمہاری طرح کھاتا اور تمہاری طرح پیتا ہو۔

تجلی (۲۲۴)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ اولیاء اللہ کا گوشت زہر آلود ہوا کرتا ہے گو وہ تم سے مواخذہ نہ کریں مگر خبردار ان کی غیبت سے بچتے رہنا۔

تجلّی (۲۲۵)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ

وہ پیر جب اس کے پاس مرید آئے تو اس سے کہے کہ گھنٹہ بھر تک ٹھہرو وہ ناقص پیر ہے کیونکہ مرید اپنے پیر کے پاس بھڑکی ہوئی ہمت لیکر آتا ہے اور جب اس سے کہا جاتا ہے گھنٹہ بھر ٹھہرو تو جو کیفیت مرید لیکر آتا ہے وہ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔

تجلّی (۲۲۶)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ

پیر کو لازم ہے اپنے مریدوں کے حال کی تفتیش کریں اور مریدوں کو ضرور ہے جو کچھ ان کے باطن میں ہو اس سے پیر کو مطلع کرتے رہیں کیونکہ پیر بمنزلہ طبیب کے ہے اور مرید کا حال ستر کا سا ہے اور علاج کی ضرورت جیسے طبیب کے سامنے ستر بھی کھولنا پڑتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو مرید اپنے پیر کے سامنے اپنی کوئی چیز چھپانے کے قابل سمجھے وہ اس کے ساتھ متحد نہیں ہوا ہے۔

تجلّی (۲۲۷)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ

اللہ تعالیٰ آدمی کے تین جزو بنائے ہیں ایک جزو زبان ہے اور ایک جوارح اور ایک قلب اور اللہ تعالیٰ ہر جزو سے وفا کا طالب ہے پس زبان کی وفا یہ ہے غیبت نہ کرے جھوٹ نہ بولے اور کسی کو گالی نہ دے اور فحش باتیں نہ کرے اور جوارح کی وفا یہ ہے کہ کبھی کسی بندہ خدا کو نہ ستائیں اور نہ کبھی معصیت کیطرف دوڑیں اور قلب کی وفا یہ ہے کہ

فریب۔ مکر۔ دغا اور کینہ وحسد میں مشغول ہو جس نے زبان سے دغا کی وہ منافق ہے اور جس نے جوارح سے دغا کی وہ گناہگار ہے اور جس نے قلب سے دغا کی وہ مفتری ہے۔

تجلّی (۲۲۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ اس شخص پر تعجب نہیں ہے جو آدھے میل میں چالیس برس تک سرگردان رہا تعجب تو اس شخص پر ہے جو بالشت بھر جگہ میں ساٹھ ستر۔ اسی اور سو برس تک سرگردان رہتا ہے یہ بالشت بھر جگہ پیٹ ہے۔

تجلّی (۲۲۹)

ارشاد سید علی فرزند سید محمد وفا رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول "اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْط" کی تفسیر یہ ہے کہ جس طرح دریا کا پانی اپنی موجوں کو صورۃً و معنًی ظاہراً و باطناً گھیرے ہوئے ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حقیقت اور ہر چیز کی ذات اور ہر چیز کا باطن و معنے ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی عین اور اس کی صنعت ہے۔

تجلّی (۲۳۰)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ نفس نار ہے اور حضرت رب نور ہے اور نور نار کو بجھاتا ہے پس تم اپنے نفس پر ایسی سختی نہ کرو کہ اس کے ساتھ تم اپنے رب کی حضرت سے دور ہو جاؤ بلکہ اس کے ساتھ اس طور پر مجاہدہ

کرو کہ اس کو تم اپنے رب کے نور کے سامنے کردو پس اگر سعادت میں اس کا کچھ حصہ ہوگا تو اس کی ناریت بجھ جائیگی اور نور تم کو نیکی ہی کی توفیق دے گا اور تمہارے رب کا نور اس کو بجھا دے گا اور وہ خاکستر ہو کر رہے گا۔

تجلی (۲۳۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے عارف کو خوش کریگی وہ اس کے معروف یعنے اللہ تعالیٰ کو بھی خوش کریگی اور جو چیز عارف کو ناخوش کریگی وہ اس کے معروف کو بھی ناخوش کرے گی۔ جمیع اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ تعالیٰ کے عارف ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اولیائ اور انبیاء کے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے اور ان کے رنجیدہ ہونے سی رنجیدہ ہوتا ہے۔ پس تم ایسے کام کرو کہ عارفین تم سے راضی اور خوش ہوں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ تم سے تمہارا پروردگار رضامند ہوا اور تم کو اپنی نعمتوں سے مالامال فرمائے اور ایسے کام سے بچتے رہو جس سے عارفین ناراض و ناخوش ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تجلی (۲۳۲)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ جب رحمت اور نعمت کا دروازہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے کھول دیتا ہے تو اس کا کوئی بند کرنیوالا نہیں ہے۔

تجلی (۲۳۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ بندگان خدا میں سے

کسی بندہ کو اپنا ہاتھ اور اپنا پاؤں چومنے دے مگر اس صورت میں کہ وہ شخص بندگانِ خدا میں حق تعالےٰ کے عہد کی نگہداشت کرے اور غفلت میں ڈالنے والی نفسانی خواہش اور گمراہ کرنیوالی رعونتوں سے بچے اور بندگانِ خدا کی خطاؤں کا بار اٹھائے اور انکو اُن کے رب کی یاد دلائے جس سے اونکے دل صاف ہوجائیں پس جس میں یہ صفات جمع ہوں وہی اس لایق ہوجاتا ہے کہ کسی شخص کو اپنا ہاتھ اور اپنا پاؤں چومنے دے۔

تجلی (۲۲۴)

ارشادِ حضرت ممدوح رضہ پیر کامل کی شان یہ ہے کہ مریدوں کے دلوں کو پاک وصاف کرنے سے غافل نہ رہے اور اپنے مریدوں کو علم توحید سے مالامال کردے۔

تجلی (۲۲۵)

ارشادِ حضرت ممدوح رضہ جب بندہ پر حق تعالےٰ کی نظر عنایت ہوتی ہے تو جو چیزیں بدبختوں کی شقاوت کے سبب ہوتے ہیں وہی اسکی سعادت کے ذریعہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ گناہ کرتا ہے اور اس سے شرمندہ اور دل شکستہ ہوتا ہے اور آمرزش چاہتا ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مستحق کرامت اور مورد فضل ہوجاتا ہے ع

کہ مستحق کرامت گناہ گارانند

تجلی (۲۳۶)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ تمہاری روحانی حقیقت کے مبدء کا تمہاری جسمانی حقیقت کے مبدء سے تم پر زیادہ حق ہے یعنے تمہارے رب کا حق تمہارے ماں باپ کے حق پر مقدم و مرجح ہے اور جب تم نے اسکو جان لیا تو اپنے رب کے کلام کو جو تمہارا روحانی مبدء ہے سب سے مقدم سمجھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی یعنے میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی پس اس آیتِ قرآنی سے ثابت ہے کہ تمہارا روحانی مبدء تمہارا رب ہے اور تمام چیزوں سے تمہارے رب کا حق تم پر زیادہ ہے اور وہ تم سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ تمہارا خیرخواہ و تمہاری خوشی کا خواہاں ہے۔

تجلی (۲۳۷)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ جب تم سے مولوی پوچھیں کہ تم نے صوفیوں سے کیا حاصل کیا تو ان سے کہو کہ میں نے احکام دین کے جو اقوال تم سے سیکھے تھے اُن پر نہایت خوبی کے ساتھ عمل کرنا صوفیوں سے سیکھا ہے۔

تجلی (۲۳۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ خاتم الاولیاء خاتم الانبیاء کے طور پر ہوتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ کل اولیاء کی یافت اس میں ہوگی اور اپنی خاص یافت کیساتھ مخصوص ہوگا۔ جیسا کہ خاتم الانبیاء میں کل نبیوں کے کمالات موجود ہیں اور ان سے اپنی خصوصیت کمالات کے

باعث ممتاز ہیں۔

تجلّی (۲۳۹)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ سب سے پہلا گھر خدا کا جو لوگوں کے لئے ٹھرایا گیا وہ وہی ہے جو مکّہ میں ہے اس گھر سے آدم علیہ السلام کا قلب مراد ہے کیونکہ یہی پہلا گھر ہے جو بشر کے قلب میں پروردگار کے لئے ٹھہرایا گیا اور آدم علیہ السلام اپنے جسد کیساتھ خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے نیچے مدفون بھی ہیں۔

تجلّی (۲۴۰)

ارشادِ حضرت ممدوحؒ انسان کا جسم ہی اس کا قید خانہ ہے اور جب اس سے چھوٹا تو قید خانہ سے رہائی پائی

تجلّی (۲۴۱)

ارشاد حضرت ممدوحؒ عمدہ بیوی وہ ہے جو تم سے محبت رکھنے والی اور بچے جننے والی ہو اور عمدہ خادم وہ ہے جو امانت دار اور فرمان بردار ہو عمدہ دوست وہ ہے جو تمہاری پریشان حالی میں تمہارا معین ہو۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و در ماندگی۔

تجلّی (۲۴۲)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ جس کو جوہر عقل کا خزانہ ہاتھ آگیا واللہ وہ خس خاشاک دنیا کے دہول سے اپنے آپ کو بچا ئیگا۔

دنیوی محبت و زینت خاک و دھول ہے۔ جو جانے پر تلی ہوی ہے اور آزمائش کیلئے پیدا ہوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کا عاشق ہے اس کے نزدیک دنیا کی محبت مکھی کی ایک ٹانگ کے برابر بھی نہین ہے۔ بلکہ عاشق الٰہی کے نزدیک ساری کائنات ہیچ ہے اور جو شخص جس صورت کا عاشق ہے اسی کو وہ پوجتا ہے۔ پس اللہ کا عاشق سارے عاشقون کا مخدوم ہے اُسی لئے اللہ کے عاشق کے سامنے سب کی گردنین جھکتی ہیں پھر کیونکر خاکی زینت کے سامنے عاشق الٰہی جھکیگا جس کی ایسی عزّت و توقیر ہو۔

تجلّی (۲۴۳)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ زمین جو تمہارے لئے فرش بنائی گئی ہے تو صرف اسی لئے کہ تم کو خاکساری و فروتنی کی تعلیم دے۔ پس تم خاکساری و فروتنی اختیار کرو اسی سے تم کو عروج حاصل ہوگا۔ ع۔ خاکساری ہے اثر پیدا کیا اکسیر کا۔

تجلّی (۲۴۴)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ ساری موجودات میرے موجودات ہیں اس لئے جو چاہو میرا نام رکھو اور جس سے چاہو میری صفت کرو اور جس شخص کا تم نام لوگے یا صفت بیان کروگے تو میرا ہی نام لوگے۔

اور میری ہی صفت بیان کروگے میں سب کا قیوم ہون اور سب موجودات مجھی سے قایم ہیں۔ بنامِ آن کہ او نامے ندارد۔ بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد۔

کوئی بندہ مجھے نہیں پکارتا مگر میں ہی پکارنے والا ہوتا ہوں اور کوئی کلمہ ایسا بندہ نہیں بولتا مگر میں ہی اوس کا بولنے والا ہوں۔ اور وہ کوئی کام نہیں کرتا مگر میں ہی اس کا کرنے والا ہوں اللہ خلقکم وما تعملون۔ یعنے اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا اور اس کو بھی جو تم کرتے ہو۔

تجلی (۲۴۵)

ارشاد حضرت ممدوح رض جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچ لے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو اپنی طرف بلائے اس کا کوئی باز رکھنے والا نہیں ہے اور جس پر نعمت کا دروازہ کھولے اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں ہے اور جب اللہ تعالے تم سے خوش ہوا تمہاری خواہش سے بڑھکر تم کو ملے گا۔

تجلی (۲۴۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض جسم کا غسل پانی سے نفس کا غسل توبہ سے قلب کا غسل اخلاص سے اور روح کا غسل توحید سے کرنا چاہیے۔

تجلی (۲۴۷)

ارشاد حضرت ممدوح رض جو انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہمنشین ہوجاتا ہے اور وہ شخص اس کا مصاحب بنجاتا ہے۔ بادشاہ حقیقی کا مصاحب نعمت سے محروم نہیں رہتا پس تم پروردگار کے ذکر کو لازم کرلو پھر تو کوئی مشکل نہوگی جس کو وہ آسان نکردے

اور کوئی آرزو ہو گی جس کو وہ پوری نہ فرما دے۔

تجلی (۲۴۸)

ارشاد حضرت ممدوح تم بندگانِ خدا کے ساتھ احسان کیا کرو اور آپس میں نصیحتیں کیا کرو اور ایک دوسرے کی رسوائی نہ کیا کرو درگزر اور عفو سے کام لیا کرو چشم پوشی کیا کرو اور آپس میں رد و کد نہ کیا کرو آسانی کرو دشواری پیدا نہ کرو خندہ روئی سے ملو اور آپس میں نفرت نہ کرو اور رحم کرنیوالے رحمانی اور حکماء ربانی بنو۔

تجلی (۲۴۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اگر تم کو محقق پیر و مرشد ملگیا تو تم کو اپنی حقیقت حاصل ہو گئی اور جب تم کو اپنی حقیقت مل گئی تو تمکو اللہ ملگیا اور جب تمکو اللہ تعالیٰ ملگیا۔ تو سب چیزیں حاصل ہو گئیں پس ساری مرادیں اسی محقق پیر و مرشد کے ملنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

تجلی (۲۵۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ تم اسی صورت پر ہو جس پر تم اپنے مرشد کو مشاہدہ کرتے ہو اس لئے جیسا چاہو اپنے مرشد کو دیکھو اور نگاہ دوڑاؤ کہ کیا دیکھتے ہو اگر تم اس کو خلق مشاہدہ کرتے ہو تم خلق ہو اور اگر تم اس کو حق جانتے ہو تو تم حق ہو۔

تجلّی (۲۵۱)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ اگر تم اپنے مرشد کا رنگ قبول کرنے والے ہو اور جو نعمتیں تم کو اپنے مرشد سے ملی ہیں ان کو اپنے دل سے صحیح سمجھنے والے ہو تو تم عالم کیلئے رحمت بنجاؤ گے۔ درحقیقت مرشد کا رنگ اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو گا۔

تجلّی (۲۵۲)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ جس نے تم پر ظلم کیا ہو اس کے لئے بددعا کرنے سے احتراز کرو کیونکہ ایسی صورت میں تم اپنے لئے بددعا کرتے ہو جس پر ظلم ہو اسکو سمجھنا چاہئے کہ وہ اسی سے اسی کی طرف ہے اور خلق اور امر صرف اسی کا ہے پھر ظلم کہاں ہے اور قرآن مجید میں ہے کہ اگر تم نے اچھے کام کئے تو اپنے ہی لئے اور برے کام کئے تو بھی اپنے ہی لئے ہے بے شک تمہارے ہی لئے ہیں جو تم حکم دیتے ہو۔

تجلّی (۲۵۳)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ اللہ تعالےٰ ہر شئے میں محیط ساری ہے اس میں کسی شئے کی گنجائش نہیں ہے یہ تو اس حال میں ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شئے بھی موجود ہو پھر اس کا کیا پوچھنا ہے جو خود ہی ہر شئے ہے اور اس کے سوائے کوئی شئے ہی موجود نہیں ہے۔ اور تم کو یہی بس ہے اور یہی تو بڑا ہنگامہ ہے ؎ آن یار عین ماست نہ از روئے اتحاد و این خلعہ بر زدست ولاکن شاطر

تجلی (۲۵۴)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض | تم یہ نہ چاہو کہ تمھارا کوئی حاسد نہو اور نہ یہ کہ کوئی حسد کرنیوالا تمھارا حسد نکرے کیونکہ حکم وجودی کا اقتضاء یہ ہے کہ نعمتوں کے مقابلہ میں حسد ہو اس لئے جس شخص نے یہ چاہا کہ اس کا کوئی حاسد نہو اس نے گویا اس بات کی آرزو کی اس کو کوئی نعمت نہ ملے اور جس نے ایسے حاسد کے شر سے جسکا حسد متحقق ہو بچنے کی دعا کی اس نے یہ چاہا کہ اس پر نعمت کا ظہور بھی ہو اور مبتلاءِ پریشانی سے بھی اسکو امان حاصل ہو اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثٰت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔ یعنے کہو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ شر کرنے لگے۔ اللہ جب کا لفظ لایا اور یہ نفرمایا کہ اگر حسد کرے۔

تجلی (۲۵۵)

ارشادِ حضرتِ ممدوح رض | حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آسمان پر اسی طرح اٹھا لئے گئے ہیں جسطرح عیسیٰ علیہ السلام اٹھا لئے گئے تھے اور عنقریب نیچے آئیں گے جسطرح عیسےٰ علیہ السلام نیچے اتریں گے نوح علیہ السلام نے کشتی میں سے ایک تختہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر کہ وہ اس پر ٹہلا کر آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے لئے بچا رکھا تھا چنانچہ وہ تختہ برابر قدرت کی حفاظت میں محفوظ رہا یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

اس پر اٹھا لئے گئے

تجلی (۲۵۶)

ارشادِ حضرت ممدوح رضؓ جو شخص اس بات پر یقین کرے گا کہ تمام امور اللہ ہی کے طرف سے ہیں تو وہ موحد ہے اور اس کی تصدیق میں قرآن مجید کی یہ آیت ہے قُل کُلٌّ مِّن عند اللہ

تجلی (۲۵۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جسکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اسے لوگ صرف اس سبب سے برا سمجھتے ہیں کہ جس حال میں وہ ہوتا ہے اس کو وہ جانتے نہیں اور جس حال میں وہ خود ہوتے ہیں اس کے خلاف میں اس کو سمجھتے ہیں اسی لئے اس کا نام جادوگر اور کاہن رکھتے ہیں اور جس حال میں وہ ہوتا ہے اگر اس کو وہ پہچان لیں تو اس کے عاشق ہو جائیں پس لوگ اولیاء اللہ کو اپنے اوہام کے باعث برا جانتے ہیں

تجلی (۲۵۸)

ارشاد حضرتِ ممدوح رضؓ جب تمہارے صفات حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں تو تمہارا علم اسی کا علم ہے اور تمہاری حس اسی کی حس ہے اور تمہارا ارادہ اسی کا ارادہ ہے اور تمہارا فعل اسی کا فعل ہے اور تمہارا قول اسی کا قول ہے اور تمہارا اختیار اسی کا اختیار ہے اور تمہاری قدرت اسی کی قدرت ہے اور تمہاری حیات اسی کی حیات ہے اور تمہاری سماعت اسی کی سماعت ہے اور تمہاری بصارت

اسی کی بصارت سے اسی پر دوسرے تمام صفات کو قیاس کرلو۔ جب ہر آنکھ سے وہی تمہاری طرف دیکھنے والا اور ہر کان سے وہی سننے والا اور ہر ادراک وعلم سے تمہارا جاننے والا ٹھہرا تو یہاں کوئی ایسا موجود نہیں ہے جس کو تم دکھاوا کرو۔ وہی ہے اس لئے اس کی مرضی کا کام کرنے میں ریا تمہاری حاجب نہیں ہو سکتی پھر ریا کہاں ہے جب تمہارا یہ شہود درست ہو جائے گا۔ تو وہ تم کو اللہ میں تمام جہات کے اعتبار سے متغرق کردیگا پس جس طرف تم رخ کروگے وہیں اللہ کا سامنا ہے قرآن مجید میں آیا ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ

تجلی (۲۵۹)

ارشاد حضرت ممدوح رض اللہ تعالےٰ ہی ہر موجود کی ذات ہے جو وجود واحد ہے اور ہر موجود اس کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی مبدء نہیں ہے مگر وہی اور عدم مبدء نہیں ہو سکتا کسی وجود کا اور جب تمہارے نزدیک وجود واحد کا یہ معاملہ کھل گیا تو تم کو معلوم ہو گیا کہ جب تم کسی موجود کی طرف نگاہ کروگے اسی کی طرف اس حیثیت سے کہ تم نے اس کو ہر موجود کی ذات پایا ہے نگاہ کروگے اور تم کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وجود واحد کے سوا کوئی ذات ہی نہیں ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ وجود واحد حقیقت میں وہی موجود ہے اور موجود نہیں ہے مگر وہی وجود واحد الحاصل وجود واحد بصفات گوناگون موجود ہوا ہے باوجود کثرت موجودات کے یہاں کوئی نہیں ہے مگر وجود واحد ہی بلا حقیقت زائدہ کے۔

تجلی (۲۶۰)

ارشاد حضرت ممدوح رض اپنے پروردگار سے تم کوئی فرمائش نہ کرو کو وہ

قلب ہی سے کیوں نہو ۔ کیونکہ فرمایش ایک طرح کی حکومت ہے اور یہ بندہ کی شان نہیں ہے

تجلی (۲۶۱)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ

بندہ کا اپنے پروردگار سے اس کے قضاء وقدر کی علت دریافت کرنی صواب سے نہایت دور اور سخت گستاخی ہے کیونکہ پروردگار کو کامل اختیار ہے کہ جو اس کی مرضی میں آئے وہ کرے اور جو ارادہ کرے اس کے موافق حکم دے اور بندہ کی شان یہ ہے کہ اپنے رب کے ہر امر پر سر تسلیم خم کرے ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا — سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

تجلی (۲۶۲)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ

طبیبوں کا قول ہے کہ رحم کا ٹھنڈا پڑجانا حمل قرار نہ پانے کا سبب ہوتا ہے یہی حال مریدوں کے نفس کا ہے جب اسمیں مقصود کے شوق سے وجد کی حرارت اور طلب کی سوزش نہ پائی جائے گی تو اسمیں پیر کے فیض سے اس کے معاملہ کی صورت پیدا نہوگی پس وہ گیلا ایندھن ہے جسمیں چنگاری سے صرف دھواں ہی پیدا ہوتا ہے جیسے وہ رعونتیں ان نفوس میں پیدا ہوتی ہیں ۔ جو شوق وخلوص و طلب وکوشش کی سوزش کے بغیر اس فرقہ صوفیہ میں داخل ہوتے ہیں ایسے نفس کی دوسری مثال نم کاغذ کی ہے جسپر کتابت کا نقش نہیں ہوتا اور انکی ایک اور مثال بھیگی ہوئی گودڑی کی ہے جسمیں چنگاری اثر نہیں کرتی ۔

تجلی (۲۶۳)

ارشاد حضرت ممدوح رض

تم پوشیدہ خلعت والوں کو جو ژولیدہ مُو گرد آلودہ رہوں بُرا سمجھنے سے حذر کرو کیونکہ اون کے چہرہ ترو تازہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہیں یہ تو تمہاری ہی آنکھوں کی بیماری ہے جو ان کی اصلی صورتیں تم کو دیکھنے نہیں دیتی ہیں۔

تجلی (۲۶۴)

ارشادِ حضرت ممدوح رض

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اس کے دوسرے بندوں کے لئے زیادہ مفید ہو اور جو بندگان خدا کے ساتھ نیکی کرے حدیث الخلق عیال اللہ واحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

تجلی (۲۶۵)

ارشاد حضرت ممدوح رض

جس نے حق کو پہنچانا اس کے سارے وقت شب قدر ہیں۔

تجلی (۲۶۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض

اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ کوئی شخص اس کے بندوں میں تفضل نہ سمجھے نہ ظاہر میں نہ باطن میں کیونکہ غلام اپنے آقا ہی کا ہوتا ہے اور اس کا

معاملہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے

تجلی (۲۶۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہنا پسند کرے اس کو لازم ہے کہ خلوص کیساتھ اولیاء عارفین کی خدمت کرے۔

گر تو خواہی ہمنشینی با خدا ... رو نشین اندر جناب اولیاء

تجلی (۲۶۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ توحید اور اخلاص محبت کے ساتھ گردش کرتے ہیں اس لئے جو شخص کسی کے ساتھ محبت رکھیگا وہ نہیں چاہے گا کہ اسمیں اسکا کوئی شریک ہو مثلاً جب کسی مرد کو کسی عورت سے محبت ہوتی ہے تو وہ نہیں چاہتا کہ اسمیں اس کا کوئی شریک ہو اور یہی حال عورت کا بھی ہے پس اللہ تعالیٰ جس بندہ کو پسند فرماتا ہے اس کے قلب کو اپنی محبت سے بھر دیتا ہے اور جس بندہ کو ناپسند فرماتا ہے اس کے قلب میں اپنی ناپسندیدہ باتوں کی محبت ڈالدیتا ہے۔ حدیث شریف

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَہٗ

تجلی (۲۶۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ ہر طالب صرف حق ہی کو ڈھونڈھتا ہے مگر کبھی واقعی اس تک پہنچتا ہے مکاشفہ کی بنا پر اسکو پوجتا ہے اور کبھی وہمی طور پر حق تک پہونچتا ہے تو حجاب کے ساتھ اسکو پوجتا ہے بہرحال ہر پوجنے والا حقیقۃ میں اللہ ہی کو پوجتا ہے

تجلی (۲۷۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

جب انسان نے حق کو چھوڑ کر اپنا دل موجودات میں لگایا تو وہ ذلیل و خوار ہوا اوس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو غلام کا غلام بنا دیا اور جب انسان نے اپنے حق سے دل لگایا تو وہ معزز و با وقار ہوا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ہر چیز کو تیرے لئے پیدا کیا اور تجھے میں نے اپنے لئے پیدا کیا پس جس مقصد کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے اس کو چھوڑ کر اس میں دل نہ لگا جو تیرے لئے پیدا کی گئی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی بڑے رتبہ کا آدمی مثلاً بادشاہ یا وزیر یا امیر کسی ذلیل کمینہ عورت پر عاشق ہو کر اس سے نکاح کر لیتا ہے تو عقلمند لوگ اس کو ذلیل و خوار سمجھتے ہیں اور آدمی گو کیسا ہی ملکا اور معمولی ہو جب اوس نے اپنے پروردگار سے لو لگایا تو عقلمند لوگ اس کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں

تجلی (۲۷۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ

ہر زمانہ میں کامل ترین مظہر الٰہی وہی ہوتا ہے جس کے کشف و بیان سے اس زمانہ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ باتیں ظاہر ہوں جن کو وہ جانتے نہوں اور اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں پر اسی شخص کو اطلاع ہوتی ہے جس سے اللہ خوش ہو۔

راز نہاں کہ عارف کامل بکس نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

تجلی (۲۷۲)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو جو نعمتیں عطا ہوئی ہوں ان کو اللہ تعالیٰ دوامی کر دے اسکو لازم ہے کہ ان کی نسبت اپنی طرف نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور ساتھ ہی اس کی حمد وثناء کرے چنانچہ جب اپنے قلب میں علم دیکھے تو کہے کہ میرا رب ہی بڑا علم والا ہے اور اسی نے یہ علم مجھے عطا فرمایا یا قدرت مشاہدہ کرے تو کہے کہ میرا رب ہی بڑی قدرت والا ہے اسی نے مجھے یہ قدرت عطا فرمائی ۔

تجلی (۲۷۳)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسکو کوئی عزت دینے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ عزت دے اس کو کوئی ذلیل کرنے والا نہیں ہے ۔

چاہے جسے عزت دے چاہے جسے ذلت ہے کون بھلا بیچ میں دم مارنے والا ۔

تجلی (۲۷۴)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جو شخص تمہارے دل کو تمہارے پروردگار سے غافل کرے وہ تمہارا دشمن ہے پس جو شخص ایسے شخص سے منہ پھیر لے اور اللہ کی طرف جھکے اور اپنے دل و جاں سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو وہی اللہ کا دوست ہے اللہ کے دوست کا دوست دوست ہوتا ہے اور جس کو تمہارا رب دوست رکھتا ہو صرف

اسی کی صحبت اختیار کرو کیونکہ یہ تم کو تمہارے رب کی یاد دلاتا رہے گا۔

تجلی (۲۷۵)

ارشاد حضرتِ ممدوحؒ تمہارا جسمانی باپ تمہارا مجازی باپ ہے اور تمہارا روحانی باپ اللہ تعالیٰ ہے اس لئے جب تم کو تمہارا جسمانی باپ تمہارے روحانی باپ سے غافل کرے تو جسمانی باپ سے بیزار ہو جانا تم پر واجب ہے اور تم پر جائز نہیں ہے کہ اپنے روحانی باپ کے سوا اور کے نام سے پکارے جاؤ۔

تجلی (۲۷۶)

ارشاد حضرت ممدوحؒ جب تک مرید اپنے مرشد کے زیرِ حکم رہتا ہے برابر اس کی ترقی ہوتی رہتی ہے لیکن اگر اس پر بھروسہ کرکے جو اس سے حاصل ہوا ہے قولاً وفعلاً اس کے حکم سے باہر نکل آیا تو اس کی مثال اوس پتھر کی ہے جو آسمان کی طرف اٹھایا جائے کہ جب تک اٹھانیوالی قوت اس کے ساتھ رہیگی وہ بلند ہوتا جائیگا اور جب اس قوت میں سستی آجائیگی وہ زمین کی طرف گریگا اس لئے مرشد کے زیرِ حکم رہو اور اس کو غنیمت جانو۔

خدمتِ پیرِ مغان بر خود گر فتم فرضِ عین ؛ کمترین از بندگانش بندہ ام حلقہ بگوش

تجلی (۲۷۷)

ارشاد حضرت ممدوحؒ روحِ اعظم سے سب منفردہ روحین متفرع

ہوئی ہیں روح اعظم غیر محدود ہے اور منفرد روحیں محدود ہیں۔ روح اعظم کی محبت کے بساطت بے حد و بے انتہا ہے اور منفرد روحوں کی محبت محدود و معین ہے اور اس سے واضح و ثابت ہے کہ حق کی محبت اپنے بندوں کے ساتھ لاحد لہٗ

تجلی (۲۷۸)

ارشادِ حضرت ممدوحؓ شانِ سیادت اس کو حاصل نہیں ہوتی جو اسکی خواہش رکھتا ہے اور نہ جبراً اوس کو دیجاتی ہے جو اس سے انکار کرتا ہے بلکہ اس کو عنایت ہوتی ہے جو اپنے رب کے ساتھ محبت و خلوص وارتباط رکھتا ہے تمہارا محبوب ہی تمہارے نعمتوں کا کفیل ہے۔ الیس اللہ بکاف علے عبدہٗ

تجلی (۲۷۹)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جس کو اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی راہ دکھلانیوالا نہیں ہے اور جس کو راہ دکھلاے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جو شخص یہ سمجھا کہ وہ اللہ تک نہیں پہونچ سکتا مگر اللہ ہی کی ہدایت کے ذریعہ سے وہی وہ شخص ہے جو پہونچے بغیر رہے گا کیونکہ بندہ میں کوئی قوت و قدرت نہیں ہے اللہ ہی کی توفیق و ہدایت سے وہ نیک کام کرتا ہے اور نیکوکاری سے وہ اللہ تک پہونچتا ہے۔ من یھدی اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود
گر نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود

تجلی (۲۸۰)

ارشاد حضرت ممدوحؒ — اگر کوئی شخص تم سے وحشی جانوروں کی طرح پیش آئے تو تم عمدہ اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

تجلی (۲۸۱)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؒ — پیر کامل اسیکو نصیب ہوتا ہے جو اللہ کے نزدیک مقبول و مخصوص ہے اور اللہ ہی تم کو پیر کامل تک پہونچائیگا۔ بس اگر تم پیر کامل کو پاؤ تو اس کے آگے سر تسلیم خم کرو تب تم دنیا اور عقبیٰ دونوں جگہ سلامت رہوگے اور نعمتیں پاؤگے۔

تجلی (۲۸۲)

ارشاد حضرت ممدوحؒ — قلب پروردگار کا گھر ہے جس کا آباد کرنا اس کے رہنے والے کا پالینا ہے۔

تجلی (۲۸۳)

ارشاد حضرت ممدوحؒ — جس شخص کو تم دیکھو باوجود عظمت اور علو مرتبت کے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے انکساری نیازمندی اور فروتنی کرتا ہے اس کا قدم ہرگز نہ چھوڑو کیونکہ یہی وہ شخص ہے جو تمہارے قلب کا تصفیہ اور روح کا تزکیہ کرتا ہے۔

تجلی (۲۸۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ تم ثابت قدم رہو گے تو پھولو اور پھلو گے اس لئے کہ جس درخت کا زمانہ ایک جگہ سے اکھڑ کر دوسری جگہ اور دوسری سے تیسری جگہ اور علیٰ ہذا لقیاس نصب ہی ہونے میں گذرا وہ کبھی پروان نہ چڑھا چنانچہ یہ قول مقبول ہے (یک در گیر محکم گیر)

تجلی (۲۸۵)

ارشاد حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ اگر کوئی شخص تم سے پوچھے کہ ذاتِ بحت کیا ہے تو اس سے کہو کہ ذاتِ بحت اور وجود یعنی نور دونوں ایک ہیں پھر اگر وہ کہے کہ میں اس کی تشریح کا طالب ہوں تو اس سے کہو ذات بحت وہ ہے جس سے ہر حاکم و حکم و محکوم اور ہر انسان اور دوسرے تمام مخلوق کا قیام ہے پس مخلوق میں سے تم جس کو دیکھو وہ ذاتِ بحت سے قائم ہے پھر اگر وہ کہے کہ مجھ سے ذرا اور کھول کے بیان کرو تو اس سے کہو کہ ذات بحت اس حیثیت سے وہ ذاتِ بحت ہی بیان میں آہی نہیں سکتی ہے کنہ ذات کی شرح کرنا محال ہے۔

تجلی (۲۸۶)

ارشاد حضرت ممدوح جیسا کہ حق تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو پسند اور معاف نہیں فرماتا ہے اسی طرح اس کے مظاہر بھی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو پسند و معاف نہیں کرتے پس جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اوسکے

سوا کسی اور سے ایسی محبت کرے جیسی اس کے ساتھ کیجاتی ہے تو جان لو کہ یہ اس اللہ کی شان ہے جو اپنی نسبت شرک کو معاف نہیں کرتا اور وہ شان اس کے ذریعہ سے اس کے مظہر میں ظاہر ہوی ہے پس سمجھو پہچانو اور اپنے پیر کے ساتھ برابر گلے لپٹے رہو۔

تجلی (۲۸۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جب تک پادشاہان دنیا اولیاء اللہ کے مطیع رہیں گے اور ان کے ساتھ عقیدت مندانہ سلوک کرینگے اسوقت تک انمیں صلاح و فلاح پائی جائے گی اور جب اس کا خلاف ہوگا تو معاملہ برعکس ہوگا۔

تجلی (۲۸۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ مرید کی اپنے پیر کے ساتھ ایسی حالت ہونی چاہئے جیسے ماں کی اپنے اکلوتے بچے کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ پیر کے راحتوں کو مقدم رکھے۔ اس کی مشقتوں کو اپنے اوپر لے اور ہر حال میں اسکو دوست رکھے اور پیر کو بھی اپنے مرید کے ساتھ باطنی امور میں ایسا ہی کرنا چاہئے تمہارا پیر تمہارے پروردگار کے سامنے جسقدر تمہارے لئے اہتمام کرتا ہے اسقدر خود اپنے لئے نہیں کرتا پس تم ہی بتلاؤ کہ تم ایسی شفقت و مہربانی پیر کے سوا ماں باپ اور کوئی الفت والا کرسکتا ہے ہرگز نہیں کرسکتا۔

تجلی (۲۸۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ عارف و محقق کی جو بات تم کو دکھائی دے وہ تمہارے ہی طرف لوٹتی ہے جس شخص کو وہ صدیق دکھائی دے وہ پہلے سے صدیق ازلی ہے اور جس شخص کو وہ زندیق نظر آئے وہ زندیقِ ازلی ہے اور جس شخص کو وہ سعید نظر آئے وہ سعید ازلی ہے اور جس شخص کو وہ نیکوکار نظر آئے وہ نیکوکار ازلی ہے اور جس شخص کو وہ ملحد نظر آئے وہ ملحد ازلی ہے۔ اس عارف و محقق کی حقیقت کو تو صرف وہی دیکھ سکتا ہے جسمیں اس کا جیسا کمال ازلی ہو پس سمجھو اور عارف و محقق کے حق کو پہچانو اور جہاں تک تمہارے امکان میں ہو اسکی خدمت کرو اور اسکے حق کی بجا آوری کو لازم جانو اسی میں تمہاری سلامتی اور بہبودی ہے۔

تجلی (۲۹۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ ذاتِ بحت وجود واحد ایک ہے اسمیں درحقیقت کثرت و تعدد نہیں ہے اور ذات جو متعدد ہوئی ہے وہ فقط اعتباری تعدد سے باعتبار اپنے تعینات و صفات کے ہے اور اعتباری تعدد حقیقی وحدت کا قادح نہیں ہے جیسے درخت کی شاخیں اس کے جڑ کے اعتبار سے۔

تجلی (۲۹۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جسطرح بندہ کا وجود اپنے مولی سے ہے اسیطرح

مولیٰ کا شہود اپنے بندہ سی ہے تو "مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" پس اسکو جانو اور پہچانو اور عرفان حاصل کرو۔

تجلی (۲۹۲)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جب تم اپنے آپ کو کسی پیر رہنما کے ہاتھ بیچو یعنے اس کے ہاتھ پر بیعت کرو تو اس سے اپنے کسی عیب کو نہ چھپاؤ کیونکہ بائع جب عیب کو بیان کر دیتا ہے اور سچ بولتا ہے تو اس کے بیع میں برکت ہوتی ہے اور جھوٹ بولتا اور چھپاتا ہے تو اس کے بیع کی برکت اُڑ جاتی ہے۔

تجلی (۲۹۳)

ارشاد حضرت ممدوحؓ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھسے بمنزلہ کان کے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ بمنزلہ آنکھ کے ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ بمنزلہ ہاتھ کے ہیں اور علی کرم اللہ وجہہ بمنزلہ زبان کے ہیں اور ناطق کے ساتھ سب مراتب میں زبان کو زیادہ تر خصوصیت ہے اسی واسطے آن حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

تجلی (۲۹۴)

ارشاد حضرت ممدوحؓ بادل کو دیکھو کہ کیونکر متفرق ہوتا اور خاک کے لئے بشکل بارش اترتا ہے پس اپنے

آپ کو اپنی خودی مٹا کر خاک بنا ڈالو تب وہ شخص تمہاری خدمت کریگا جس نے ریاضت سے اپنے آپ کو بادل بنایا ہے خاک راحت کی جگہ ہے اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو اس نے خاک سے پیدا کیا اور اس اشارہ پر غور کرو جو علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب قرار دینے میں ہے تو معلوم ہوگا کہ عروج تنزل میں ہے جس نے اپنے آپ کو خاکسار بنایا وہ علو مرتبت کو پہونچا۔

تجلی (۲۹۵)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جس کو اس امر کا یقین و شہود ہو کہ سارے امور اللہ ہی کی طرف سے ہیں یہاں اس کے غیر کا فعل ہی نہیں ہے وہ موحد ہے اور عالم میں کسی چیز کو باطل نہ پائے گا اور سوائے سچائی کے کچھ نہ دیکھیگا اور جب ایسے شخص کا شہود پورا اور کامل ہو جائیگا تو وہ صرف ایک ہی کو مشاہدہ کریگا جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔

تجلی (۲۹۶)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جس شخص نے کسی فعل کو اپنی طرف منسوب کیا اس نے شرک کیا اور اس کو محل زوال وفنا کی طرف منسوب کیا اور جس نے اس فعل کو اپنے مولی کی طرف جو واجب الوجود ہے منسوب کیا وہ توحید سے کام لیا اور اس نے اس کی نسبت بارگاہ بقاو دوام سے قائم کی پس تم جس چیز کا زوال وفنا پسند کرتے ہو اس کو اپنی طرف منسوب کرو اور جس چیز کا دوام اور بقاء چاہتے ہو اس کو اپنے مولی کی طرف

منسوب کرو۔

تجلی (۲۹۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ ہر ایک نبی ولی۔ امام حق کیلئے ناگزیر ہے کہ اس کے خلاف و مقابل میں امام باطل ہو چنانچہ آدم علیہ السّلام کے خلاف و مقابل میں ابلیس نوح علیہ السّلام کے مقابلہ میں ہام ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون داؤد علیہ السّلام کے مقابلہ میں جالوت سلیمان علیہ السّلام کے مقابلہ میں صخر اور عیسیٰ علیہ السّلام کے مقابلہ میں بخت نصر تھا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقتاً کوئی مقابل نہ تھا کیونکہ ابوجہل نے کہدیا کہ واللہ میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اسلئے لوگوں نے ابوجہل کو مقابل نہ شمار کیا۔

تجلی (۲۹۸)

ارشاد حضرت سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رضہ جب تم اپنے برے بھائیوں کو چھوڑنے کا ارادہ کرو تو ان کو چھوڑنے سے پہلے اپنے بُرے اخلاق کو چھوڑو کیونکہ تمہارا نفس تم سے زیادہ قریب ہے اور بھلائی میں سب سے مقدم حق سب سے زیادہ قریب ہے

تجلی (۲۹۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ عارف کا حال اس کی حیات کی حالت میں چھپا رہتا ہے اور وہ مشہور نہیں ہوتا مگر انتقال کے بعد مشہور ہوتا ہے۔ عارف کا مقام جسقدر بلند ہوگا اسی قدر عوام کی آنکھوں میں چھوٹا نظر آئے گا۔ جیسا کہ ثریا زیادہ فاصلہ پر بلند رہنے سے چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ

صرف آنکھوں کا نقص ہے۔

تجلی (۳۰۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ نبی اپنی رسالت کے ذریعہ سے عوام کے سامنے احکام بیان کرتے ہیں اور اپنی ولایت کے ذریعہ سے خواص کے سامنے احکام بیان کرتے ہیں احکامِ اول شریعت کے احکام اور احکامِ ثانی حقیقت کے احکام ہیں۔

تجلی (۳۰۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ اس کی بارگاہ قدسی میں کوئی ایسا انسان جس میں خودی ہو داخل نہ ہوگا۔

تجلی (۳۰۲)

ارشاد حضرت ممدوح اولیاء اللہ اپنے زمانہ حیات میں ناپرسان ہوتے ہیں اور ان کے انتقال کے بعد لوگ ان کو روتے ہیں اور اس وقت لوگ ان کی قدر پہچانتے ہیں جب ان کی باتیں اور دن میں نہیں پاتے ہیں۔

تجلی (۳۰۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ عمل پر تکیہ سب سے پہلی روک ہے جو اہل سلوک کو ان کی ہدایت میں واقع ہوتی ہے اور اس سے چھٹکارہ نہیں ملتا مگر اس امر کے یقین کر لے سے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کے اعمال کا

پیدا کرنے والا ہے۔

تجلی (۳۰۴)

ارشاد حضرت ممدوحؓ حضرت سید احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ سے حق تعالیٰ نے پوچھا تھا کہ اسے احمد تو کیا چاہتا ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ میں وہی چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری مراد تجکو ملی اور میری طرف سے ہر روز تیری سو حاجتیں پوری ہوتی رہینگی۔

تجلی (۳۰۵)

ارشاد حضرت ممدوحؓ مرید پر کشائش چند امور سے ہوتی ہے کبھی امتحان کے لئے کبھی مانوس کرنے کیلئے اور کبھی اس کے قدم جمانے کے لئے۔ مرید کو چاہیے کہ اس بات کی سخت کوشش کرے کہ اس کی کوئی سانس باہر نہ نکلے مگر اللہ کے ساتھ اور کوئی سانس اندر نہ جائے مگر اللہ کیساتھ پس جب اس کی یہ بات پوری ہوجائے تب وہ کامل مرید ہوجاتا ہے اور یہ کوشش بغیر توفیق الٰہی ممکن نہیں۔ الثنی من توفیق اللہ والاتمام علی اللہ ؎

این سعادت بزور بازو نیست ؎ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تجلی (۳۰۶)

ارشاد حضرت ممدوحؓ دنیا میں حق تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھنے کا وقوع اس شخص کیلئے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے جائز ہے اور یہ امر محال نہیں ہے تم اس سے انکار نہ کرو۔

تجلی (۳۰۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؔ زاہد اور عبادت کرنے والے لوگ اُخروی شہوات کیلئے اپنی دنیوی شہوات سے الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کو کیا جانیں اللہ تعالیٰ کو چاہنے والے اور اس سے محبت رکھنے والے مردانِ خدا ہیں۔

تجلی (۳۰۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؔ جب تم کو کوئی صاحب حال نہ ملے تو صاحب قال کا دامن پکڑو ٹوٹی نہیں تو ٹوٹا ہی سہی مگر ایسے شخص کی صحبت سے حذر کرو جس میں نہ قال ہو نہ حال۔

تجلی (۳۰۹)

ارشاد حضرت ممدوح جس نے کسی انسانِ کامل کی خدمت کی ہو اور وہ اس کی صحبت میں رہا ہو اور اس کو کھو بیٹھا ہو اس کو لازم ہے کہ کسی اور کی خدمت نہ کرے اور کسی اور کی صحبت میں نہ رہے مگر اس صورت میں کہ یہ اس سے زیادہ کامل ہو۔ ورنہ اپنی صحبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھے۔

تجلی (۳۱۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؔ پیروں پر اپنے مریدوں میں سے کسی کی خدمت گراں نہیں گذرتی ہے مگر کسی علت کی وجہ سے

جسکو مرید انسے پوشیدہ رکھے اور اگر وہ مرید اس علت کو ان پر ظاھر کرے تو اکثر یہی ہوگا کہ وہ اسے اس کی دوا بتا دیں گے یا اوس کی سفارش بارگاہِ قدسی میں کرینگے اور اللہ تعالیٰ اس علت کو لوح محفوظ سے مٹا دیگا یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں شفاعت کرنیکی درخواست کریں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت کرین گے البتہ ایسی صورت کی نسبت کچھ کہا نہیں جاسکتا جسمیں قضاء مبرم ہو جو پلٹ نہیں سکتی سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کی نسبت لوح محفوظ میں دیکھا کہ اس کو ایک عورت سے ستر بار زنا کرنا لکھا ہے تو انہوں نے بارگاہ قدسی میں عرض کیا کہ اے پروردگار اس کا وقوع حالتِ خواب میں ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

تجلی (۳۱۱)

ارشاد حضرت ممدوح رض

جب تم دنیادار کی ساتھ بیٹھو تو انسے ایسی باتین کرو جن سے مال ومتاع کی محبت ان کے دل سے دور ہو جائے۔ اور جب اہل عقبیٰ کیساتھ بیٹھو تو ان سے دار البقا کے عظمت کے باتین کرو اور توحید کے مسائل بیان کرو اور جب بادشاہوں کی صحبت میں بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ان کا ادب ملحوظ رکھکر اور ان کے مال ودولت سے پارسائی اختیار کرکے عادلون اور انصاف ورون کی سیرت بیان کرو اور عاقلوں کی سیاست کی گفتگو کرو اور بندگان خدا کے ساتھ درگذر۔ عفو اور ہمدردی کے صفات بیان کرو اور جب علمار کی مجلس میں بیٹھو تو ان سے کلام کرنے میں مذاہب معلومہ کے متعلق صحیح روایتوں اور مشہور قولوں سے کام لو جب صوفیون کی صحبت میں بیٹھو تو ان سے ایسی باتین کرو جو

انکے احوال حقانیہ کے شاہد ہوں اور جب تم عارفون کی صحبت میں بیٹھو تو اسی جس قسم کی باتیں چاہو کرو کیونکہ ان کے پاس ہر چیز کی معرفت کا ایک رخ موجود ہے لیکن اونسے کلام کرنے میں پاس حرمت اور پاس ادب رکھو انکی بارگاہ رنگریز کی دوکان ہے جو مٹنے لیکر ان کے پاس جاؤگے وہی لیکر ان کے پاس سے باہر آؤگے اور جس لباس میں تم وہان جاوگے اسی میں لوٹ آؤگے اچھا ہوگا تو اچھا برا ہوگا تو برا۔

تجلی (۳۱۲)

ارشاد حضرت ممدوح رض جب کوئی شخص اولیاء اللہ کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو وہ فوراً اعلی علیین سے نیچے اترتا ہے اور اس شخص کو پہچانتا ہے اور جب اُسکو سلام کرتا ہے تو اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور جب اُسکی قبر پر دعا کرتا ہے تو یہ آمین آمین کہتا ہے اور اس کی دعا جلد قبول ہوتی ہے اولیاء تو صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرتے ہیں اس لئے ان کے انتقال کے بعد ان کی ویسی ہی حرمت کرنی چاہئے جیسے زندگی کی حالت میں اور ان کا ویسا ہی ادب کرنا چاہئے جیسا حالت حیات میں۔ اشعار

مرا زندہ پندار چون خویشتن	من آیم بجان گر تو آئی بہ تن
مرو دم رسانی رسالم درود	بیائی بیایم زگنبد فرود
دعاے کہ بر ہر چہ دارد شتاب	من آمین کنم تا شود مستجاب
مدان خالی از ہمنشینی مرا	ببینم ترا گر نہ بینی مرا

تجلی (۳۱۳)

ارشاد حضرت ممدوح رض بعض اولیاء اللہ اپنے سچے مرید کو انتقال کے بعد اپنی زندگی کی حالت سے زیادہ فائدہ پہونچاتے ہیں اور ان کو تعلیم کرتے ہیں اور بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے ان کو تعلیم کرتا ہے اور بعض کو اپنے اولیاء کے واسطہ سے تعلیم کرتا ہے گو وہ اولیاء انتقال کر چکے ہوں اور وہ اپنی قبر ہی سے اپنے مریدوں کی تعلیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی وجہ سے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس بغیر کسی واسطہ کے ان کو تعلیم کرتے ہیں۔

تجلی (۳۱۴)

ارشاد حضرت ممدوح رض اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہی اس شخص پر جو گروہ صوفیہ کے طریق کا انکار کرتا ہے اور جس شخص کو اللہ پر ایمان ہو اسکو چاہئے اسے ایسے شخص پر لعنت بھیجے طریق گروہ صوفیہ پر اعتراض کرنے والے کو نہ دنیا میں فلاح ہوگی اور نہ عقبیٰ مین۔

تجلی (۳۱۵)

ارشاد حضرت ممدوح رض تم سوتے وقت پانچ بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرو بعدہٗ کہو کہ بارخدایا بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے محمدؐ کا چہرہ دکھلا پس جب تم سوتے وقت اس کو کہو گے تو خواب میں محمدؐ

تمہارے پاس ضرور آئیں گے اور ہرگز اس میں تخلف نہ ہوگا۔

تجلی (۳۱۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض جو شخص بکثرت درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب محمد صلعم کو بخشدے تو وہ شخص ایک لاکھ گناہ گاروں کی شفاعت کرے گا۔

تجلی (۳۱۷)

ارشاد حضرت ممدوح رض جو شخص درود تامہ بھیجا کرتا ہے اور اس کی کثرت کرتا ہے تو اس کو جنت نصیب ہوگی درود تامہ یہ ہے کہ اللّٰھم صلی علے سیدنا محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید۔

تجلی (۳۱۸)

ارشاد حضرت ممدوح رض ایک گروہ معتزلہ کا یہ اعتقاد ہے کہ فرشتے محمد صلعم سے افضل ہیں۔ یہ اعتقاد صحیح نہیں ہے بلکہ محمد کائنات کی کل مخلوق سے جن میں فرشتے بھی داخل ہیں افضل ہیں جو شخص فرشتوں کو آنحضرت سے افضل جانیگا وہ دنیا و عقبےٰ دونوں جگہ ذلت وگمنامی و تنگ حالی میں رہیگا۔

تجلی (۳۱۹)

ارشاد حضرت ممدوحؓ گوشہ نشین ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم مخلوق سے ملتے جلتے رہو اور ان سے عمدہ برتاو اور نیک سلوک کرو اس میں تم کو عروج نصیب ہوگا۔

تجلی (۳۲۰)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جو شخص لوگون کے ایسے جلسے میں بیٹھتا ہے جن میں غیبت ہوتی ہے اور ان جلسون سے فوراً اٹھ نہیں جاتا اس کو دیدار الٰہی نصیب نہ ہوگی۔

تجلی (۳۲۱)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو شخص حضور قلب کیساتھ درود بھیجتا ہے اسکی اجر کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اسکے لیے اللہ تعالےٰ لاکھوں فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسکے واسطے دعا کرتے اور بخشایش چاہتے ہیں۔

تجلی (۳۲۲)

ارشاد حضرت ممدوحؓ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ایک بزرگ سے فرمایا کہ تم گروہ صوفیہ کا کلام پڑھا کرو کیونکہ اس خوانِ نعمت کا طفیلی ولی اللہ ہوا کرتا ہے اور جو علم

تصوف کا عالم ہوتا ہے وہ ایسا آفتاب ہے جس سے ساری مخلوقات فیضیات اور منور ہوتی ہے۔

تجلی (۳۲۳)

ارشاد حضرت ممدوحؒ انبیاء اور اولیاء اللہ انتقال کے بعد ان لوگوں سے جنکو اللہ کا علم نہیں ہے پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور جنکو اللہ کا علم ہے انکو وہ دیکھتے ہیں اور یہ انبیاء اور اولیاء کو دیکھتے ہیں اور انسے مشورہ کرتے ہیں اللہ کا علم رکھنے والے اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء روح اعظم ہو جاتے ہیں اور روح اعظم ہونیکے بعد ہر ایک آنکھ سے وہ دیکھتے ہیں اور اللہ کے علم والے ہر ایک انسان کو روح اعظم کا یقین جانتے ہیں اور یقین سے ان کا شہود ہوتا ہے۔

تجلی (۳۲۴)

ارشاد حضرت ممدوحؒ جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رویت چاہے اس کو لازم ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت کیساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کثرت کرے۔

تجلی (۳۲۵)

ارشاد حضرت ممدوحؒ اولیاء اللہ کی صحبت کو کبھی ہاتھ سے نہ دو کم سے کم اس کا یہ فائدہ ہے کہ وہ انتقال کے وقت تمہارا ہاتھ پکڑ کے بارگاہِ قدسی میں تم کو لیجائیں گے اور تمہارے لئے اپنے پروردگار کے پاس تمہارا وسیلہ بنیں گے۔

تجلی (۳۲۶)

ارشاد حضرت ممدوحؒ جب ایسا شخص اللہ تعالی کے سامنے حاضر کیا جائیگا جس کا نام احمد یا محمد ہوگا تو اللہ تعالی اس سے فرمائیگا کہ میری نافرمانی کرتے وقت تجھے شرم نہ آئی کہ تو میرے حبیب کا ہمنام ہے مگر مجھے تجھکو سزا دیتے ہوے شرم آتی ہے کہ تو میرے حبیب کا

ہمنام ہے جا جنت میں داخل ہو جا۔

تجلی (۳۲۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ گروہ صوفیہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینے میں سلامتی ہے اور ان پر اعتقاد رکھنا بہت غنیمت ہے کیونکہ ان کی صحبت میں بہتیرے غریب و مفلس مالدار و امیر ہو جاتے ہیں اور اکثر شکستہ حال درست ہو جاتے ہیں اور بہت سے کمینہ شریف بن جاتے ہیں اور ان کے عیوب ڈھکجاتے ہیں اور ان کے گناہیں دُھل جاتے ہیں اور انہی کے بارہ میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ کہ ان کے طفیل سے تم کو روزی ملتی اور تمہارے لئے مینھ برستا اور تم پر رحم کیا جاتا ہے۔

تجلی (۳۲۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اکثر لوگوں نے جو اہل اللہ کا وصف صرف بدن کو گھلا دینا بیان کیا ہے تو غلطی کی ہے اصل بات یہ نہیں ہے اہل اللہ میں موٹے تازہ بھی ہیں اور دبلے پتلے بھی ہیں اور خوش حال بھی ہیں اور بدحال بھی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فربھی سے بٹن پڑی ہوئی تھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عظیم البطن تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھاری بدن کے تھے اور سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ کی پنڈلیاں موٹی تھیں اور پیٹ بڑا تھا اور ان میں بعض دبلے بھی تھے اور بعض خوش حال و بدحال بھی تھے۔

تجلی (۳۲۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ گروہ صوفیہ کی صحبت میں پہونچنے کے بعد ان کے اسرار وحقایق غیروں اور ایسے لوگون پر افشا نہ کرو جو ان کے ذوق ومشرب کے نہوں ورنہ تم دنیا و آخرت کے خسارہ میں آجاؤ گے۔

تجلی (۳۳۰)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اللہ کا ذکر نماز سے افضل اسی لیٔے ہے کہ نماز بعض وقتوں اور مقامون میں ناجایز ہو جاتی ہے بخلاف ذکر الٰہی کے کہ یہ تمام حالات اوقات اور مقامات میں دائی ہے شلاً نماز ناپاکی اور بے وضو اور غلیظ مقام کی حالت مین ناجایز ہے برخلاف اس کے ذکر الٰہی بے وضو یا ناپاک رہکر بھی ہر ایک مقام میں خواہ وہ پاک ہو یا ناپاک کر سکتے ہیں۔ مبتدی کے لیٔے ذکر جہری افضل ہے اور جس پر جمعیت غالب ہو اس کے لیٔے ذکر سری زیادہ مفید ہے بعض لوگ اللہ اللہ کے ذکر کو لا الہ الا اللہ کے ذکر پر ترجیح دیتے ہیں اصل یہ ہے کہ جس شخص پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہو اس کے لیٔے لا الہ الا اللہ کا ذکر زیادہ نافع ہے اور جس نے خواہش نفسانی سے چھٹکارہ حاصل کیا ہے اس کے لیٔے اللہ اللہ کا ذکر زیادہ مفید ہے

تجلی (۳۳۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ عارفون کی ہمنشینی ادب کے ساتھ کرو کیونکہ عارفون کے ساتھ بے ادبی کرنا خدا پاک کو ناخوش کرتا ہے۔

تجلی (۳۳۲)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ زمانہ سابق میں بڑے بڑے اولیاء گذر چکے ہیں اور ان کے برابر کوئی اولیاء اب نہیں ہیں یہ خیال ان کا صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت بھی اور آخر زمانہ میں آنے والے اولیاء کو وہ مراتب اور بزرگیاں عطا فرماتا ہے جو اوّل زمانہ کے اولیاء اللہ کو حاصل نہیں تھیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مراتب و نعمتیں بخشیں جو ان سے قبل کے نبیوں کو نہیں دی تھیں اسی طرح خاتم الاولیاء مہدی علیہ السلام کو ایسے مراتب اور بزرگیاں عطا فرمائیگا جو ان سے قبل کے اولیاء کو نصیب نہوی تھیں اس لئے تم اولیاء وقت کے احترام سے محروم نہ رہو کیوں کہ جو اپنے زمانہ کے اولیاء کا منکر ہوا وہ اپنے زمانہ کے برکتوں سے محروم رہا۔

تجلی (۳۳۳)

ارشاد حضرت ممدوح رحم

جو شخص اہل اللہ کی دوستی سے روگردان رہے وہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے نکالا ہوا ہے

تجلی (۳۳۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضہ

یہ ہستی گو بجنسہ والامکان ہے اسمین جو کچھ تم بولوگے وہی لوٹ کر تمہارے پاس آئیگا اور یہ ہستی وہ آئینہ ہے جس میں وہی صورت جلوہ گر ہو کر تمہارے طرف آئیگی جو تم سے ظاہر ہوگی۔

تجلی (۳۲۵)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ علم الیقین قطعی برہان سے حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین شہود عیان سے اور حق الیقین تحقیق صورت عیان سے حاصل ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جو چیز علم سے حاصل ہو وہ علم الیقین ہے اور جو چیز مشاہدہ سے معلوم ہو وہ عین الیقین ہے اور اس میں حلول کر جانا حق الیقین ہے۔

تجلی (۳۲۶)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اولیاء اللہ کے ساتھ بے ادبی موجب ہلاکت ہے ذکر کا چھپانا کاملوں کی شان ہے نہ مبتدیوں و مریدوں کی کیوں کہ مبتدی اور مرید اس لئے ذکر کرتا ہے کہ اس کا قلب منور ہو۔ اولیاء اللہ جو یہ کہا کرتے ہیں کہ شب گزشتہ مجھسے یہ کہا گیا تو ان کی مراد اس سے یا تو ہاتف حقیقت سے ہے یا یہ کہ اس نے فرشتے سے سنا مگر اس کی صورت نہ دیکھی یا ان کی مراد وہ باتیں ہیں جنکو وہ اپنے دلوں سے سنتے ہیں یا جو باتیں بطور الہام کے ان کی سمجھ میں آتی ہیں۔

تجلی (۳۲۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا اس بات کے طرف اشارہ تھا کہ چھوٹے کو بڑے کے سامنے فروتنی لازم ہے اور اس بزرگی کا اظہار تھا جو محمد کی شکل ان کی صورت سے

ظاہر ہونے کی وجہ سے ان کو حاصل تھی اور شکلِ مبارک کا ظہور ان میں اس طرح سے تھا کہ آدم علیہ السّلام کا سر حرف میم دونوں ہاتھ حرف حا ناف میم اور دونوں پاؤں حرفِ دال تھا اور عربی کے خط قدیم میں اسی طرح سے لکھا جاتا تھا۔

تجلی (۳۳۸)

ارشاد حضرت سیدی ابراہیم متبولی رض مردانِ خدا وہ لوگ ہیں جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب اور بیداری دونوں میں دیکھتے اور مشرف ہوا کرتے ہیں اور اپنے معاملات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کرتے ہیں۔

تجلی (۳۳۹)

ارشاد حضرت ممدوح رض تم تکبر نہ کرو تو بڑے ہوجاؤ گے اور اپنے دل کو دنیا کی محبت سے صاف کرو تو آب ایمان سے تمہارے دل میں نہریں جاری ہونگی اور جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت سے صاف نہ کیا اس کے قلب میں آب ایمان کی نہر جاری نہ ہوگی۔

تجلی (۳۴۰)

ارشاد حضرت ممدوح رض تم ایسے لوگوں کو کم رتبہ سمجھو جو رہبانوں کی طرح دنیا کیلئے اور شہرت و ناموری کے لئے ریاضتیں و عباداتیں کرتے ہیں بت پوجنے والوں کا حال ایسے رہبانوں سے بہتر و افضل ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں بت پرستوں کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان بتوں کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کردیں اور ان رہبانوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اغراض خسیسہ یعنے دنیا۔ ناموری اور شہرت حاصل کرنیکا ذریعہ بنایا ہے اور ان کی خواہش میں رات دن ریاضت کرنے میں بھوکے رہتے ہیں اور دہوپ میں الٹے لٹکتے رہیں یہاں تک کہ ان کا دماغ خشک ہوجاتا ہے اور ان کو مالیخولیا وجنون ہوجاتا

تجلی (۲۴۱)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ ان لوگوں سے جو خلوت میں بیٹھکر اندہے الو کی طرح ریاضت وعبادت کرتے ہیں وہ لوگ بدرجہا بہتر وافضل ہیں جو باہر چل پھر کر بندگان خدا کو فائدہ پہونچاتے ہیں۔

دردِ دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ؎ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نتھی کروبیاں

تجلی (۲۴۲)

ارشاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضؓ سب سے بہتر اور افضل عبادت وطاعت یہ ہے کہ محتاجوں کی حاجت روا کرنا بھوکوں کو کہلانا اور پیاسوں کو پلانا و ننگوں کو پہنانا۔ اور درماندگان کی فریاد سننا جو کوئی یہ عمل اختیار کریگا اس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھیگا

تجلی (۲۴۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ کسی کو بغیر خدمت پیر کامل ومحنت شاقہ کے کمال

حاصل نہیں ہوتا۔ جس کسی نے کمال پایا ہے خدمت اور محنت سے پایا ہے۔ مرید کو چاہئے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ تجاوز نہ کرے ہر عمل اور طریقہ جو کچھ پیر ارشاد کرے اس پر خوب مواظبت کرے۔

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی ؎ کس بے کمال نیرزد عزیزِ من

تجلی (۲۴۴)

ارشاد حضرت ممدوحؓ محبت حق میں صادق وہ ہے کہ جب حق کی طرف سے کوئی مصیبت پہونچے اسے نہایت خوشی سے قبول کرے اور جو بلا حق کی جانب سے نازل ہو وہ اس میں راضی رہے اور جب دکھ یا درد پہونچے صبر کرے۔

تجلی (۲۴۵)

ارشادِ حضرتِ ممدوحؓ جو شخص اپنے والدین کی قدمبوسی کرے اور انکی خدمت بجالائے تو اس کو ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور اس کے کل گناہ بخشے جائیں گے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جبقدر مرتبہ پایا خدمتِ والدین سے پایا ہے۔

تجلی (۲۴۶)

ارشاد حضرت ممدوحؓ جس شخص کے دل میں اولیاء اللہ کی محبت اور دوستی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہزار برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھیگا۔ اگر حالت محبت میں وہ شخص انتقال کر جائے تو وہ گروہ اولیاء اللہ میں شامل ہوگا۔ اور مقام اس کا اعلیٰ علیین

میں رہیگا اور جو شخص اولیا واللہ کو زیادہ دیکھے اور ان کی صحبت میں بیٹھے اور انکی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ساٹھ ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

تجلی (۳۴۷)

ارشاد حضرتِ ممدوح رضؓ جو شخص اپنے پیر و مرشد کو دیکھے اور انکی صحبت میں بیٹھے اور ان کی خدمت کرے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت نصیب فرمائیگا۔ اور وہ شخص بلا حساب کے داخل بہشت ہوگا

تجلی (۳۴۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ دنیا میں بہتر عبادت یہ ہے کہ اولیاء اور درویشوں کی صحبت اختیار کی جائے ؎

ہمنشینی یک زمان با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

تجلی (۳۴۹)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ متوکل وہ ہے کہ اپنے رنج و تکلیف کی شکایت کسی کے سامنے نہ کرے اور اگر بغیر سوال کے کوئی کچھ مدد کرے اس کو لے لے رد نہ کرے امیر و تونگر دکھائی دے اور خوش و خرم نظر آئے۔

تجلی (۳۵۰)

ارشاد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضؓ : پیر کامل میں اسقدر دل کی قوت

ہونی چاہیے کہ جب کوئی شخص اس کے پاس بیعت ہونے کیلئے آئے تو وہ اپنی قوت باطنی سے اس شخص کے دل کا تصفیہ کر دے تاکہ وغار فریب. حسد کینہ بغض. عداوت. اور کسی قسم کی برائی اس کے دلمیں باقی نہ رہے اس کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر معرفت الٰہی کے بھیدون سے واقف کر دے اگر پیر کو اسقدر قوت حاصل نہ ہو تو یقین جانو کہ وہ پیر اور مرید دونون گمراہی کے جنگل میں سرگردان رہینگے۔

تجلی (۳۵۱)

ارشاد حضرت ممدوح رض غزنی میں ایک ولی اللہ تھے جو ہر روز تجرید میں بسر کرتے اگر دن کے وقت کوئی چیز زائد انھیں ملجاتی تو رات تک اپنے پاس ایک پیسہ بھی نہ رکھتے اور جو چھوٹے بڑے امیر غریب ان کے پاس آتے تو وہ محروم نہ جاتے اگر کوئی بھوکا آتا تو اُسے کھانا کھلاتے اور اگر کوئی پیاسا آتا تو اسے پانی پلاتے اور اگر کوئی ننگا آتا تو اسے کپڑے پہناتے۔ اور ایک مرتبہ یہ فرمایا کہ چالیس سال میں نے مجاہدہ اور بندگی میں بسر کئے لیکن کوئی روشنی اپنے آپ میں نہ پائی جب سے میں نے امور مذکورہ بالا اختیار کئے تب سے اسقدر روشنی حاصل ہوئی کہ اگر کسی وقت آسمان کی طرف دیکھتا ہوں تو عرش عظیم تک کوئی پردہ نہیں رہتا اور اگر زمین کی طرف نگاہ کرتا ہوں تو سطح زمین سے تحت الثریٰ تک جو کچھ اس میں ہے سب دکھائی دیتا ہے۔

تجلی (۳۵۲)

ارشاد حضرت ممدوح رض جب درویش کامل ہو جاتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کا ظہور وقت معین پر ضرور ہوتا ہے اور وہ

بھر بھی اس کی بات میں فرق نہیں آتا

تجلی (۳۵۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضی

ایک درخت کے نیچے ایک آدمی سویا ہوا پڑا تھا اور درخت سے ایک بڑا سانپ نیچے اُتر رہا تھا تاکہ اس آدمی کو ہلاک کرے یک بیک غیب سے ایک بچھو نکل آیا اور اسنے سانپ کو ڈسا اور سانپ اس آدمی کے پاس ہی مردہ ہو کر گر پڑا میں نے نزدیک جاکر سانپ کو دیکھا جو تقریباً ایک من (۱۲ اسیر) وزن میں ہوگا میں نے دل میں کہا کہ جب وہ آدمی بیدار ہو جائے تو میں دریافت کروں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اسے بچایا تو یہ ضرور کوئی بزرگ آدمی ہوگا جب میں اس کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شراب پیکر مست پڑا ہے اور میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شراب خوار کو بچایا اس خیال کے ساتھ ہی غیب سے آواز آئی کہ اے عزیز اگر ہم صرف پرہیزگاروں اور نیک آدمیوں کو بچائیں تو گنہگاروں اور نافرمانوں کو کون بچائے اس کے بعد وہ آدمی بیدار ہوا اور سانپ کو اپنے پاس مرا ہوا دیکھا تو بہت ہی حیران ہوا اور میں نے وہ ساری سرگذشت سانپ اور بچھو کی بیان کی وہ آدمی اللہ تعالےٰ کا شکر بجالایا اپنے فعل بد سے بہت شرمندہ اور خجل ہوا اور شراب خواری سے توبہ کی اور خدا رسیدہ بن گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ جب عنایت و لطفِ الٰہی کی نسیم چلتی ہے تو لاکھوں شرابیوں کو بخشدیتی ہے اور خدا رسیدہ بنادیتی ہے اور اگر قہر کی ہوا چلی تو لاکھوں نیکوں کو راندہ درگاہ بنادیتی ہے اور سب کو شراب خوار کردیتی ہے

تجلی (۳۵۴)

ارشادات حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ

تمام امور اللہ ہی سے ہیں اسی سے ابتداء ہے

اسی سے انتہا ہے اور اسی کی طرف ہر امر رجوع ہوتا ہے جیسا کہ اس سے ابتدا ہوا
اللہ ہی جملہ امور میں توفیق دینے والا ہے اور مخلوق کے تمام افعال اسی کے
ارادہ سے سرزد ہوتے ہیں بھلائی برائی سب اسی کی طرف سے ہے ادباً برائی کو
اپنے طرف اور بھلائی کو اس کی طرف منسوب کردے

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ — تو در طریقِ ادب کوش گو گناہ من است

تجلی (۳۵۵)

ارشاد حضرت ممدوح رض خدائے پاک موت سے اس خلقت انسانی کو معدوم نہیں کرتا کیوں کہ موت معدوم کرنے کو نہیں کہتے ہیں بلکہ موت جدا کرنے کو کہتے ہیں کہ روح کو بدن سے علحدہ کر لیا پھر خدائے پاک اس روح انسانی کو اپنے طرف لے لیتا ہے اور اسکو درجہ کمال تک پہونچاتا ہی اور اسکے لئے دنیوی کالبدں مرکب کے بجائے ایک دوسرا مرکب روحانی عطا فرماتا ہی اور یہ دوسرا مرکب روحانی اس دار البقاء کی جنس سے ہوتا ہے جسکی طرف روح انسانی نے اس دار الفناء عالم اجساد سے نقل کیا ہے پھر وہ دوسرا مرکب کبھی نہ بگڑے گا۔ اور وہ کبھی نہ مریگا اور اس کے اجزا کبھی متفرق نہونگے۔

تجلی (۳۵۶)

ارشاد حضرت ممدوح رض دعا میں عجلت یا تاخیر بہ سبب مشیت الٰہی کے ہوتی ہے جو امر مسئول فیہ کیلئے خدائے پاک کے نزدیک معین ہے اسی لئے جب وقتِ معین آجاتا ہے تو دعا جلد قبول ہوتی ہے اور جب دعا وقت معین سے پیشتر ہوتی ہے تو اس امر مسئول فیہ کے وقت

تک اس کا قبول ہونا ہی موقوف رہتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ دعا کرنے کی توفیق خود خدا کی طرف سے ہوتی ہے اور جب خدا اپنے بندہ کو کسی امر کے لئے دعا کرنے کی توفیق دیتا ہے تو اسی وقت توفیق دیتا ہے جب خدا برآمد کار اوکی حاجت کو پورا کرنیکا ارادہ کر لیتا ہے اور خدائے پاک بندہ کی دعا کی آواز کو دوست و محبوب رکھتا ہے اسی واسطے وہ دعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے تاکہ بندہ دعا کو مکرر سکرر عرض کیا کرے پس یہ دیر و توقف محبت کی وجہ سے ہی نہ کم التفاتی کے سبب سے اور کوئی شخص دعا کے قبول ہونے میں جلدی نہ کرے کیونکہ خدائے پاک کی توفیق خود دعا کے قبول ہونے کی مقتضی ہے اور دعا اپنے وقت معین پہ قبول ہو کے رہتی ہے۔

تجلی (۳۵۷)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ جو حکم عالم میں نافذ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کا حکم ہے اگرچہ وہ حکم شریعت کے خلاف ہو اور جو بات عالم میں واقع ہوتی ہے وہ مشیت الہیہ کے حکم پر ہوتی ہے اور شریعت کے حکم پر واقع نہیں ہوتی اور مشیت الٰہی کی سلطنت بہت زبردست ہے اور اس دنیا میں جو امر خلاف قانون شریعت واقع ہوتا ہے تو اس کا نام معصیت رکھا گیا ہے اور باعتبار امر مشیت کے کبھی کوئی شخص کسی فعل میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا ہے۔

تجلی (۳۵۸)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ ہر ایک انسان سے اللہ پاک کی مشیت اور ارادہ کے موافق افعال صادر ہوتے ہیں پس اس وجہ سے وہ مغضوب علیہم میں داخل نہیں ہوا اور خدا کی رحمت ہر شئے پر

وسیع ہے اور غضب پر غالب و سابق ہے اور سب کے اختیارات خدائے پاک کے زمام قدرت میں ہیں۔ سبقت رحمتی علی غضبی

تجلی (۳۵۹)

ارشاد حضرت ممدوحؓ روح انسانی رب ہے اور بدن کالبد خاکی مربوب ہے اور اللہ پاک رب الارباب ہے اور تمام کائنات اس کی مربوب ہے۔ روح کو بدن کیساتھ جو نسبت ہے وہی نسبت اللہ پاک کو کل کائنات کے ساتھ ہے روح انسانی جس طرح جسم انسانی میں سرایت کی ہوئی ہے اسی طرح اللہ پاک کل کائنات میں ساری ہے۔

تجلی (۳۶۰)

ارشاد حضرت ممدوحؓ اللہ تعالیٰ کسی کی روح بغیر اس کے مومن ہونے کے قبض نہیں کرتا ہے یعنے جب وہ اخبار الٰہیہ کی تصدیق کر لیتا ہے تو اسکی جان نکلتی ہے اور ہر انسان نزع کے وقت صاحب شہود ہو جاتا ہے پھر وہ اُن چیزوں پر ایمان لاتا ہے جن کو دیکھتا ہے اس لئے وہ مومن ہو جاتا ہے اور پھر جس حالت پر وہ ہوتا ہے اسی پر اس کی روح قبض ہوتی ہے۔

تجلی (۳۶۱)

ارشاد حضرت ممدوحؓ حق تعالیٰ کی ثنا اور حمد صدق وعدہ پر ہے اور صدق وعید پر نہیں ہے اور حق تعالیٰ بالذات ثنا اور حمد کا طالب ہے اسی واسطے حق تعالیٰ کی ثنا وعدہ کو پورا کرنے سے آتی ہے۔

وعید کے پورا کرنے سے اس کی ثنا نہیں آئی ہے بلکہ وعید کے درگذر کرنے میں
اس کی ثنا آئی ہے ۔ اللہ نے فرمایا ہے ویتجاوز عن سیاتھم یعنی اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کے گناہوں سے درگذر کرے گا اور حق تعالیٰ کے بارہ میں وقوع
وعید کا امکان زائل ہوگیا کیونکہ اس امکان کے وقوع میں امر مرجح کی حاجت تھی
اور وہ مرجح گناہ تھا جس سے درگذر ہوا ۔ اب اللہ تعالیٰ تنہا صادق الوعد رہ
گیا اور حق تعالیٰ کے وعید کا کوئی شاہدہ باقی نہیں رہا اور اگر بندے دوزخ میں
جائیں گے تو اس میں وہ لوگ ایک لذت میں رہیں گے اور دوزخ کی نعمت جنت کی
نعمت کی مخالف ہوگی ۔ اور ان دونوں نعمتوں میں صرف تجلی کا فرق ہے اور اسکی
شیرینی مزہ کے سبب سے دوزخ کی لذت کا نام عذاب رکھا گیا ہے اور عذاب عذب سے
مشتق ہے اور عذب کے معنے شیرینی کے ہیں ۔ وعدہ سے مراد کسی اچھے کام کے
کرنے سے جزا اور وعید سے مراد کسی برے کام کے کرنے سے سزا دیجائیگی ۔

تجلی (۳۶۲)

ارشاد حضرت ممدوح رض حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی شروع
ہوئی وہ سچے خواب تھے اور جو خواب حضرت دیکھتے تھے وہ مثل صبح طلوع ہونے کے
ظاہر ہوتے تھے اور ایسے سچے خواب آں حضرت پر چھ مہینے تک ظاہر ہوتے رہے
پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور فرشتے کے ذریعہ سے وحی شروع ہوئی اور آپ یہ بھی
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ تمام لوگ خواب میں ہیں جب وہ مرینگے
تو بیدار ہوں گے ۔

تجلی (۳۶۳)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ ان اللہ علی الصراط المستقیم یعنی اللہ تعالیٰ سیدھے راستہ پر ہے اور سب لوگون کو سیدھے راستہ پر لے چل رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر شئے پر وسیع ہے۔ مامن دابۃ الاھوا اخذ بنا صیتہا ان ربی علی صراط مستقیم۔ یعنے ہر چلنے والی کی پیشانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ سیدھی راہ پر ہے پس ہر چلنے والا اپنے مالک اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر ہے پس وہ مغضوب علیھم میں داخل نہیں ہوتا ہے اور نہ ضالین میں داخل ہوتا ہے اور جب ضلالت اور غضب الٰہی یہہ دونوں عارضی امور ہیں اور ان کا مآل کار رحمت ہے تو رحمت ہی ہر شئے پر وسیع ہوئی اور یہہ رحمت غضب پر سابق ہے عالم میں کوئی دابہ نہیں ہے جو بنفسہ حرکت کرتا ہو بلکہ وہ اپنے مالک کے متابعت حکم کی سبب سے حرکت کرتا ہے جو راہ مستقیم پر ہے۔

تجلی (۳۶۴)

ارشاد حضرت ممدوح رضؓ اللہ تعالےٰ کل اشیا کا عین ہے اور وہی جملہ مخلوقات میں اور تمام اشیاء میں ساری وطاری ہے اگر یہہ عمل اسطرح نہ ہوتا تو کسی موجود کا وجود صحیح نہیں ہوتا اور وہ عین وجود ہے اور وہ ہر ایک مخلوق پر بذاتہٖ محافظ ہے اور اسکو مخلوق کی محافظت تھکاتی نہیں ہے پس اس کو کل مخلوق کی حفاظت کرنی عین اپنے صورتوں کی حفاظت ہے کیونکہ تمام مخلوق کی صورتون سے حق تعالیٰ ظاہر ہے اور مخلوقات موجود بوجود حقیقی حق ہیں پس شاہد سے شاہد ہی اور مشہود سے مشہود وہی ہے اور تمام عالم کے اجسام اس کے اجسام ہیں اور اجسام کی

روح اللہ تعالیٰ ہے اور وہی عالم کا مدبر ہے۔ اور وہی ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے
اور وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی ہے آخر عین ظاہر ہے اور باطن عین اوّل ہے

تجلی (۳۶۵)

ارشاد حضرت ممدوحؒ معتزلیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جب بندہ مریگا تو گناہ گاروں میں وعید کا نفوذ ہوگا یعنے ان کو سزا دیجائیگی۔ لیکن چونکہ وعید سے اللہ تعالیٰ درگذر فرماتا ہے اور وعید سے درگذر کرنے سے اس کی ثنا آئی ہے تو درحقیقت جب کوئی بندہ مریگا تو اللہ کے نزدیک وہ مرحوم رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی عنایت اس کے حق میں سابق ہے یعنی وہ معذب نہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسپر وہ رحمت اور عفو ظاہر ہوں گے جو اس کے عقل اور پندار میں بھی نہ تھے۔

تمت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس ارتقاء، مجلس انتظامی
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۳۔ طلبائے ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے
طلبہ تین کتابیں [illegible] دو کتابیں لے سکتے ہیں۔ اور انٹرمیڈیٹ
کے طلبہ تین کتابیں ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ کیلئے واپس نہ ہوں تو طلبہ سے حساب

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو
ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکینگی مگر اس غرض
کیلئے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکینگی۔ فقط